تو میرا کل جہان پیا

از قلم فروا خالد

نیو ائیر پارٹی اپنے عروج پر تھی۔۔۔۔سب لوگ بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہے تھے۔۔ مگر جس شخص نے یہ پارٹی دی تھی وہ اس وقت ایک کونے میں کھڑا خاموشی سے سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر سنجیدگی بھرے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے دوست اسے بلا بلا کر تھک چکے تھے۔۔۔۔

مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا تھا۔۔۔

"مسٹر زریاب ہمدانی کبھی انسان کو دوسروں کی خوشی کے لیے بھی کچھ کر لینا چاہیے۔۔۔۔"

کنزا اس کے قریب آتی خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"جس انسان نے آج تک اپنی خوشی کی خاطر کبھی کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ دوسروں کی خوشی کے لیے بھلا کیا کرے گا۔۔۔۔"

طنزیا انداز میں مسکراتے وہ دوبارہ سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

کنزا نے خاموش نگاہوں سے اس خوبرو شخص کو دیکھا تھا۔۔۔

جو اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد کر رہا تھا۔۔۔ جس کی زندگی کا مقصد جیسے نہ ہونے کے برابر تھا۔۔

اسے تنہا کھڑا دیکھ کچھ ہی دیر میں اس کے سارے دوست پارٹی چھوڑ کر اس کے قریب آ گئے تھے۔۔۔

ان سات لوگوں کا ایک بہت ہی مضبوط اور پر خلوص دوستی پر مشتمل گروپ پوری یونیورسٹی میں مشہور تھا۔۔۔ سب ہی ان کی دوستی پر رشک کرتے تھے۔۔۔ جو کہنے کو سات تھے مگر ایسے ہی جاں ہو کر رہتے تھے۔۔۔ کہ ان کو الگ کر پانا ناممکنات میں سے تھا۔۔۔

وہ سارے ہی بہت اچھی فیملیز سے تعلق رکھتے تھے۔۔۔ ایک ہی سرکل سے منسلک ہونے کی وجہ سے ان سب کے مزاج بھی کافی ملتے تھے۔۔۔ مسکان اور فائق بچپن کے کزنز ہونے کے ساتھ ساتھ فیانسی بھی تھے۔۔۔۔ اس کے بعد رافعہ اور اسجد تھے جن کی دوستی سکول میں ہی ہوئی تھی۔۔ مگر کب وہ ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہوئے تھے۔۔۔ انہیں پتا ہی نہیں چلا تھا۔۔۔ سٹڈیز کے بعد وہ اپنی اس محبت کو رشتے کا نام دینے والے تھے۔۔۔ ان کے بعد توصیف، کنزا اور زریاب ہمدانی تھے۔۔۔ جن کے دل کی گھنٹی ابھی تک نہیں بج سکی تھی۔۔

وہ سب لوگ سکول ٹائم سے ایک ساتھ تھے۔۔۔ایک دوسرے کے مزاج کے بارے میں سب کچھ جانتے تھے۔۔۔ مگر ان سب کا ہی زیادہ فوکس ہمیشہ زریاب پر رہا تھا۔۔۔جو اکثر خود کو تنہا کر لیتا تھا۔۔۔اس وقت وہ سب ہی جا کر اس کی تنہائی دور کرے تھے۔۔۔زریاب غصے کا بہت زیادہ تیز تھا۔۔۔اس کا غصہ بہت برا ہوتا تھا۔۔۔جو اسے ہر شے بھلا دیتا تھا۔۔۔۔اس کے غصے میں جو بھی اس کے سامنے آتا تھا۔۔۔اس انسان کی خیر نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔زریاب ہمدانی پر یونی کی کئی لڑکیاں مرتی تھیں۔۔۔۔

لیکن اس نے آج تک کسی کو گھاس نہیں ڈالا تھا۔۔۔اس کے اپنے گروپ کی لڑکیاں اچھے سے جانتی تھیں کہ زریاب ہمدانی کے ماضی میں جو کچھ ہو چکا ہے۔۔۔وہ دنیا کے ہر رشتے سے بد ظن ہے۔۔۔ان چھ لوگوں کے سوا زریاب ہمدانی اپنی زندگی میں کسی کو اہمیت نہیں دیتا تھا۔۔۔

اپنے ان چھ دوستوں کے علاوہ باقی لوگوں کا ہونا نہ ہونا ایک برابر تھا۔۔۔

زریاب اس وقت کا یونیورسٹی کا سب سے خوبرو اور ہینڈسم انسان تھا۔۔۔اور اپنے غصے کی وجہ سے بہت زیادہ مشہور بھی۔۔۔

ان کے گروپ کی یونیورسٹی میں بہت زیادہ دہشت تھی۔۔۔نئے آنے والے بس یہی چاہتے تھے کہ وہ ان کی نظروں سے محفوظ رہیں۔۔۔نہ صرف نئے بالکل ان کے ہم جماعت بھی کبھی ان سے الجھنے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔۔۔زریاب ہمدانی کے بابا اس یونیورسٹی کو ہر سال بہت بھاری فنڈنگ کرتے تھے۔۔۔جس کی وجہ سے وہاں کے ٹیچرز بھی کبھی زریاب ہمدانی کے معاملے میں نہیں پڑے تھے۔۔۔۔

وہ جو بھی کرلیتا اس کے معاملے میں ہمیشہ آنکھیں بند کرلی جاتی تھیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس کے گروپ سے بھی زیادہ لوگ

اس کی نظروں میں آنے سے گھبراتے تھے۔۔۔ ہر کوئی بس اس کے غصے سے پناہ مانگتے تھے۔۔۔ کہ اسے غصہ نہ آئے۔۔۔ ورنہ ان کی خیر نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

ان کی یونیورسٹی میں جونیئر کی ریگنگ بہت زیادہ کی جاتی تھی۔۔۔ اور اس میں نمبرون پر ان کا ہی گروپ ہوتا تھا۔۔۔ اس وقت بھی اچانک سے زریاب کا دھیان اس جانب گیا تھا۔۔۔

"یہ سارے جونیئرز پارٹی میں آئے ہیں۔۔۔ یا کسی نے ہماری حکم عدولی کر کے اپنی جان مصیبت میں ڈال دی ہے۔۔۔"

زریاب نے ایک بار پھر سے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔ اسے تھوڑا سا موڈ میں آتے دیکھ ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں آئے۔۔۔ دو دن ہو چکے ہیں کلاسز شروع ہوئے۔۔ مگر دو تین سٹوڈنٹس ابھی تک آ بھی نہیں رہے۔۔۔ ان چند ایک کے علاوہ کافی جونیئرز نے پارٹی میں نہ آکر ہماری بات نہیں مانی۔۔۔"

رافعہ نے ہی سب کی جانب انوائٹس بھجوائے تھے۔۔ جن میں سے کافی لوگ مسنگ تھے۔۔۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔۔کل یونی میں بھی ایک پارٹی سیشن نہ لگا دیا جائے۔۔۔۔"

اسجد کے ہونٹوں پر بھی شرارتی مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔جس پر ان سب نے ہی اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

ابھی وہ ادھر ہی کھڑے تھے۔۔۔جب مونا اپنے سٹائلش لباس میں ملبوس۔۔۔ہونٹوں پر ڈارک ریڈ لپسٹک سجائے۔۔۔ دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ ان کے قریب آئی تھی۔۔۔

"ہائے گائز واٹس اپ۔۔۔۔"

مونا نے مخاطب سب کو کیا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں صرف زریاب پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ اس شخص کی وجاہت اور دلکشی آج بلیک سوٹ میں وہاں موجود لڑکیوں کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا۔۔۔ مونا بھی انہیں میں سے ایک تھی۔۔۔ وہ ان کی کلاس فیلو تھی۔۔۔ ایک بہت امیر باپ کی بگڑی ہوئی بیٹی۔۔۔

مگر اس کی نگاہیں ہر وقت بس زریاب ہمدانی پر ہی رہتی تھیں۔۔۔ اسکے مطابق وہ محبت کرتی تھی اس سے۔۔۔ اور ایک دن اسے ضرور حاصل کرے گی۔۔۔

مگر زریاب نے کبھی اسے لفٹ نہیں کروائی تھی۔۔۔زریاب کے لیے وہ بالکل بھی کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔وہ اسے کئی بار صاف لفظوں میں کہہ چکا تھا کہ اسے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اس لڑکی میں۔۔۔۔مگر وہ اس کی بات سمجھنے کو ہی تیار نہیں تھی۔۔۔

مونا کے آتے ہی زریاب اپنا رخ موڑتا کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ اسے ایسی لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں تھیں۔۔۔جو خود کو لڑکوں کے آگے پیش کر دیں۔۔۔۔نہ ہی اسے لڑکیوں کی اتنی بے باکی دکھانا پسند تھا۔۔۔مونا اس کی پسند کے بالکل الٹ تھی۔۔۔صرف

موناہی نہیں۔۔۔۔زریاب کو اب تک ایسی لڑکی ملی ہی نہیں تھی۔۔۔جیسی وہ چاہتا تھا۔۔۔۔

اچھی ڈریسنگ کرنے والی۔۔۔۔خود کو ڈھک کر رکھنے والی۔۔۔

اپنی شرم اور حیا کو ہر شے سے اوپر رکھنے والی۔۔۔۔

مگر وہ جس سوسائٹی میں رہتا تھا۔۔وہاں اس کے اب تک کوئی ایسی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔۔۔جو دیکھی بھی تھیں تو وہ اس کے دل کو چھو نہیں پائی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہر زاد کو آج ہاسپٹل میں کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس نے حسام کو کال کی تھی کہ وہ اسے پک کر لے مگر حسام کو اس وقت ایک بہت امپورٹنٹ آفیشل پارٹی میں جانا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے اس نے ڈرائیور کو بھیجنے کا کہہ دیا تھا۔۔۔۔

شہزادرات کے گیارہ بجے ڈرائیور کے ساتھ جانے کے خیال سے تھوڑی پریشان ہوئی تھی۔۔۔ان کے گھر کے سارے ہی ڈرائیور بہت ہی قابلے اعتبار تھے۔۔۔مگر اس کی زندگی میں اب تک جو کچھ ہو چکا تھا وہ کسی بھی انسان پر اعتبار کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

اس کا ایک پل کے دل چاہا تھا کہ وہ آج رات یہاں اپنے آفس میں ہی گزار دے۔۔۔ مگر اس کے تھکاوٹ سے ٹوٹتے وجود نے اسے اس بات کی اجازت نہیں دی تھی۔۔۔

"میم آپ کے کزن باہر آپ کو لینے آئے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ ٹیبل پر سر رکھے بیٹھی تھی جب نرس نے آکر اسے اطلاع دی تھی۔۔۔

شہزاد نے ایک جھٹکے سے سر اوپر اٹھایا تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔ حسام اپنی امپورٹنٹ پارٹی چھوڑ کر اسے لینے آگیا تھا یہ خیال ہی بہت خوش کن تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی چیزیں سمیٹتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ مگر گاڑی کے پاس پہنچتے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے اس کا چہرا ایک دم غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔ جو سینے پر بازو باندھے بہت ہی فرصت کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بلیک کلر کی گرم سوٹ میں شال کو کندھوں کے گرد لپیٹے غصے سے لال پڑتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھتی وہ اجزم قریشی کے سیدھا دل میں اتر گئی تھی۔۔۔۔ اسے دیکھ دیکھ کر آنکھوں کی پیاس ہی نہیں بجھتی تھی۔۔۔۔

"تم کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

شہر زاد نے نخوت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا اس شخص کی یہ آنکھیں نوچ لے جس سے وہ اسے

گھور گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں لینے آیا ہوں۔۔۔۔"

بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتے وہ اس کے غصے کے جواب میں اتنے

ہی سکون سے بولا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ خبر دار جو

آئندہ ایسی کوئی بھی حرکت کی تو۔۔۔۔"

شہر زاد اسے سرد لہجے میں وارن کرتی وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔

"چچا جان شہر زاد میرے ساتھ نہیں آنا چاہتیں۔۔۔۔ آپ خود ہی بات کرلیں ان سے۔۔۔۔"

اجزم کے بولے جانے والے الفاظ شہر زاد کے قدم وہیں روک گئے تھے۔۔۔۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔ جہاں اجزم فون کان سے ہٹاتا اس کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

وہ دنیا کا ضدی ترین انسان تھا۔۔۔ جو اپنی ضد منوانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔ یہ شہر زاد کا خیال تھا۔۔۔

اس نے خونخوار نگاہوں سے اجزم کو گھورتے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا تھا۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص ایسی کوئی حرکت کرے گا۔۔۔۔

"جی چچا جان میں اجزم کے ساتھ ہی آرہی ہوں۔۔۔"

شہر زاد ان کو انکار کی وجہ نہیں بتا سکتی تھی۔۔ اس لیے مجبوراً اس نے حامی بھر لی تھی۔۔۔ مگر کال کاٹتے ہی اس نے غصے کی انتہا پر پہنچتے اجزم کا موبائل کے لیے بڑھا ہوا ہاتھ دیکھتے موبائل پوری قوت کے ساتھ اس کے قدموں میں دے مارا تھا۔۔۔

جو زمین پر گرتا کئی حصوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

شہر زاد کو لگا تھا کہ اسے غصہ آئے گا۔۔۔وہ اسے لیے بغیر وہاں سے چلا جائے گا۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔اجزم قریشی نے ایسے ظاہر کیا تھا جیسے یہ کوئی بڑی بات ہی نہ ہو۔۔۔وہ مسکراتی نگاہوں کے ساتھ اس کے اس غصے پر قربان ہوتا اس کے لیے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول گیا تھا۔۔

"تم جیسے انسان کے برابر بیٹھنا اپنی توہین سمجھتی ہوں میں۔۔۔جو اپنے خاندان کی عورتوں پر بری نگاہیں رکھتا ہے۔۔۔"

شہر زاد غصے سے اپنی بات کہتی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھنے ہی لگی تھی۔۔۔جب اس کی جانب سے لگایا یہ الزام اجزم قریشی کو آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتا اس کی پشت گاڑی سے لگا گیا تھا۔۔۔ شہر زاد نے گھبر اکر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کا مسکراتا چہرا خطرناک حد تک سنجیدہ ہو چکا تھا۔۔۔

"بری نگاہ ڈالنا کیا ہوتا ہے تم جانتی بھی ہو۔۔۔میں بھی اس وقت اسی امپورٹنٹ پارٹی میں بزی تھا جہاں تمہارا وہ شوہر نامدار موجود

ہے۔۔۔۔ میں وہ چھوڑ کر یہاں آیا ہوں۔۔۔ اپنے خاندان کی عورت کو باحفاظت گھر تک پہنچانے کے لیے۔۔۔۔"

اجزم اس وقت شدید غصے کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔ مگر شہزاد کی کلائی پر اس کی گرفت انتہائی نرم تھی۔۔۔۔ اس لڑکی کو کسی بھی طرح سے ہرٹ کرنے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

اس کے بات کے جواب میں شہزاد نے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ اس کی گرفت سے اپنی کلائی نکالتی وہ گاڑی کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھی تھی۔۔۔ اس کو بہت ہی سبکی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ کہ اس کے شوہر کو اس کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ اجزم قریشی کے سامنے وہ ہمیشہ

حسام کی اہمیت واضح کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص خود ہی ہر بار اسے اگنور کر کے اجزم قریشی کو اس کے قریب آنے کا موقع دے دیتا تھا۔۔۔

اجزم نے گاڑی میں بیٹھتے مرر کو اس پر فوکس کیا تھا۔۔۔ شہر زاد پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔ یہ شخص بس اپنی انہیں حرکتوں کی وجہ سے اسے انتہائی برا لگتا تھا۔۔۔

اس نے چہرا موڑ لیا تھا۔۔۔ اس طرح کہ وہ اس کے چہرے کو ٹھیک سے دیکھ نہ پائے۔۔۔

"اف ظالم لڑکی۔۔۔۔ کتنا ظلم کرو گی اس بچارے دل پر۔۔۔

کاش کہ تم اجزم قریشی کے نصیب میں لکھ دی جاتی تو تمہیں بتاتا کتنی خاص ہو تم۔۔۔ اس دنیا کے فریب سے بچا کر اپنے سینے میں چھپا لیتا تمہیں۔۔۔ کوئی محرومی کوئی اذیت باقی نہ رہنے دیتا۔۔۔۔ مگر اجزم قریشی تو کبھی شہزاد کو نظر ہی نہیں آیا حسام قریشی کے آگے۔۔۔۔"

بیک ویو مرر سے گاہے بگاہے اس کو دیکھتا لبوں پر افسردگی بھری مسکراہٹ سجائے سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

اس نے پورا راستہ شہزاد سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

گاڑی پورچ میں روکتے وہ تیزی سے شہزاد کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اور اس کی سائیڈ کا دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتا تھا اس کے معاملے میں۔۔۔۔ شدید غصے میں ہونے کے باوجود کبھی بھی اس کی اہمیت پر کمپرومائز نہیں کرتا تھا۔۔۔

مگر شہزاد بنا اسے دیکھے گاڑی سے اتر گئی تھی۔۔۔۔

وہ جب تک گھر کے اندر داخل نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اجزم وہیں کھڑا اسے دیوانہ وار نگاہوں سے تکے گیا تھا۔۔۔

"پیاری لڑکی۔۔۔۔۔"

ایک ٹھنڈی آہ بھرتا وہ گاڑی میں بیٹھتا قریشی ولا کے گیٹ سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔ اب ساری رات اس نے ایسے ہی بے سکون کے عالم میں گاڑی کو سڑکوں پر دوڑانا تھا۔۔ یہ لڑکی اس کی زندگی کا سکون وچین اپنے قبضے میں لیے ہوئے تھی۔۔ جو اس کی نہیں تھی۔۔

قریشی ولا میں اس وقت تین فیملیز رہائش پذیر تھیں۔۔۔ طلال قریشی، اقرار قریشی اور جبران قریشی۔۔۔

ان کے بڑے بھائی غیاث قریشی کی کافی عرصہ پہلے ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔ ان کی بیگم امینہ قریشی اور اکلوتا بیٹا اجزم قریشی قریشی ولا

کے ساتھ ہی بنے ایک بہت ہی خوبصورت عالیشان بنگلے جسے اجزم ہاؤس کے نام سے جانا جاتا تھا۔۔۔ وہاں رہتے تھے۔۔

قریشی ولا والے بھی کافی اونچے سٹیٹس کے مالک تھے۔۔۔ مگر ان کا لیول امینہ بیگم سے کبھی میچ نہیں کر پایا تھا۔۔۔ امینہ بیگم بہت بڑے گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔۔۔ ان کے بھائی یاسین ہمدانی نے انہیں اپنی جائیداد میں سے بہت بڑا حصہ دیا تھا۔۔۔ جو ان کا حق تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے شوہر کی وفات کے بعد ان کی بہن اپنے سسرال والوں کے رحم و کرم پر رہیں۔۔۔

اجزم قریشی کا قریشی ولا میں بھی پورا حصہ تھا۔۔۔اور ان کے بزنس میں بھی۔۔۔ مگر نہ تو امینہ بیگم نے کبھی وہ حصہ مانگا تھا اور نہ ہی اجزم نے۔۔۔۔۔

وہ اس معاملے میں قریشی ولا والوں کی ساری دولت ملا کر بھی ان سے دوگنی پوزیشن میں تھے۔۔۔

امینہ بیگم اور اجزم کا مستقل قیام اجزم ہاؤس میں ہی تھا۔۔۔گھر ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے ان کا آنا جانا ہر وقت لگا رہتا تھا۔۔۔

طلال قریشی اور سلمہ بیگم کا ایک بیٹا حسام اور بیٹی دانیہ تھی۔۔۔ ان کے بعد دوسرے نمبر پر اقرار قریشی اور کشور بیگم کی دو بیٹیاں کاشفہ، یسرا اور بیٹا دانش تھے۔۔۔ سب سے چھوٹے چاچو جبران قریشی اور فریحہ بیگم کے بھی دو بیٹے تھے واصف اور ابرار۔۔۔ جبران قریشی اور اجزم کی بہت بنتی تھی۔۔۔ اجزم کو اگر پورے قریشی ولا میں کوئی پسند تھا تو وہ جبران قریشی اور ان کی فیملی تھی۔۔۔ باقی لوگوں سے کم ہی اس کی بنتی تھی۔۔۔

حسام قریشی اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا کیونکہ اس نے اجزم قریشی کی سب سے زیادہ پسندیدہ اور پیاری ہستی کو اپنے نام کر رکھا

تھا۔۔۔ اجزم کا بس چلتا تو وہ اس شخص کو دنیا سے ہی غائب کر دیتا۔۔۔ اور اس پیاری لڑکی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے نام لگوا لیتا۔۔۔

طلال قریشی سے چھوٹی ان کی ایک بہن تھی صائمہ قریشی۔۔۔ جس کی شادی سلمان سعید سے کی گئی تھی۔۔۔ جن کی ایک بیٹی شہزاد سلمان تھی۔۔۔ سالوں پہلے ایک حادثے میں ان دونوں کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔ جس کے بعد غیاث قریشی شہزاد کو یہاں اپنے ساتھ لے آئے تھے۔۔۔

شہر زاد حسام کی ہم عمر اور اجزم سے ایک سال بڑی تھی۔۔۔۔ اجزم کی نگاہیں اس لڑکی پر اس وقت سے ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔ جب وہ ڈری سہمی، روتی بسورتی اس کے بابا کا ہاتھ تھامے قریشی ولا آئی تھی۔۔۔ اجزم کا دل جیسے ٹھہر سا گیا تھا۔۔۔ وہ کتنی کتنی دیر اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کا دل بہلانے کی کوشش کرتا۔۔ اس لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لیے وہ کیا کچھ نہیں کرتا تھا۔۔۔ اور پھر آہستہ آہستہ شہر زاد نارمل ہونے لگی تھی۔۔۔۔

مگر اجزم قریشی کا دل اس کے حوالے سے نارمل نہیں ہو پایا تھا۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی سٹڈیز مکمل ہوتے ہی۔۔

ابروڈ جانے سے پہلے اپنے پیرنٹس سے بات کر کے شہزاد کو اپنے
نام ضرور لگوائے گا۔۔۔اس نے ابھی اس بارے میں کسی سے
بھی بات نہیں کی تھی۔۔۔ان دنوں وہ بورڑنگ سکول میں پڑھتا
تھا۔۔۔اس کے ایگزیمز چل رہے تھے۔۔۔وہ اپنی سٹڈی میں اتنا
بزی تھا کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی تھی۔۔کہ اس کے پیٹھ پیچھے قریشی
ولا میں اس کے لیے کیا قیامت آکر گزر گئی تھی۔۔۔۔

طلال قریشی نے حسام کی خواہش پر حسام اور شہزاد کا نکاح پڑھوا
دیا تھا۔۔۔اجزم بورڈنگ سکول سے پوری طرح فارغ ہو کر جیسے

ہی واپس لوٹا۔۔۔ اس خبر نے اجزم کے ہوش اڑا کر رکھ دیئے تھے۔۔۔

اس کی حالت اس وقت ایسے ہو گئی تھی جیسے کسی نے اس کی گردن کاٹ دی ہو۔۔ وہ اس دن بہت رویا تھا۔۔۔ اسے سنبھالنے والی امینہ بیگم اپنے بیٹے کی محبت دیکھ خود بھی اندر سے ٹوٹ بکھر گئیں تھیں۔۔۔ مگر انہوں نے خاندان میں باقی کسی کے سامنے یہ بات نہیں آنے دی تھی۔۔۔۔

انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ شہزادان کے بیٹے کے لیے اتنی اہم تھی۔۔۔ ورنہ وہ یہ سب کبھی نہ ہونے دیتیں۔۔۔ آج

تک ہمیشہ انہوں نے اپنے لاڈلے کی ہر خواہش پوری کی تھی۔۔۔

اسے اس کی پسند اور مرضی کے مطابق سب کچھ لا کر دیا تھا۔۔۔

مگر اس کی زندگی کی سب سے اہم شے اسے لا کر نہیں دے پائیں

تھیں۔۔۔

اس بات کا افسوس ان کے دل میں ہمیشہ کے لیے رہ گیا تھا۔۔۔

ااس وقت اجزم کو انہوں نے کیسے سنبھالا تھا یہ وہی جانتی

تھیں۔۔۔ لیکن اجزم قریشی اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں

سے نہیں تھا۔۔۔

ایک دن شہر زاد کو اس کے کالج سے پک کرتے اس نے شہر زاد کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔ اسے بتایا تھا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ لیکن اس بات کے جواب میں شہر زاد کی جانب سے پڑنے والا تھپڑ اجزم کے دل کو مزید چکنا چور کر گیا تھا۔۔۔

اس نے اجزم کو اپنے شوہر کا حوالہ دینے کے ساتھ ساتھ خود سے عمر میں چھوٹے ہونے کا کہہ کر بہت بری طرح اسے رد کر دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد اجزم کا مزید نقصان یہ ہوا تھا کہ پہلے وہ اس

سے جو تھوڑی بہت بات کر لیتی تھی۔۔۔اس نے وہ بھی بند کر دی تھی۔۔۔اس کی جانب دیکھنا بھی چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اجزم خاموشی کے ساتھ آبروڈ چلا گیا تھا۔۔۔جہان سے پورے پانچ سال بعد لوٹنے پر قریشی ولا کا ماحول اور شہر زاد کا اس کے ساتھ رویہ تب بھی ویسا ہی تھا۔۔۔وہ اسے ایسے ٹریٹ کرتی تھی۔۔۔جیسے وہ کوئی اچھوت شے ہو۔۔۔جس کو ہاتھ لگانے سے وہ میلی ہو جائے گی۔۔۔

اس لڑکی کا ایک ایک ستم اجزم قریشی کے دل پر لکھا جارہا تھا۔۔۔

شہر زاد کے والدین کی خواہش تھی کہ وہ ڈاکٹر بنے۔۔۔ جسے پورا کرنے کی خاطر اس لڑکی نے اپنے دن رات ایک کر دیئے تھے۔۔۔ طلال قریشی نے یہی کہا تھا کہ شہر زاد جب پر اپر اپنی جاب جوائن کر لے گی تو اس کے بعد وہ ان دونوں کی رخصتی کر دیں گے۔۔۔ کیونکہ حسام مسلسل اس بات پر اصرار کر رہا تھا۔۔۔

بہت جلد وہ دن آنے والا تھا۔۔۔ جب شہر زاد نے پوری طرح سے حسام قریشی کا بن جانا تھا۔۔۔ اور اس دن کا سوچتے ہوئے اجزم کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

ایک بہت ہی زبردست پارٹی کے بعد آج سب لوگ ہی بہت خوشگوار چہروں کے ساتھ یونی آئے ہوئے تھے۔۔۔ مگر ان کا گروپ جونیرز کو بخشنے والا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ جو ان کی پارٹی میں نہیں آئے تھے۔۔۔

زریاب ابھی یونی نہیں آیا تھا۔۔۔ اس کے آنے سے پہلے ہی اس کے دوستوں نے ان تمام جونیرز کی لائن لگا دی تھی۔۔۔ وہ سب سر جھکائے اس وقت مجرموں کی طرح کھڑے تھے۔۔۔ جیسے انہوں نے کتنی بڑی غلط کر دی ہو۔۔۔

جبکہ باقی سب لوگ ارد گرد کھڑے اس سارے منظر کے مزے لوٹ رہے تھے۔۔۔ اتنے سارے لوگوں میں ایک جانب چہرا جھکائے اشنور بھی کھڑی تھی۔۔۔۔ جس کا آج پہلا دن تھا۔۔۔ اس بچاری کو نہ تو کسی پارٹی کا پتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی ایسے ظالم سینیئرز کا۔۔۔۔

"اللہ جی کس مصیبت میں پھنس گئی میں۔۔۔ کتنے عجیب لوگ ہیں یہ۔۔۔ بلاوجہ اتنے گھنٹوں سے کھڑا کر رکھا ہے۔۔۔ کلاسز بھی نہیں لینے دے رہے۔۔۔۔۔۔ مجھے یونی آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔ میں یہاں بالکل سروائیو نہیں کر سکتی۔۔"

اشنور نے اس لمحے کو کوسا تھا۔۔ جب اس نے یونی میں داخلہ لینے کا سوچا بھی تھا۔۔۔

اشنور ایک بہت ہی مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔ جہاں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ہر بندے کو خود ہی محنت کرنی پڑتی تھی۔۔۔ وہ اپنے پورے دودھیال کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتی تھی۔۔۔ جو درمیانے سائز کا مناسب سا گھر تھا۔۔ جس میں بمشکل وہ سب لوگ فٹ آتے تھے۔۔۔۔

اس کی دادی کی حکومت چلتی تھی ان کے گھر پر۔۔۔ کسی بھی بیٹے کی جرأت نہیں تھی اپنی ماں کے خلاف جانے کی۔۔۔ صدیق اکبر

سب سے بڑے تھے۔۔۔ جن کے دو بیٹے فائز، ندیم اور ایک بیٹی عمیرہ تھی۔۔۔ فائز اور ندیم کی شادی ہو چکی تھی۔۔۔ ان کی بیویاں بھی اب اسی گھر کے اوپر والے پورشن میں رہتی تھیں۔۔۔ جبکہ عمیرہ کی ابھی صرف منگنی ہوئی تھی۔۔ کچھ عرصے بعد اس کی شادی ہونی تھی۔۔۔

ان کے بعد دوسرے نمبر پر اشنور کے بابا وحید اکبر تھے۔۔۔ جن کی ایک بیٹی اشنور اور بیٹا دانش تھا۔۔۔ اس کی ماں کی وفات کے بعد اس کے بابا نے دوسری شادی کر لی تھی۔۔۔۔ اس کی سوتیلی ماں کو رویہ اشنور اور اس کے بھائی کے ساتھ کبھی ٹھیک نہیں رہا

تھا۔۔۔ مگر اشنور نے کبھی اس بات کی شکایت اپنے بابا سے نہیں کی تھی۔۔۔ وہ بہت صابر لڑکی تھی۔۔۔ اس کی سوتیلی ماں سے ایک بھائی کاشف تھا۔۔۔ اشنور کو ہمیشہ سے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔۔ اشنور کے بابا ایک پرائیوٹ کلرک تھے۔۔۔ جن کی آمدن اتنی نہیں تھی کہ وہ اپنی بیٹی کے خواب پورے کر سکیں۔۔۔ اشنور نے کبھی اپنے بابا پر کوئی پریشر نہیں ڈالا تھا۔۔۔ اور نہ ہی اس کی سوتیلی ماں کوثر بیگم نے کبھی اس کے بابا کو ان دونوں بہن بھائی پر کسی قسم کا خرچا کرنے دیا تھا۔۔۔ وہ شروع سے ہی بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرتی تھی۔۔۔ اور اب

اپنی قابلیت کے بل بوتے پر اس کا ایک بہت بڑی یونیورسٹی میں میرٹ پر داخلہ ہوا تھا۔۔۔ جس پر پورے خاندان میں بس اسی کی تعریفیں ہو رہی تھیں۔۔۔

مگر اس کے گھر کے افراد میں سے کسی نے سیدھے منہ مبارک باد بھی نہیں دی تھی۔۔ اس کی سوتیلی ماں نے سب کے دلوں میں اس کے خلاف ایسی بدگمانی اور نفرت بھر دی تھی کہ گھر کے لوگ اسے اچھا نہیں سمجھتے تھے۔۔۔ اس کی سوتیلی ماں کا رویہ شروع سے اس کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔۔۔ پہلے ان کی بناوٹی محبت ضرور جھلکتی تھی۔۔۔ وہ اشنور کی شادی اپنے بھانجے سے کرنا چاہتی

تھیں۔۔۔۔ جو اشنور سے دس سال بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکا تھا۔۔۔

مگر حیثیت میں ان سے کافی بہتر تھا۔۔ کوثر بیگم کو ہر مہینے بہت ہی مہنگا جوڑا لے کر دیتا تھا۔۔۔ تاکہ وہ اشنور کو اس کی خاطر راضی کر سکیں۔۔۔ مگر اشنور کو وہ بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔ جس کی بیوی نے اس کے تشدد سے تنگ آ کر بہت مشکل سے اس سے طلاق لی تھی۔۔۔۔

اشنور کے گھر والوں کو اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔

طاہر کی بازار میں دو دو کانیں تھیں۔۔۔ جن کی آمدن لاکھوں میں تھی۔۔۔

جو دیکھ اس کے گھر والے بھی یہی چاہتے تھے کہ اشنور کی شادی وہاں ہو جائے۔۔۔ مگر اشنور کے انکار نے ان سب کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا۔۔۔ کوثر بیگم کو ہر مہینے ملنے والے جوڑے بند ہو چکے تھے۔۔۔ جس کا غصہ وہ ہر طرح سے اس پر نکالنے کی کوشش کرتی تھیں۔۔۔

اشنور ہر کئی بار بار ہلکے کردار کے ہونے کا الزام بھی لگا چکی تھیں۔۔۔۔ مگر کبھی اس کے خلاف اس الزام کو ثابت نہیں کر پائی تھیں۔۔۔ کیونکہ اشنور ایک بہت ہی باکردار لڑکی تھی۔۔ اس نے آج تک کبھی کسی لڑکے سے غیر ضروری بات بھی کبھی نہیں کی تھی۔۔۔

اس کے گھر کے علاوہ خاندان کے باقی لوگ اسے خوب سراہتے تھے۔۔۔۔

اس کا میرٹ پر داخلہ ہوا تھا۔۔۔ مگر اسے یونی جانے کی اجازت بہت مشکل سے ملی تھی۔۔۔ اگر اس کی دادی اس کو سپورٹ نہ کرتیں تو شاید وہ کبھی یونی نہ جا پاتی۔۔۔۔

جو بات عمیرہ کو کسی قیمت پر ہضم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ کچھ عرصہ پہلے وہ بھی اس یونیورسٹی میں گئی تھی۔۔ مگر میرٹ پر نہیں اپنے بھائیوں کے خرچ پر۔۔۔ جو بمشکل ایک سمسٹر کی فیس ہی ادا کر پائے تھے۔۔۔ اور پھر عمیرہ کی حرکتیں ہی کچھ ایسی تھیں کہ اسے چھڑوا کر گھر بیٹھا دیا گیا تھا۔۔۔ اسے شروع سے ہی امیر لڑکوں سے دوستیاں کرنے کا بہت شوق تھا۔۔۔

تاکہ وہ اپنی آگے کی زندگی اس تنگی اور مشکل زندگی سے بہتر آسائشوں میں گزار سکے۔۔۔

مگر وہ ایسا تو کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔ بلکہ پڑھائی کی طرف دھیان نہ دینے کی وجہ سے پہلے سمسٹر میں ہی ڈراپ آؤٹ ہو گئی تھی۔۔۔ جس کے بعد اس کے بھائیوں نے اس پر دوبارہ فیس ضائع نہیں کی تھی۔۔۔ اور اس کا رشتہ جاننے والوں میں طے کر دیا تھا۔۔۔ لڑکا ایک پرائیویٹ ملازمت کرتا تھا۔۔۔

اچھا خاصہ کھاتا پیتا گھرانہ تھا۔۔۔ مگر عمیرہ یونی میں جو سب دیکھ کر آئی ہوئی تھی۔۔۔ اس کا دل اس رشتے پر ہی نہیں ٹھہر پا رہا

تھا۔۔۔ لیکن اب اسے قبول کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

جب سے اسے پتا چلا تھا کہ اشنور کا ایڈمیشن اسی یونیورسٹی میں ہو چکا ہے۔۔۔ وہ بھی میرٹ پر۔۔۔ تب سے عمیرہ کے اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔ اشنور ہمیشہ ہر معاملے میں اس سے آگے رہی تھی۔۔۔ اشنور کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اسے بہت ہی فرصت سے بنایا گیا ہو۔۔۔ بے پناہ حسین چہرا، تراشا بدن اور کمر پر گرتی بالوں کی آبشار۔۔۔ وہ بے پناہ حسین لڑکی تھی۔۔۔

خاندان کا ہر دوسرا لڑکا اسی کی خواہش کرتا تھا۔۔۔نہ صرف حسن بلکہ وہ کردار کی بھی بہت مضبوط لڑکی تھی۔۔۔بس اس کی ایک کمزوری تھی کہ وہ بہت جلد اعتبار کر لیتی تھی۔۔۔اس کا دل بہت نرم تھا۔۔۔دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف مان کر ان کی خاطر کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتی تھی۔۔۔

وہ زہانت میں اپنے خاندان کے ہر بندے کو پیچھے چھوڑ چکی تھی۔۔۔مگر نرم دلی کی وجہ سے ہر جگہ مار کھا جاتی تھی۔۔۔وہ خاندان بھر میں سب کی فیورٹ تھی۔۔۔ویسی ہی لڑکی جیسی تمام ماں باپ چاہتے تھے۔۔۔اس کی دادی بھی باقی پوتیوں کی نسبت

اس کا خیال زیادہ کرتی تھیں ۔۔۔ لیکن پھر کوثر بیگم اور کبھی عمیرہ کی جھوٹی باتوں میں آکر اس سے بدگمان بھی ہو جایا کرتی تھیں ۔۔۔ اور اسے خود سے دور کر دیتی تھیں ۔۔۔

عمیرہ اس سے تین سال بڑی تھی ۔۔۔ تین سال پہلے وہ بھی ایسے ہی یونیورسٹی گئی تھی ۔۔۔ مگر پھر چند مہینوں بعد واپس گھر بیٹھ گئی تھی ۔۔۔ اپنی ہی نالائقی کی وجہ سے ۔۔۔ مگر اشنور کو اس نے وہ وہ قصے سنائے تھے ۔۔ جو سن کر ایک بار تو اشنور نے یونی جا کر پڑھنے کا اپنا خواب ہی چھوڑ دیا تھا ۔۔۔

اسے ایسی جگہ جانا ہی نہیں تھا۔۔۔ جہاں اتنے برے لوگ تھے۔۔۔۔۔ عمیرہ کو اچھے سے اندازہ تھا کہ اشنور ایک دن اس مقام تک ضرور پہنچے گی۔۔۔۔ کیونکہ یہ اشنور کا خواب تھا۔۔۔ اور وہ اپنے خواب ضرور پورے کرتی تھی۔۔۔ عمیرہ نے جان بوجھ کر اشنور کے سامنے خودکشی کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

جو صرف ایک ناٹک تھا۔۔۔ مگر اشنور اس ناٹک میں بے وقوف بن چکی تھی۔۔۔ کیونکہ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس لڑکی کو وہ بچپن سے اپنی بڑی بہن مان کر اتنی عزت اور پیار دے رہی ہے۔۔۔ وہ لڑکی اس کے ساتھ کچھ غلط کرے گی کبھی۔۔۔۔۔

عمیرہ نے اسے یہی بتایا تھا کہ یونی میں ایک لڑکے نے اس کے ساتھ محبت کا جھوٹا ناٹک کر کے اس کے ساتھ غلط کیا ہے۔۔۔ اسی وجہ سے وہ اب خود کشی کر کے اپنے آپ کو ختم کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔ اشعر اس کی اس راز میں شریک بہت مشکل سے اسے سنبھالتی ایسی کوئی بھی جذباتی حرکت کرنے سے روک گئی تھی۔۔۔۔

"آپی آپ ایک ایسے انسان کے لیے اپنی جان کیوں دے رہی ہیں۔۔۔ جس کو آپ کی پرواہ ہی نہیں ہے۔۔۔ آپ فائز بھائی یا

ندیم بھائی کو بتائیں وہ اس شخص کو چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔ جس نے اتنی گھٹیا حرکت کی ہے آپ کے ساتھ۔۔۔۔۔"

اشنور عمیرہ کے دکھ میں اس کے ساتھ روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ کیونکہ اس نے ہمیشہ عمیرہ کو اپنی سگی بہنوں کی طرح محبت کی تھی۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ عمیرہ اس کے ساتھ اتنا غلط کر سکتی ہے۔۔۔ اسے اپنے انتقام کے لیے استعمال کر سکتی ہے۔۔۔

"نہیں اشنور اس شخص کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔۔ وہ بہت بڑی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔ ایک طرح سے وہ پوری یونیورسٹی اسی کی ہے۔۔۔ وہ اپنے باپ کا بہت لاڈلا ہے۔۔ وہ

چاہے کچھ بھی کرتا پھرے۔۔۔اس کا باپ اپنا پیسہ پھینک کر اسے ہر معاملے سے بچالیتا ہے۔۔۔ ہمارا پورا خاندان بھی بک جائے تب بھی اس کا بال بھی بیکار نہیں کر سکتے۔۔۔ اتنی طاقت رکھتا ہے وہ۔۔۔"

عمیرہ کی بات پر اشنور کو اس ان دیکھے شخص سے بے پناہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"مگر تم اگر چاہو تو تم میرا بدلہ لے سکتی ہو اس سے۔۔۔"

عمیرہ نے اپنے چہرے سے آنسو رگڑتے اس کی آنسوؤں سے بھیگی گھنیری پلکوں کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔اس کی اپنی نگاہیں اکثر اشنور کہ حسین چہرے پر ٹھہر جاتی تھیں۔۔۔

وہ اتنی پیاری تھی۔۔۔۔اس کے تراشیدہ لب۔۔۔جن کے اوپری حصے پر چمکتا سیاہ تل اور ہونٹوں کا کٹاؤ دل لوٹ لینے والا تھا۔۔۔۔
اشنور بالکل ویسی ہی تھی۔۔۔جیسی لڑکیاں اس شخص کو پسند تھیں۔۔۔وہ آرام سے اشنور کا استعمال کر کے اس سے اپنے ٹھکرائے جانے کا انتقام پورا کر سکتی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔میں کیسے آپی۔۔۔میں تو اس انسان کا نام تک نہیں جانتی۔۔۔"

اشنور نے حیرت سے لب واں کرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی ہر ادا دل لوٹ لینے والی ہوتی تھی۔۔۔وہ اتنا میٹھا بولتی تھی کہ اگلا بندہ اس کی بات سننے سے انکار کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔

"وقت آنے پر بتاؤں گی تمہیں۔۔۔لیکن اگر تم چاہتی ہو کہ میں اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچاؤ۔۔۔تو تمہیں مجھ سے وعدہ کرنا

ہو گا۔۔۔ کہ تم میرا انتقام لو گی اس شخص سے۔۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔ بعد میں پیچھے نہیں ہٹو گی۔۔۔۔"

عمیرہ اس کے گداز روئی جیسے ملائم ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے بول رہی تھی۔۔۔ وہ اس وقت بہت زیادہ اذیت کا شکار تھی۔۔۔ جو دیکھتے اشنورا سے انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔ کیونکہ اس لمحے اسے اس شخص سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جس نے اس کی ہنستی مسکراتی بہن کا یہ حال کر دیا تھا۔۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔۔ اس شخص سے انتقام لینے کے لیے مجھے جو بھی کرنا پڑا میں کروں گی۔۔۔۔"

اشنور نے وعدہ کر لیا تھا۔۔۔اس بات سے انجان کے جسے وہ اپنی بہن مان کر اس کا درد اپنے دل میں محسوس کر رہی ہے۔۔۔وہ لڑکی اسے کس مصیبت میں پھنسانے کا ارادہ رکھتی ہے۔۔۔۔

عمیرہ ایک تیر سے دو شکار کرنے والی تھی۔۔۔۔

وہ نہ صرف اشنور کو پورے خاندان والوں کی نظروں میں گرا کر سب کے سامنے اس کا امیج خراب کرنا چاہتی تھی۔۔۔تا کہ دوبارہ اسے اپنی ماں، باپ اور بھائیوں سے اس کے کردار کے لیکچر نہ مل سکیں۔۔۔۔اور دوسری جانب وہ اس شخص کی زندگی بھی دکھوں

سے بھرنا چاہتی تھی۔۔۔اس کا گھمنڈ اور غرور توڑنا چاہتی
تھی۔۔۔ جس نے اس کو پوری یونی کے سامنے ٹھکرایا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کو بھی روتے دیکھنا چاہتی تھی جیسے وہ اس کی خاطر روئی
تھی۔۔۔

عمیرہ کو اشنور کے اس یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو جانے پر بے حد
جیلسی ہونے کے ساتھ ساتھ خوشی بھی تھی کہ اب اشنور اس کی
بات مان کر اپنے ساتھ ساتھ زریاب ہمدانی کی زندگی بھی برباد
کردے گی۔۔۔

"اشنور کل تمہارا یونی میں فرسٹ ڈے ہے۔۔۔"

عمیرہ کی بات پر اشنور نے خوشی سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔۔

"تمہیں مجھ سے کیا وعدہ یاد ہے نا۔۔۔؟"

عمیرہ محبت سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے پوچھ رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اشنور کو تین سال گزر جانے کے بعد بھی اپنا وعدہ بہت اچھے سے یاد ہو گا۔۔۔

"جی آپی مجھے یاد ہے۔۔۔آپ کے کہنے پر ہی تو میں نے اس یونی کو سلیکٹ کیا ہے۔۔۔آپ بتائیں مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔۔"

اشنور اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔۔جس کے جواب میں عمیرہ نے اسے جو بات کرنے کو کہی تھی وہ سن کر اشنور کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

عمیرہ اسے اس شخص سے محبت کا کھیل کھیلنے کو کہہ رہی تھی۔۔ جس نے عمیرہ کو دھوکا دیا تھا۔۔۔اشنور کبھی ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"زریاب ہمدانی نام ہے اس کا۔۔۔اس کا لاسٹ سمسٹر چل رہا ہے وہاں۔۔۔تمہارے پاس اسے اپنی محبت میں پھنسانے اور اپنے قریب لانے میں بہت کم وقت ملے گا۔۔۔مگر تم بہت خوبصورت

اور معصوم ہو۔۔۔ اور بالکل ویسی ہو جیسی لڑکیاں زریاب ہمدانی

کو پسند ہیں۔۔۔ مجھے پوری امید ہے کہ تم اس شخص سے میرا بدلہ

ضرور لو گی اشنور۔۔۔۔ جس نے نہ صرف میرے دل بلکہ میری

عزت کے ساتھ بھی کھلواڑ کیا ہے۔۔۔ وہ میرا گناہگار ہے

اشنور۔۔۔ تم اس کے ساتھ کچھ بھی غلط نہیں کرو گی۔۔۔ بلکہ تم تو

مزید لڑکیوں کی زندگیاں خراب ہونے سے بچاؤ گی۔۔۔"

عمیرہ بول رہی تھی جبکہ اشنور اس وقت کچھ سمجھ ہی نہیں پائی تھی

وہ کیا کرے۔۔

اس کی نگاہوں کے سامنے وہ تمام منظر چل رہے تھے۔۔۔جب عمیرہ اپنی جان لینے کے درپر تھی۔۔۔اس نے کتنی مشکل سے عمیرہ کو ایسا کرنے سے روکا تھا۔اسے سنبھالا تھا یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں تم نہیں کرو گی ایسا۔۔۔کوئی بات نہیں میری زندگی میں تا عمر تڑپنا ہی لکھا ہے۔۔۔میں اپنے مجرم کو سزا دینے کے لیے کچھ نہیں کر پائی۔۔۔"

عمیرہ کے مگرمچھ والے آنسو ایک بار پھر سے شروع ہو چکے تھے۔۔۔جو دیکھ اشنور خود کو روک نہیں پائی تھی۔۔۔اندر سے

مسلسل آتی انکار کی آوازوں کو دباتے وہ عمیرہ کے آگے حامی بھر گئی تھی۔۔۔۔

"میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں آپی۔۔۔اس شخص کو ضرور سبق سکھاؤں گی۔۔۔۔وہ بھی ویسے ہی اذیت کا شکار ہو گا۔۔۔جیسا اس نے آپ کے ساتھ کیا ہے۔۔۔۔"

اشنور اس کو مزید تکلیف میں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔اور اس سے وعدہ کر گئی تھی۔۔۔

اس اجنبی شخص کو برباد کرنے کا۔۔۔ جس کے نام سے بھی وہ ابھی چند منٹ پہلے واقف ہوئی تھی۔۔۔۔۔ اس کی بات سن کر عمیرہ دل ہی دل میں مکروہ ہنسی ہنس دی تھی۔۔

وہ جب یونیورسٹی میں گئی تھی۔۔ تب اس نے زریاب ہمدانی کو دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس وجاہت اور دلکشی کے شاہکار کو پہلی نظر میں دیکھ کر ہی دل ہار بیٹھی تھی۔۔۔ جیسے وہاں آئی کئی لڑکیوں کے ساتھ ہوتا تھا۔۔۔ مگر اس کے بہت زیادہ اردگرد گھومنے کے باوجود زریاب نے اس پر ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی تھی۔۔۔۔

اس نے بہت کوشش کی تھی زریاب کو مخاطب کرنے کی مگر زریاب کو اس میں کبھی کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔۔۔وہ اسے کئی بار خود سے دور رہنے کا بول چکا تھا۔۔اس کے دوستوں نے بھی کافی روڈلی عمیرہ کو سمجھایا تھا کہ زریاب سے دور رہے۔۔۔اسے یہ سب سخت ناپسند ہے۔۔اگر کسی دن وہ غصے میں آ گیا تو خیر نہیں ہو گی۔۔۔

مگر عمیرہ تو اس شخص کی وجاہت کے ساتھ ساتھ اس کی بے پناہ دولت کا سن کر یہ موقع کسی صورت ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہتی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا اور اربوں کی جائیداد کا اکلوتا وارث تھا۔۔۔اس کے فادر یاسین ہمدانی ایک بہت بڑے انڈسٹریل لسٹ تھے۔۔۔۔جن کے بزنس کی شاخیں دوسرے ملکوں میں پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔اور سب سے بڑی بات ان کی جان بستی تھی اپنے بیٹے میں۔۔۔۔

جس کی خوشی کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔اسے یونیورسٹی میں کچھ بھی کرنے کی اجازت تھی۔۔۔کسی کو یاسین ہمدانی نے اتنا حق نہیں دیا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کو کچھ بھی کہہ سکے۔۔۔

مگر سب کو ہی اس بات کا اچھے سے پتا تھا کہ زریاب کے تعلقات

اپنے فادر کے ساتھ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھے۔۔۔۔وہ اکثر ان

سے الگ گھر پر رہتا تھا۔۔۔ان سے بات تک نہیں کرتا تھا۔۔۔وہ

اپنے باپ سے نفرت کا دعوے دار تھا۔۔۔جس کے پیچھے کیا

ریزن تھا۔۔۔یہ بات اس نے اپنے قریبی دوستوں کو بھی نہیں

بتائی تھی۔۔۔۔

آج تک کوئی بھی ان دونوں باپ بیٹے کے درمیان دوری کی وجہ

نہیں جان پائے تھے۔۔۔زریاب اپنے باپ سے چاہے جتنی بھی

نفرت کر لیتا۔۔۔یا پوری دنیا کے سامنے بدتمیزی کر جاتا۔۔۔۔

یاسین ہمدانی نے کبھی اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔وہ پھر بھی اس سے بہت محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔۔۔۔

وہ غصے کا اتنا تیز تھا کہ اپنے باپ کو بھی سامنے نہیں دیکھتا تھا۔۔

عمیرہ سب کچھ جانتی تھی۔۔۔وہ اتنی موٹی آسامی کو اپنے ہاتھ سے نکلنے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔جب ایک دن اسے پتا چلا تھا کہ آج زریاب ہمدانی کا برتھ ڈے ہے۔۔۔

وہ لال گلابوں کا بکے اور بہت ساری چیزیں اٹھائے زریاب کے پاس اسے وش کرنے آئی تھی۔۔۔پوری یونیورسٹی سمیت عمیرہ

بھی یہ بات جانتی تھی کہ زریاب کو اپنا برتھ ڈے منانا بالکل بھی پسند نہیں تھا۔۔۔

اور سرخ رنگ سے تو جیسے شدید نفرت تھی۔۔۔

مگر عمیرہ نجانے کیا سوچ کر وہاں پہنچ گئی تھی۔۔۔

اس کے بعد یونیورسٹی والوں نے زریاب ہمدانی کا جو قہر دیکھا تھا۔۔۔ وہ ان سب کو اس شخص سے کئی گنا زیادہ خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔۔

زریاب نے ان پھولوں کو نوچ پھینکا تھا۔۔۔ اور عمیرہ کی انسلٹ کرتے اس لالچی لڑکی کو اس کی اوقات یاد کروادی تھی۔۔۔ وہ

ایک نظر میں سمجھ گیا تھا کہ یہ کس طرح کی لڑکی تھی۔۔۔اسے شدید نفرت تھی ایسے پیسوں کے پیچھے بھاگنے والے لوگوں سے۔۔۔۔

اس نے پوری یونی کے سامنے عمیرہ کی بہت بری انسلٹ کی تھی۔۔۔جس کے بعد عمیرہ کسی کے سامنے آنے لائق نہیں رہی تھی۔۔۔اسی بے عزتی کی وجہ سے اس نے ایگزیمز تک نہیں دیئے تھے۔۔۔۔اور وہ فیل ہو کر گھر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

غلطی اس کی اپنی تھی۔۔۔مگر وہ اس سب کا الزام زریاب کو دیتی تھی۔۔۔اس شخص کا یہی گھمنڈ اور غرور ختم کرنے کے لیے اس

نے اشنور کو وہاں بھیجا تھا۔۔۔ وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اشنور کی معصومیت کے آگے وہ اپنا دل ضرور ہار دے گا۔۔

زریاب ہمدانی اور ہر وقت اس کے محافظ بن کر گھومتے اس کے دوست سوچ بھی نہیں سکیں گے۔۔۔ کہ اشنور کو اس نے بھیجا ہے۔۔۔۔

اشنور عمیرہ سے وعدہ کر کے اس یونی میں آ تو گئی تھی۔۔۔ مگر پہلے ہی دن اسے شدید قسم کی کوفت کا شکار ہونا پڑا تھا۔۔۔ یہ لوگ جس طرح ان کو پارٹی میں نہ آنے کی سزا دے رہے تھے۔۔۔۔ اسے لگا تھا جیسے یونیورسٹی نہیں کسی حوالات میں آ گئی ہو۔۔۔۔

اسے شدت سے اشتیاق تھا زریاب ہمدانی کو دیکھنے کا۔۔۔جسے اس نے اب تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

بس اسے ابھی تک اتنا ہی پتا چلا تھا کہ یہ جو لوگ انہیں ٹارچر کر رہے تھے۔۔۔

ان میں زریاب ہمدانی کے دوست ہی شامل تھے۔۔۔اور زریاب کی دی گئی پارٹی میں نہ آنے کی سزا دی جارہی تھی انہیں۔۔۔

بنا دیکھے ہی اشنور کو اس شخص سے شدید نفرت ہونے لگ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کی دہشت سے وہ اچھی طرح واقف تو ہو چکی تھی۔۔۔

جس کے کہنے پر آج ان کی کلاسز تک کینسل کروادی گئی تھیں۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مسٹر حسن مجھے یہ پراجیکٹ ہر حال میں چاہیں۔۔۔ یہاں میں بزنس کرنے بیٹھا ہوں رشتہ داریاں نبھانے نہیں۔۔۔ اگر حسام قریشی کی کمپنی اس حوالے سے کوئی بھی تیاری کر رہی ہے تو وہ ان کا کنسرن ہے۔۔۔ آپ اپنی ٹیم کو کہیں اس پراجیکٹ کے لیے پریزینٹیشن تیار کی جائے۔۔۔ جو پراجیکٹ چھوٹا ہے یا بڑا مجھے اس

سے کوئی سروکار نہیں ہے۔۔۔اس سال ہماری کمپنی پر

پراجیکٹ کے لیے کام کرے گی۔۔۔کسی بھی دوسری کمپنی کو

قریب بھی نہیں آنے دینا۔۔ حسام قریشی کی کمپنی کو تو بالکل بھی

نہیں۔۔۔"

اپنی بات مکمل کرتے آخر میں اجزم کے چہرے پر پتھریلے

تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔وہ اجزم قریشی سے سب کچھ چھین لینا

چاہتا تھا سب کچھ۔۔۔

اجزم کی کمپنی قریشی ولا کی کمپنی سے بہت گنا اوپر تھی۔۔۔اجزم

کی کمپنی کی شاخیں دوسرے بھی کئی ممالک میں پھیل چکی

تھیں۔۔۔ وہ اکثر مختلف ملکوں کے دورے پر رہتا تھا۔۔۔ جبکہ قریشی ولا والوں کا بزنس ابھی پوری طرح سے اس ملک میں ہی نہیں پھیل سکا تھا۔۔۔

اجزم نے اپنے مینیجر سے آگے آنے والے سارے پراجیکٹ کی ڈیٹیل مانگی تھی۔۔۔ ہر چھوٹا سے چھوٹا پراجیکٹ جس سے ان کی کمپنی کو کوئی فایدہ نہیں ہونے والا تھا۔۔۔ مگر حسام کی کمپنی کو نقصان ضرور ہونا تھا۔۔۔ جس کے لیے اجزم نے ابھی حسن صاحب کو یہ آرڈر دیا تھا۔۔۔ اگر اس کی کمپنی اس پراجیکٹ کے لیے آگے ہو جاتی تو اسے ہی ملنا تھا۔۔۔

یہ بات اندر داخل ہوتی امینہ بیگم نے بھی سنی تھی۔۔۔ مگر وہ خاموش رہی تھیں۔۔۔۔

حسن صاحب کے جانے کے بعد وہ بیٹے کی طرف متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔ جو آج انہیں بہت زیادہ ڈسٹرب لگ رہا تھا۔۔۔

"یہ سب کر کے کیا ہو گا؟؟ تمہیں شہزاد مل جائے گی۔۔۔؟"

امینہ بیگم کے سوال پر اجزم نے اپنی لال جلتی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کے سامنے کرسی پر براجمان تھیں۔۔۔

"کیا پتا مل جائے۔۔۔؟؟ مجھے اب بھی میرے رب پر بھروسہ ہے۔۔۔ میری سچی محبت کی طاقت اس لڑکی کو میرے پاس لے کر آئے گی۔۔۔ مجھے یقین ہے۔۔۔۔"

اجزم کی بات سن کر امینہ بیگم خوفزدہ ہوئی تھیں۔۔۔ وہ بالکل بھی نہیں چاہتی تھیں کہ اجزم کوئی الٹا سیدھا کام کرے اور انہیں اپنے ہی خاندان والوں کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑے۔۔۔

"اجزم تم کچھ غلط نہیں کرو گے۔۔۔۔۔"

امینہ بیگم اس کی شہزاد کے لیے دیوانگی سے واقف تھیں۔۔۔۔ اس لیے فکرمند لہجے میں بولی تھیں۔۔۔

"فکر مت کریں مام اگر کچھ غلط کر کے اسے حاصل کرنا ہوتا تو آج شہرزاد میری ہوتی۔۔۔ میری محبت اس کے لیے بہت خالص ہے۔۔۔ کسی بھی طرح کے کھوٹ سے پاک۔۔۔ میں اسے خلوصِ نیت سے ہی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

اجزم کے چہرے پر تکلیف کے آثار تھے۔۔۔ جو دیکھ امینہ بیگم کے سینے میں درد اٹھا تھا۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کو ایسے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔ مگر وہ کیا کرتیں وہ اس کی چاہت کو اس کے پاس لا پانے میں بے بس ہو گئی تھیں۔۔۔

یہ پہلی بار ایسا تھا کہ اپنے لاڈلے کی خوشی پوری کرنے میں وہ بہت بری طرح سے ناکام ٹھہر رہی تھیں۔۔۔انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اجزم شہزاد سے اتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ورنہ کبھی حسام اور شہزاد کا نکاح نہ ہونے دیتیں۔۔۔وہ پوری یقین سے اس بات کی گواہی دے سکتی تھیں کہ جتنی محبت اور عزت ان کا بیٹا شہزاد کی کرتا تھا۔۔۔حسام کی جانب سے اس کا ایک پرسنٹ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

"آج ان کی ڈیٹ فکس ہونی ہے۔۔۔۔"

امینہ بیگم اپنے بیٹے کے چہرے ابھرتے اذیت بھرے تاثرات نہیں دیکھ پائی تھیں۔۔۔

"جی جانتا ہوں۔۔۔ ابھی چچا جان کی کال آئی تھی انوائٹ کر رہے تھے مجھے۔۔۔ اب ان کی بات تو نہیں ٹال سکتا۔۔ میں بھی آؤں گا آپ کے ساتھ۔۔۔ اپنی محبت کو اپنی سے خود سے مزید دور جاتے دیکھنے کا درد برداشت کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔ میں درد کی انتہا تک پہنچنا چاہتا ہوں۔۔۔"

اجزم کی بات پر امینہ بیگم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ بظاہر مسکرا رہا تھا۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں ابھرتا درد امینہ بیگم صاف دیکھ سکتی تھیں۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ قریشی ولا پہنچے تھے۔۔۔ گھر کے سب لوگ پہلے سے وہاں موجود ان دونوں کے ہی منتظر تھے۔۔۔

اجزم گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔ جب اس کی نگاہیں دور لان میں لگے پودوں کے جھنڈ میں سے جھانکتے پنک آنچل پر پڑی تھیں۔۔۔

اسے ایک سیکنڈ لگا تھا پہچاننے میں کہ یہ کون ہے۔۔۔

"ماما آپ جائیں میں آرہا ہوں۔۔۔۔"

امینہ بیگم کو جانے کا کہتا وہ اس جانب آ گیا تھا۔۔۔ جہاں وہ قاتل حسینہ جھولے پر بیٹھی آنکھیں موندے سر پیچھے ٹکائے دھیرے دھیرے جھولا جھول رہی تھی۔۔۔ اجزم وہاں ایک جانب موجود درخت کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اسے تکے گیا تھا۔۔۔

پنک کلر کے لباس میں اس کی دودھیا رنگت دھمک رہی تھی۔۔۔ گلابی ہونٹ آپس میں پیوست تھے۔۔۔ ٹھوڑی سے زرا نیچے چمکتا سیاہ تل اس وقت چہرا اوپر اٹھا ہونے کی وجہ سے واضح ہو رہا تھا۔۔۔ سیاہ گھنیری زلفوں کا جال اس وقت چٹیا میں مقید اس کے سینے پر پڑا تھا۔۔۔ اجزم کے دل نے اکثر خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ

انہیں کھلا دیکھے۔۔۔ مگر وہ یہ خواہش اپنے دل سے ہی کر سکتا تھا۔۔۔

اتنا حق نہیں تھا کہ اسے کہہ سکے۔۔۔

جبکہ وہیں شہرزاد کی آنکھوں سے بہتے آنسو اجزم کو بے چین کر گئے تھے۔۔۔ لانبی پلکیں پوری طرح سے بھیگی ہوئی تھیں۔۔۔

شہرزاد ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی جب اسے خود پر کسی کی گہری نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔ اجزم تھوڑا پیچھے ہو کر کھڑا اتھا۔۔۔ شہرزاد کو

وہ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔وہ جھولے سے اٹھنے ہی لگی تھی جب اس کی کانوں میں گونجتی آواز ایک دم سے اسے خوفزدہ کر گئی تھی۔۔۔

"رونے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔آج تو تمہاری زندگی کا سب سے اہم دن ہے نا۔۔۔خوش ہونا چاہیے تمہیں۔۔۔۔روکیوں رہی ہو۔۔۔؟"

یہ بالکل سچ تھا کہ اجزم قریشی شہرزاد سلمان کی آنکھوں میں آنسو کا ایک قطرہ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔کجا کہ اسے رونے دینا۔۔۔مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کرتا وہ بظاہر بہت ہی نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

شہر زاد جو اپنے ہی دھیان میں تھی۔۔۔ایک دم سے اس کی آواز سن کر گھبراتی جھولے سے اٹھنے کی کوشش میں ناکام ہوتی نیچے جاگری تھی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔؟؟"

اجزم نے فوراً آگے آتے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔جسے نظر انداز کرتے وہ سخت نگاہوں سے اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔یہ شخص کبھی اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔

"یہ میرا گھر بھی ہے۔۔۔تم بھول رہی ہو شاید۔۔۔۔"

اجزم قریشی اپنے مخصوص دھونس جماتے لہجے میں بولا تھا۔۔۔جو شہزاد کو سخت زہر لگا تھا۔۔۔اس شخص کا ایٹیٹوڈ الگ لیول کا ہی تھا۔۔۔

"اوکے رہو پھر یہیں۔۔۔"

اس کا اپنی جانب بڑھا ہاتھ اگنور کرتی وہ نیچے سے اٹھتی جانے لگی تھی۔۔۔جب اجزم نے اس کی کلائی تھام کر اس واپس جھولے پر پھینکا تھا۔۔۔شہزاد اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔۔اس کی کمر بہت زور سے جھولے سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

اس نے نخوت بھری نگاہوں سے اجزم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو

اب اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا اس پر جھک آیا

تھا۔۔۔ جھولا پیچھے کی جانب اٹھ چکا تھا۔۔۔۔ شہرزاد کے پیر ہوا

میں تھے۔۔۔۔ اگر وہ وہاں سے اٹھنے کی کوشش کرتی تو سیدھی

اجزم کے سینے سے جا لگتی۔۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔۔؟؟ جانے دو مجھے ورنہ میں چچا جان اور

حسام سے شکایت کر دوں گی تمہاری۔۔۔۔ تم ایک انتہائی گھٹیا

انسان ہو۔۔۔ جسے اپنے خاندان کی عورتوں کی عزت کرنا نہیں

آتا۔۔۔۔"

شہزاد نے جل کر بولتے اسے غصہ دلانا چاہا تھا۔۔ تاکہ وہ اسے

یہاں سے جانے دے۔۔۔ لیکن وہ ابھی ٹھیک سے جانتی نہیں تھی

اجزم قریشی کو۔۔۔

"روکیوں رہی تھی۔۔۔؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے تم سے۔۔۔؟؟"

اس کی بات کا صاف اگنور کرتے اجزم نے اس کی آنکھوں میں

جھانکتے پوچھا تھا۔۔۔ اس کی نم آلود پلکیں اجزم قریشی کو بے چین

کر رہی تھیں۔۔۔

جبکہ شہزاد اس کے سوال پر ایک پل کے لیے ٹھہر سی گئی

تھی۔۔۔ وہ جس طرح دیوانگی بھری نگاہوں سے اس کے چہرے

کو دیکھتا پریشانی سموئے ہوئے تھا۔۔۔ شہرزاد کچھ لمحوں کے لیے

ساکت ہوئی تھی۔۔۔ ایسی فکر اس نے آج تک حسام کی آنکھوں

میں بھی اپنے لیے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔ جو اس کا شوہر

تھا۔۔۔

"کیوں بتاؤں میں تمہیں۔۔۔؟؟ ہو کون تم میرے۔۔۔؟؟"

شہرزاد کو اس کیفیت سے نکلنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ

تپ کر بولی تھی۔۔۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا تھا۔۔۔اور اب بھی ہوں۔۔۔۔بس تم ہی نظر ثانی کرنے کی کوشش نہیں کر رہی میری بات پر۔۔۔۔"

اجزم قریشی کے لیے یہ لمحے بے پناہ قیمتی تھے۔۔ جن میں یہ لڑکی اس کے اتنے قریب تھی۔۔۔وہ اس کی جان افروز مہک اپنی سانسوں میں اتار سکتا تھا۔۔۔

"اگر میرا نکاح حسام سے نہ بھی ہوا ہوتا تم تب بھی میری چوائس نہیں تھے۔۔۔ تم مجھ سے چھوٹے ہو۔۔۔ تمہیں اپنا چھوٹا بھا۔۔۔۔۔"

شہر زادا ابھی بول ہی رہی تھی جب اجزم نے اس کے ہونٹوں پر سختی سے اپنی ہتھیلی جماتے۔۔۔اسے کچھ بھی الٹا سیدھا بولنے سے روکا تھا۔۔۔

"ایک سال چھوٹا ہوں میں۔۔۔۔ لیکن خود کو دیکھو تم۔۔۔ مجھ سے دس سال چھوٹی لگتی ہو۔۔۔اور یہ بھائی بولنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔میرے قریب آنے پر جو تمہارا یہ چہرا لال انگارہ ہو جاتا ہے نا۔۔۔تم نہ بھی کچھ بولو یہ سب بتا دیتا ہے مجھے۔۔۔"

اجزم کا چہرا اس کی ہر بار کی کہی بات پر غصے سے آگ بگولا ہوتا اسے آزاد کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ شہر زاد نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"بدتمیز، لوفر۔۔ امینہ مامی کو اس کی شکایت کرنی ہے پڑے گی۔۔۔ پتا نہیں خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔"

شہر زاد اس کے جانے کے بعد بھی وہاں بیٹھی اسے مختلف القابات سے نوازتی رہی تھی۔۔۔

قریشی ولا میں اس وقت تقریباً گھر کے سب لوگ ہی موجود تھے۔۔۔ جہاں حسام اور شہر زاد کی شادی کی تاریخ فکس کی گئی

تھی۔۔۔ ساتھ دنوں کے بعد کی ڈیٹ رکھی گئی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے بعد پھر امینہ بیگم کو اپنے کسی کام کے سلسلے میں آؤٹ آف کنٹری جانا تھا۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو بھائی صاحب۔۔۔"

سب لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ شہزاد کو بھی وہاں بلا لیا گیا تھا۔۔۔ جو اس وقت اپنے ساس سسر کی درمیان بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اس کے سامنے بیٹھا حسام محبت پاش نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جس سے شرماتے شہزاد نے اپنی نگاہیں پوری طرح سے جھکائی ہوئی تھیں۔۔۔ جو

دیکھ اجزم کو آگ لگی تھی۔۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچے اپنی جگہ پر بیٹھا آگ اگلتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اجزم فیاض صاحب کی کال آرہی ہے بار بار۔۔۔۔ تمہاری شاید کوئی میٹنگ تھی ابھی۔۔۔"

امینہ بیگم یہ سب نوٹ کرتیں تیزی سے اپنے بیٹے کے قریب آئی تھیں۔۔۔وہ اسے یہاں سے بھیجنا چاہتی تھیں۔۔۔ تاکہ اجزم کا یہ غصے بھرا انداز کسی کی نظروں میں نہ آئے۔۔۔وہ خاندان میں کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھیں۔۔۔اور نہ ہی شہزاد کی زندگی

میں اب مزید کوئی مسائل چاہتی تھیں۔۔۔وہ انہیں بہت عزیز تھی۔۔۔وہ اسے بس خوش دیکھنا چاہتی تھیں۔۔۔۔

اجزم نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اپنی ماں کی آنکھوں میں ابھرتی التجا کو دیکھتا وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

"بھابھی اجزم کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔آج مجھے وہ بہت چپ چپ سا لگا ہے۔۔۔۔"

سلمہ بیگم نے امینہ بیگم کی قریب آتے فکرمندی سے پوچھا تھا۔۔۔شہزاد کے علاؤہ اجزم کا وہاں سے جانا سب نے ہی نوٹ کیا تھا۔۔۔جیسے امینہ بیگم نے میٹنگ کا بتا کر بات دبا دی تھی۔۔۔۔

اگر اجزم یہاں ہوتا تو اس کے تاثرات سے سب نے ویسے ہی سمجھ جانا تھا کہ اس کی اندر کیا چل رہا ہے۔۔

اس لیے اس کا دور ہونا ہی بہتر تھا۔۔۔

جبران قریشی نے بھی افسردگی سے امینہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اجزم انہیں اپنی اولاد سے بڑھ کر عزیز تھا۔۔۔ مگر اس بار اس کی خوشی اسے دلانے کے معاملے میں وہ بے بس ہو گئے تھے۔۔۔ وہ بھی کچھ نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آج پورا دن تم لوگوں کو اس دھوپ میں یہی کھڑا ہونا ہوگا۔۔۔ تاکہ آئندہ تم لوگوں کو اندازہ ہو کہ سنیئرز کی دی گئی پارٹی میں شرکت کرنا کتنا اہم ہے۔۔۔۔"

کنزا نے ان سب پر گھورتی نظر ڈالی تھی۔۔۔۔ جب اس کی نظر اشنور پر پڑی تھی۔۔۔۔ جس کا چہرا دھوپ کی وجہ سے بالکل ریڈ ہو چکا تھا۔۔۔۔

"یہ لڑکی کون ہے۔۔۔۔؟؟؟ اس دن جب سب کی کلاسز میں وزٹ کیا۔۔۔ تب تو نظر نہیں آئی یہ۔۔۔۔۔۔"

کنزا نے ستائشی نگاہوں سے اس لڑکی کی لال پڑتی رنگت کو دیکھا تھا۔۔۔وہ اس وقت سادہ سے لیمن کلر کی ڈریس میں دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھے بار بار چہرے پر پھسل آتی بالوں کی لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑستی دھوپ کی وجہ سے پریشان ہوتی مومی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا ابھی رو دے گی۔۔۔وہ شاید مسلسل کھڑے ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ تھک گئی تھی۔۔۔اس کے وائٹ سینڈلز میں مقید گلابی پاؤں دیکھ اس کی نازکی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔۔

"شاید اس کا آج فرسٹ ڈے ہے۔۔۔"

توصیف نے بھی اس لڑکی کی جانب دیکھتے یہی اخذ کیا تھا۔۔۔ مگر اس پر سے ان میں سے کسی کی نگاہیں نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔

"کافی خوبصورت ہے یہ۔۔۔۔۔"

اسجد کے منہ سے بے اختیار وہ بات نکلی تھی۔۔۔ جو وہ سب سوچ رہے تھے۔۔۔۔ رافعہ نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔ جس پر ناچاہتے ہوئے بھی اسجد کو اپنی نگاہوں کا زاویہ تبدیل کرنا پڑا تھا۔۔۔

"وہ زریاب بھی آگیا۔۔۔۔"

زریاب کو اس جانب آتا دیکھ جہاں اس کے سب دوستوں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔ وہیں مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑے سٹوڈنٹس کے چہرے خوف سے زرد ہوئے تھے۔۔۔ انہیں بس اسی بات کا خوف تھا کہ اتنی زیادہ پہنچ رکھنے والا شخص کہیں اس کی پارٹی میں نہ آنے کے جرم میں انہیں یونی سے ہی نہ نکلوا دے۔۔۔

زریاب کے نام پر اشنور نے ابھی نگاہیں اٹھا کر دیکھنا ہی چاہا تھا۔۔ جب اسی لمحے اسے اپنے قریب بلی کی آواز آئی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ یہ آواز کہاں سے آئی ہے۔۔۔

اسے بس یہی لگا تھا کہ بلی اس کے بہت قریب موجود ہے۔۔۔۔

اشنور کو جانوروں سے بہت زیادہ ڈر لگتا تھا۔۔۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔۔۔۔وہ جانوروں کو اپنے قریب دیکھ خوف سے پاگل ہو جاتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اس کا یہی حال ہوا تھا۔۔۔اس نے بلی کو دیکھا نہیں تھا۔۔۔ مگر اس کی آواز سن کر ہی اپنی جگہ سے دوڑ لگا دی تھی۔۔۔۔وہ بنا کچھ دیکھے خوف کے عالم میں ایسے بھاگی تھی کہ سامنے سے آتے زریاب ہمدانی کو بھی نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

جو اپنے ہی دھیان میں موبائل استعمال کرتا آرہا تھا۔۔۔اشنور

کے اتنے زوردار طریقے سے ٹکرانے پر نیچے موجود سلپری جگہ پر

اس کا پیر بھی پھسل گیا تھا۔۔۔زریاب کا موبائل ہاتھ سے

چھوٹ کر نیچے گرتا چکنا چور ہوا تھا۔۔۔

سب کو یہی لگا تھا کہ اب اس لڑکی کی خیر نہیں ہونے والی۔۔۔

وہ اسے گرنے سے بچانے کی کوشش میں اس کا پیر سلپ ہوا

تھا۔۔۔جس پر وہ خود بھی سر کے بل پیچھے جا گرا تھا۔۔۔اشنور کو

گرنے سے بچانے کے لیے اس نے اشنور کے گرد اپنے بازو کا

حصار قائم کیا تھا۔۔۔جس کے نتیجے میں وہ بھی اس کے اوپر جاگری تھی۔۔۔

اشنور کے ہونٹ زریاب کے گال سے ٹکرائے تھے۔۔۔۔

زریاب پوری طرح زمین پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔اور اشنور اس کے حصار میں قید اس کے اوپر تھی۔۔۔۔۔

زریاب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کے بے پناہ قریب اس کے اوپر گری۔۔۔آنکھیں سختی سے میچے ہوئے تھی۔۔۔

اس کی رنگت دھوپ میں کھڑے ہونے کی وجہ سے لال ہو چکی تھی۔۔۔ ہونٹ خوف کے عالم میں کانپ رہے تھے۔۔۔ جبکہ وہ اس کی شرٹ سینے سے جکڑے ابھی بلی کے خوف سے لرزتی اس وقت پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔ اسے اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ اس وقت کسی انجان شخص کے اس قدر نزدیک موجود ہے۔۔۔

جبکہ دوسری جانب زریاب ہمدانی تو جیسے اس لمحے میں قید ہو کر رہ گیا تھا۔۔۔ وہ اس حسین مورتی سے اپنی نگاہیں تک نہیں ہٹا پا رہا تھا۔ اسے بھی زرا سی پرواہ نہیں تھی کہ وہ اس وقت اپنی یونی کے

گراؤنڈ میں اتنے لوگوں کے بیچوں بیچ زمین پر گرا ہوا ہے۔۔۔۔

اسے بس یاد تھا تو اپنے چہرے کو چھوتے ان گداز ہونٹوں کا

لمس۔۔۔اس کے نرم گرم وجود کا حرارت بخشتا احساس۔۔۔۔وہ

اس کی کمر میں بازو حمائل کیے ہوئے نجانے کتنے ہی لمحے اس کے

چہرے کو تکے گیا تھا۔۔۔

اشنور خود تو اس وقت حواس سے بیگانہ تھی ہی مگر وہ اس شخص کے

حواس بھی اڑا چکی تھی۔۔۔جو خود کو ایموشنلی بہت مضبوط مانتا

تھا۔۔۔جسے غصے کی علاوہ اپنے تمام احساسات پر پورا کنٹرول

تھا۔۔۔ مگر اس وقت اس نازک دوشیزہ کے سامنے آتے ہی سارے کے سارے دعوے دھرے رہ گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ وہاں موجود باقی تمام افراد بت بنے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔ زریاب کے دوستوں سمیت سب لوگ ہی گہرے شاک میں تھے یہ منظر دیکھ کر۔۔۔ پہلی بار کوئی لڑکی اس طرح زریاب کے قریب آئی تھی۔۔۔ کہنے کو یہ حادثاتی طور پر ہوا تھا۔۔۔ مگر جس طرح زریاب اس لڑکی کو دیوانہ وار تکی جا رہا تھا۔۔۔۔ اور اسے خود سے دور نہیں جھٹک رہا تھا۔۔۔۔ یہ بات ان سب کے لیے ہی ناقابلِ یقین تھی۔۔۔۔

ان میں سے کسی نے بھی زریاب کو پکارنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔

اسجد اور فائق کی نگاہیں تیزی سے چاروں جانب گھوم رہی تھیں۔۔۔ کہ کہیں کوئی ان کی ویڈیو یا تصویریں تو نہیں بنا رہا۔۔۔ مگر کسی نے بھی ایسا کچھ بھی کرنے کی جرأت نہیں کی تھی۔۔۔

جب کچھ لمحوں بعد خوف کا احساس کم ہوتے ہی اشنور کو خیال آیا تھا کہ وہ اس وقت کہاں اور کس حالت میں ہے۔۔۔ اس نے جیسے ہی آنکھیں کھول کر اپنے بے حد قریب موجود شخص کو دیکھا۔۔۔

وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔ مگر زریاب کی حصار نے اسے اٹھنے نہیں دیا تھا۔۔۔

"پلیز لیو می۔۔۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو پھسل کر زریاب کے چہرے پر آن گرا تھا۔۔۔

جو اس شخص کو بھی ہوش کی دنیا میں لے آیا تھا۔۔۔ مگر اس نے اشنور کو اب بھی خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ اس کو اپنے حصار میں لیے زمین سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اس کی مضبوط گرفت اب

بھی اشنور کی کمر پر تھی۔۔۔ جسے ہٹاتے اشنور نے اس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ اس شخص کے پہلے سے بھی زیادہ قریب آگئ تھی۔۔۔ کیونکہ اس کی گردن میں پہنا لاکٹ زریاب کے کوٹ کی زپ میں اٹک گیا تھا۔۔۔ دور ہونے کی وجہ سے اس کی گردن میں زوردار کھینچاؤ آیا تھا۔۔۔

"اسی لیے دور نہیں جانے دے رہا تھا۔۔۔"

زریاب اس کی نازک سی گردن پر لاکٹ کی وجہ سے پڑتا لال نشان دیکھ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔وہ لڑکی اتنی نازک سی تھی کہ زرا سے کھنچاؤ پر اس کی گردن پر لال نشان بن گیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی اپنی جانب اٹھتی سخت نگاہوں پر اشنور گھبرائی تھی۔۔۔زریاب کا مغرور نقوش سے سجا چہرا اس وقت اس کے بہت قریب تھا۔۔۔اشنور اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر دونوں کا اس طرح نزدیک آجانا اسے عجیب سب احساس سے دوچار کررہا تھا۔۔۔

اوپر سے اس شخص کی بولتی گہری نگاہیں۔۔۔

اشنور کو ہر شے بھول گئی تھی۔۔۔۔

زریاب نے اس کالا کٹ نکالنے کے لیے چہرا جھکایا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے ہونٹ اشنور کے گالوں سے ٹچ ہونے ہی لگے تھے کہ اشنور نے فوراً اپنا چہرا پیچھے کیا تھا۔۔۔

اس کی اس احتیاط پر زریاب کے لب دھیرے سے مسکرائے تھے۔۔ اسے پرواہ ہی نہیں تھی کہ اتنے سارے لوگ انہیں دیکھ رہے ہیں۔۔۔ اس کے اوپر تو اس لڑکی کی خوشبو نے سحر سا طاری کر دیا تھا۔۔ اس کی تیز ہوتی سانسیں الگ قیامت برپا کر رہی

تھیں۔۔۔اس لڑکی کی چند لمحوں کی قربت نے زریاب ہمدانی کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے لاکٹ کو آزاد کروا رہا تھا۔۔۔وہ اسے ٹوٹتا نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔

جبکہ اشنور کی حالت ایسی تھی کہ اسے لگا تھا وہ کسی بھی لمحے زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔

زریاب نے جیسے ہی اس کا لاکٹ آزاد کیا۔۔۔وہ ایک سیکنڈ کی بھی دیر کیے بغیر اس کے حصار سے نکلی تھی۔۔۔اور تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی زریاب کی نظریں اس راستے سے نہیں ہٹ پائی تھیں۔۔۔

"زریاب ہمدانی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟"

اس کے دوست اس کے قریب آئے تھے۔۔۔

فائق نے اشارے سے وہاں کھڑے سٹوڈنٹس کو وہاں سے جانے کا کہا تھا۔۔۔کیونکہ زریاب ہمدانی اس وقت جس کیفیت کے زیر اثر آچکا تھا۔۔۔اسے دیکھ کر بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ان جونیئرز کو کوئی سزا دے پائے گا۔۔۔

"ہمم۔۔۔نہیں۔۔۔۔"

زریاب نے کھوئے کھوئے انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔وہ سب لوگ زریاب کی حالت دیکھ اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائے تھے۔۔۔

"کیا زریاب ہمدانی جسے بہت بڑا دعوا تھا۔۔۔کہ وہ کبھی کسی کی محبت میں گرفتار نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ اس ایک ٹکراؤ میں اپنا دل ہار بیٹھا ہے۔۔۔"

وہ سب چلتے ہوئے اپنی پسندیدہ حصے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔ جہاں پودوں کے بیچ بیٹھنے کے لیے بہت ہی خوبصورت جگہ بنائی گئی تھی۔۔۔

"کون ہے یہ لڑکی۔۔۔۔؟؟"

زریاب ہمدانی اب بھی اسی میں کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

"نیو ہے یونی میں۔۔۔ آج پہلا دن ہے اس کا۔۔۔۔ اشنور اکبر نام ہے۔۔۔"

توصیف نے اب تک معلوم کی گئی ساری تفصیل بتائی تھی۔۔۔

"تمہیں بڑی خبر ہے اس کی۔۔۔۔"

زریاب نے گھور کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جیسے اس لڑکی کے بارے میں اپنے دوست کا بھی اتنا انٹرسٹ رکھنا اسے پسند نہ آیا ہو۔۔۔

"تمہارے لیے ہی پتا کیا تھا۔۔۔"

توصیف نے فوراً صفائی پیش کی تھی۔۔۔جبکہ باقی سب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔انہیں اب زریاب واقعی اس لڑکی کے معاملے میں سیریس لگنے لگا تھا۔۔۔

"اشنو را اکبر۔۔۔۔"

اس نے زیر لب اس کا نام دوہرایا تھا۔۔۔ وہ اس پر کچھ لمحوں میں ہی ایسا جادو کر گئی تھی کہ وہ اس کے تصور سے ہی نہیں نکل پا رہا تھا۔۔ آج تک کبھی ایسا کچھ نہیں ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

"کیا تمہیں محبت ہو گئی ہے اس لڑکی سے۔۔؟؟؟"

کنزا نے بے یقینی کے عالم میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"ہونہہ محبت۔۔۔۔ زریاب ہمدانی کو کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔ اس لڑکی میں کوئی خاص بات لگی ہے مجھے۔۔۔ پہلی بار کسی لڑکی نے اپنی جانب اتنا اٹریکٹ کیا ہے۔۔ دیکھنا چاہتا ہوں ایسی کیا خاص بات ہے اس لڑکی میں"

زریاب نہایت ہی صاف گوئی سے بولتا ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔ اس نے آج تک کبھی کسی لڑکی کے بارے میں ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ نجانے کتنی حسین لڑکیاں اس کے آگے پیچھے گھوم چکی تھیں۔۔۔ مگر اسے کبھی کسی لڑکی نے اتنا اٹریکٹ نہیں کیا تھا۔۔۔ جس طرح چند لمحوں کے اندر یہ لڑکی کر گئی تھی۔۔۔

"واؤ۔۔۔ ہمیں ہماری بھابھی مل گئی ہے۔۔۔"

رافعہ خوشی سے اچھلی تھی۔۔۔ مگر زریاب کے گھورنے پر اس کا جوش ایک دم مدھم پڑا تھا۔۔۔

زریاب نے آج تک کبھی کسی لڑکی کے بارے میں ایسے بات تک نہیں کی تھی۔۔۔وہ کسی کو لے کر سوچ بھی رہا تھا۔۔۔تو اس کا مطلب یہی تھا کہ کوئی بات تو ضرور تھی۔۔۔

مگر وہ اتنی جلدی اس بات کو قبول کر جائے گا۔۔۔اس بارے میں ان میں سے کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔

"یونی کے ہر لڑکے کو بول دو کہ اس سے دور رہیں۔۔۔اگر کوئی بھی مجھے اس کے آس پاس بھی نظر آگیا۔۔۔تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔تم سب میں سے بھی ریگنگ کے لیے کوئی اسے تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔"

زریاب نے اپنے دوستوں کو ہدایت دی تھی۔۔۔

اس کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی تھی کہ وہ اپنی چیزوں اور قریبی انسانوں پر اپنے علاوہ کسی کی بھی حاکمیت برداشت نہیں کرتا تھا۔۔ جو چیز اس کی تھی وہ صرف اسی کی تھی۔۔۔

اس کے دوستوں کو بالکل بھی اجازت نہیں تھی کسی کو بھی اپنے گروپ میں شامل کرنے کی۔۔ انسان تو دور کی بات وہ اپنی پسندیدہ کار میں بھی کم ہی کسی کو بیٹھنے دیتا تھا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار اسے کسی لڑکی نے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔۔۔

کسی لڑکی کے لیے اس کا پوزیسو انداز دیکھنا اس کے دوستوں کے لیے بہت کی دلچسپی لائق ہونے والا تھا۔۔۔

اگلے کچھ وقت میں یہ بات ہر طرف پھیل گئی تھی کہ اشنور اکبر کی جانب آنکھ اٹھا کر دیکھنے والوں کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔۔۔

اشنور کی وجہ سے وہاں موجود تمام سٹوڈنٹس کی سزا ابھی ختم کر دی گئی تھی۔۔۔ جس پر سب نے ہی سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا زریاب ہمدانی کو کوئی لڑکی اتنا اٹریکٹ کر سکتی ہے۔۔۔ ابھی صرف اٹریکشن کی وجہ سے اس لڑکی کے ارد گرد

ناکا بندی کر دی گئی ہے۔۔۔ اگر اس سے محبت ہو گئی تو نجانے یہ شخص اس کا کیا حال کرے گا۔۔۔"

اس کے دوست مسلسل اپنی حیرت کا اظہار کر رہے تھے۔۔۔ اور کافی خوش بھی تھے کہ زریاب کو کوئی تو پسند آئی تھی۔۔۔

اشنور ان سب کو بہت ہی زیادہ کیوٹ لگی تھی۔۔۔ جو ان کے دوست کے لیے بالکل پرفیکٹ میچ تھا۔۔ مگر کہیں نہ کہیں ان سب کو اب بھی یہی لگ رہا تھا کہ شاید وہ کوئی خواب ہی دیکھ رہے ہیں۔۔۔ یا پھر زریاب یہ سب وقتی طور پر کر رہا ہے۔۔۔

وہ کسی بھی لڑکی کے لیے اتنی پسندیدگی کبھی ظاہر کر ہی نہیں سکتا۔۔۔۔

انہیں یقین نہیں تھا۔۔۔

کیونکہ زریاب ہمدانی کبھی بھی کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔اس کی سوچ کو پڑھ پانا ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر امینہ میم نے کہا ہے کہ دبئی میں ہونے والی اینول کانفرنس آپ اٹینڈ کریں گے ہماری کمپنی کی طرف سے۔۔۔اس بار وہ نہیں جائیں گی۔۔۔"

تین دنوں کے بعد کانفرنس تھی۔۔۔جس میں امینہ بیگم اسے بھیجنا چاہتی تھیں۔۔۔اس کی وجہ اجزم بہت اچھے سے جان گیا تھا۔۔انہوں نے یہ بات آفیشل طریقے سے ان تک پہنچائی تھی۔۔۔تاکہ وہ انکار نہ کر سکے۔۔۔

"مام اپنے بیٹے کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

اجزم وہ فائل ان کے آفس میں آیا تھا۔۔۔ جہاں اسی انسان کے سائن ہونے تھے جس نے اجزم گروپ آف انڈسٹریز کی وہاں جا کر نمائندگی کرنی تھی۔۔۔۔

"نہیں ایسا تو میں مر کے بھی نہیں چاہوں گی میری جان۔۔۔۔ مگر میں آپ کو مزید اذیت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ اور نہ ہی یہ چاہتی ہوں کہ آپ جذبات میں آکر کوئی ایسا قدم اٹھائیں جسے سے شہزاد کی زندگی کی خوشیاں چھن جائیں اس سے۔۔۔۔"

امینہ بیگم نے اپنے خدشات ظاہر کیے تھے۔۔۔ جسے سن کر اجزم قریشی اداسی سے مسکراتا ان کے مقابل کرسی پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"مانتا ہوں بہت زیادہ محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔ مگر اتنا پاگل نہیں ہوں کہ اس کی خوشیوں کو خراب کروں۔۔۔ میرے لیے بہت ضروری ہے وہ اور اس کی خوشی۔۔۔۔ اجزم قریشی دنیا کا آخری انسان ہو گا جو شہر زاد سلمان کو نقصان پہنچانے کی زرا سی بھی کوشش کر سکتا ہے۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔ آپ کا بیٹا اتنی ہمت رکھتا ہے کہ اپنی آنکھوں کے سامنے اسے کسی اور کا ہوتا دیکھ سکے۔۔۔ جتنا ٹوٹنا تھا ٹوٹ چکا ہوں۔۔۔ میرا اندر اب کچھ نہیں بچا ماما۔۔۔ جتنی اذیت اس وقت میرے دل میں ہے میری جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو بالکل بھی برداشت نہ کر پاتا۔۔۔"

اجزم کی آنکھیں بے انتہا لال ہوئی تھیں۔۔۔۔ امینہ بیگم کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ بے بسی کے اس سٹیج پر آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔۔ جہاں وہ اپنے بیٹے کی خوشی کی خاطر دعا بھی نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ کیونکہ ان کے بیٹے کی خوشی کسی اور کی اولاد کی بربادی کا سبب بن سکتی تھی۔۔۔۔

اجزم وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ جبکہ وہ بے بسی کے عالم میں بیٹھیں یہی سوچ رہی تھیں کہ کونسی ایسی لڑکی ہوگی جو ان کے بیٹے کو اس اذیت سے نکال پائے گی۔۔۔ جب انہیں ایک دم سے اپنی دوست کی بیٹی ایشا کا خیال آیا تھا۔۔۔ جو اجزم قریشی کے پیچھے پاگل

تھی۔۔۔وہ اجزم جو پسند کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی بہت اچھی

دوست بھی تھی۔۔۔اس نے اجزم کو اپنی پسند کے بارے میں

ابھی تک نہیں بتایا تھا۔۔۔مگر امینہ بیگم سب جانتی تھیں۔۔۔وہی

لڑکی تھی جو ان کے بیٹے کو اچھے سے سنبھال سکتی تھی۔۔۔

انہوں نے جلدی سے ایشا کو کال کی تھی۔۔۔

"آنٹی کیسی ہیں آپ۔۔۔۔؟؟؟"

ایشا کہ چہکتی ہوئی آواز ان کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔ مگر اجزم ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔ آپ جانتی ہیں نا اس کے بارے میں سب کچھ۔۔۔۔ آپ سے ہی تو سب سے پہلے اس نے اپنے دل کی بات شیئر کی تھی۔۔۔"

امینہ بیگم نے افسردگی بھرے انداز میں ساری بات ایشا کو بتادی تھی۔۔۔ وہ اجزم کی شہرزاد سے بے پناہ محبت سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔۔ اسی محبت نے ہی تو اس کو اجزم سے دور ہونے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ لیکن اب شہرزاد کی شادی کا سن کر اسے بہت زیادہ دکھ ہوا تھا۔۔۔ لیکن اندر کہیں دل کے کسی خانے میں بے پناہ خوشی کا احساس سرایت کر گیا تھا۔۔۔

اجزم کو اس کی محبت نہیں ملی تھی۔۔۔جس کا یہ مطلب تھا کہ اب اسے اجزم قریشی کو حاصل کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔۔

ایشا کی آنکھیں چمک اٹھی تھیں۔۔۔

"آنٹی آپ فکر مت کریں۔۔۔میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں اجزم کو سنبھال لوں گی۔۔۔انہیں اس اذیت سے نکالنے کی پوری کوشش کروں گی۔۔۔"

ایشا کے انداز میں اجزم کے لیے بے پناہ محبت محسوس کرتے امینہ بیگم مسکرادی تھیں۔۔۔ایشا کی باتوں سے انہیں پوری طرح سے

تسلی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ مگر ان کے لیے یہی کافی تھا کہ ایشا کوشش کر سکتی تھی۔۔۔

اجزم آفس سے نکلتا اپنی گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔ سیٹ کہ پشت سے سر ٹکاتے وہ اس قاتل حسینہ کو اپنے تصور میں لاتا اپنے بے قابو ہوتے دل پر ہاتھ رکھ گیا تھا۔۔۔ اسے اب محسوس ہو رہا تھا کہ شاید اس کی محبت میں ہی کوئی کمی رہ گئی تھی۔۔۔ شاید حسام کی محبت اس سے زیادہ طاقتور نکلی تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ آج شہزاد اس کی دسترس سے اتنی دور چلی گئی تھی۔۔۔

وہ شخص جو کبھی نہیں رویا تھا۔۔۔ آج ایک بھٹکتا آنسو اس کی پلکوں کی باڑ پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔ وہ زندگی میں کبھی نہیں رویا تھا۔۔۔ مگر آج اپنے اندر بڑھتی اذیت کے باعث وہ اس آنسو کو نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔ کیوں نہیں مل سکتی تم مجھے۔۔۔ شہرزاد سلمان جتنی محبت میں تم سے کرتا ہوں دنیا میں کوئی نہیں کر سکے گا۔۔۔ فار گاڈ سیک۔۔۔ میری بن جاؤ۔۔۔۔ لوٹ آؤ میرے پاس۔۔۔ اتنی ظالم مت بنو۔۔۔ نہیں ہے تمہیں اس حسام سے محبت۔۔۔ نہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔ محبت میں اعتبار اور

بھروسہ سب سے پہلے آتا ہے۔۔۔ مگر تم دونوں ایک دوسرے پر بھروسہ نہیں کرتے۔۔۔وہ شخص صرف لالچ کے باعث جڑ رہا ہے تم سے۔۔۔ خدا کے لیے واپس لوٹ آؤ۔۔۔"

ڈیش بورڈ پر پوری قوت سے ہاتھ مارتا وہ اپنے ہاتھ زخمی کر چکا تھا۔۔۔ مگر اس کے اندر کی اذیت کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اس کی محبت بہت جلد کسی اور کی دلہن بننے والی تھی۔۔۔ یہ بات اس کے لیے برداشت کرنا مشکل ہو رہی تھی۔۔۔وہ بہت بار

اپنے دل کو صبر دلانے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔ مگر ہر بار اس کا ضبط ٹوٹ جاتا تھا۔۔۔

انہیں زخمی ہاتھوں کے ساتھ اس نے ڈرائیونگ سٹارٹ کی تھی۔۔۔ وہ بنا سوچے سمجھے اتنی تیزی سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔ پوری طرح سے حواسوں میں نہیں لگا تھا اس وقت۔۔۔

جب اچانک گاڑی اس کے کنٹرول میں نہیں رہی تھی۔۔۔ سامنے سے آتی گاڑی کو بچانے کے چکر میں وہ گاڑی کو کنارے پر بنے درخت میں مار گیا تھا۔۔۔ زوردار آواز کے ساتھ ہی وہاں گہرا سکوت چھا گیا تھا۔۔۔۔

امینہ بیگم قریشی ولا میں آئی ہوئی تھیں۔۔۔ جہاں ان دنوں رونقیں اتری ہوئی تھیں۔۔۔۔ جب ان تک یہ ہولناک خبر پہنچی تھی۔۔۔ قریشی ولا میں ایک دم سناٹا چھا گیا تھا۔۔ امینہ بیگم کو لگا تھا ان کا دل بند ہو جائے گا۔۔۔ وہ اپنے شوہر کو کھو چکی تھیں۔۔۔ اپنے بیٹے کو نہیں کھو سکتی تھیں۔۔۔۔ بہت بے بس ماں تھیں وہ۔۔۔ اپنے دنیا کی ہر شے خرید کو اپنے بیٹے کے قدموں میں ڈال دینے والی اس کی خوشیاں کے معاملے میں بالکل بے بس ہو چکی تھی۔۔۔

کس حالت میں وہ ہاسپٹل پہنچی تھیں یہ وہی جانتی تھیں۔۔۔

شہر زاد اس وقت ہاسپٹل میں ہی تھی جب اسے ایک ایمر جنسی کیس کا بتایا گیا تھا۔۔۔وہ تیزی سے ایمر جنسی روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جہاں بیڈ پر پڑے اجزم قریشی کو دیکھ وہ لمحے بھر کو اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"میم ان کو سر پر گہری چوٹ آئی ہے۔۔ان کا کافی خون بہہ گیا ہے۔۔۔"

نرس کے بتانے پر شہر زاد تیزی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔۔۔اتنی شدید چوٹ کے بعد بھی اس نے اپنے حواس نہیں کھوئے تھے۔۔۔

"شہر زاد میری ہے۔۔۔اسے مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا۔۔۔"

شہر زاد کو لگا تھا کہ وہ کچھ بڑبڑا رہا ہے۔۔۔۔

شہر زاد نے چہرا ذرا اس کے قریب کرتے اسے سننا چاہا تھا۔۔۔ مگر اس کے لفظوں پر غور کرتے شہر زاد اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔اس شخص کی اپنے لیے یہ دیوانگی دیکھ وہ بالکل گم صُم ہو چکی تھی۔۔۔

تیزی سے اجزم کا ٹریٹمنٹ کرتے اسے کئی بار اپنے ہاتھ کانپتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔وہ اس کی بینڈیج کر چکی تھی۔۔۔اس نے نرس کو باہر انجکشن لانے کے لیے بھیجا تھا۔۔۔اجزم کو کافی زیادہ

درد ہو رہا تھا اس وقت۔۔۔چوٹ کافی گہری تھی۔۔۔اس کی رنگت بالکل زرد پڑ چکی تھی۔۔۔

اسی لمحے اجزم نے درد سے بند ہوتی بوجھل آنکھوں کو کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے سفید کوٹ میں فکر مند سا اپنے اتنے قریب کھڑا دیکھ وہ درد میں بھی مسکرایا تھا۔۔۔شہزاد نے ایک دم گھبرا کر پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔جب اجزم اس کی کلائی تھام کر اسے اپنے اوپر گرا گیا تھا۔۔۔اس کے زخمی ہاتھوں پر لگا خون شہزاد کے ہاتھ پر لگ چکا تھا۔۔۔

"تم میری ہو۔۔۔میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گا۔۔۔چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔۔۔۔جو شہر زاد کو بے حد خوفزدہ کر گئے تھے۔۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔اپنا نہیں تو امینہ مامی کا ہی خیال کر لو۔۔۔تمہارے سوا ان کا کوئی نہیں ہے۔۔۔۔۔"

شہر زاد اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں جمائے درمیانی فاصلہ برقرار رکھے ہوئے تھی۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔اسی لیے تو اپنے ساتھ انہیں تم جیسی ایک اچھی بہو دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔"

اتنی شدید تکلیف میں بھی اس شخص کو شوخیاں ہی سوجھ رہی تھیں۔۔۔۔

"تم جیسا سنکی انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔۔اتنی شدید چوٹ لگنے کے باوجود تمہاری عقل ٹھکانے نہیں آ سکی۔۔۔میں حسام قریشی کی بیوی ہوں۔۔۔اپنی حد میں رہو۔۔جس دن میں نے اسے تمہاری حرکتوں کے بارے میں بتا دیا نا اس دن وہ چھوڑے گا نہیں تمہیں۔۔۔"

شہر زاد زہر خند لہجے میں اسے وارن کرتی۔۔۔اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات پر غصہ کرنے کے بجائے اجزم قریشی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔۔اس سے آنکھیں نہیں کھل پا رہی تھیں۔۔۔مگر وہ شخص ہار ماننے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کا یوں مسلسل بولنا اس کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔۔۔

یہی سوچ کر شہر زاد اسے دور جانے لگی تھی۔۔۔جب اجزم نے اب کی بار اس کے کوٹ کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔اجزم کی

نگاہوں بھٹک بھٹک کر اس کی گھنی چٹیا پر جا رہی تھیں۔۔۔ جسے دل چاہنے کے باوجود وہ محسوس نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"بیوی نہیں صرف منکوحہ ہو اس کی۔۔۔ وہ بزدل انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔۔۔ اسے ایک بار بتا کر تو دیکھو۔۔۔ ایسے لوگ اپنی عورتوں کی حفاظت کرنے کے بجائے۔۔۔ انہیں پر شک کر کے پوری دنیا کے سامنے رسوا کر دیتے ہیں۔۔۔ تمہارے ساتھ بھی یہی کرے گا وہ۔۔۔ میں نے کبھی کوئی حد پار نہیں کی۔۔۔ نہ اس وقت تک کروں گا۔۔ جب تک تمہیں اپنے نام نہ لگوا لوں۔۔۔ حسام قریشی سے پہلے سے تم میری چاہت ہو۔۔۔ تو تم

ملنی بھی مجھے چاہیئے ہو۔۔۔ ایک بار میری دسترس میں آجاؤ۔۔۔ پھر تمہیں بتاؤں گا اجزم قریشی صرف محبت نہیں بلکہ عشق کرتا ہے تم سے۔۔۔ جس کی آگ ہر گزرتے دن کے ساتھ میرے دل کو جھلسائے جارہی ہے۔۔۔ اس درد کی دوا تم ہی ہو۔۔۔ اور اجزم قریشی کو اپنے درد کی دوا کرنا بہت اچھے سے آتا ہے۔۔۔۔"

اس کی جانب وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا اس لمحے وہ شہزاد کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔ اسے اس شخص کی محبت سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔۔ کچھ دیر کے بعد وہاں سب لوگ آ گئے تھے۔۔۔ مگر شہر زاد دوبارہ اس کے سامنے نہیں آئی تھی۔۔۔۔ اس نے جان بوجھ کر خود کو کسی اور پیشنٹ میں مصروف رکھا تھا۔۔۔

اجزم کو انجیکشن لگا کر کچھ وقت کے لیے پر سکون نیند دی گئی تھی۔۔۔ امینہ بیگم جب سے آئی تھیں۔۔۔ اس کا ہاتھ تھامے اس کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔ ایک پل کے لیے بھی اس کے پاس سے نہیں اٹھی تھیں۔۔۔

شہر زادا نہیں دیکھ کر شرمندہ ہوتی رہی تھی۔۔۔۔ اسے امینہ بیگم نے بالکل سگی اولاد کی طرح پیار کیا تھا۔۔۔۔ ان کا بیٹا آج اس کی وجہ سے اس حال میں تھا۔۔۔ مگر وہ کیا کرتی۔۔۔۔ اس سب میں آخر اس کا کیا قصور تھا۔۔۔

وہ بنا کسی قصور کے بھی گلٹی فیل کر رہی تھی۔۔۔ اس کا دل عجیب سے احساسات کا شکار ہوا تھا۔۔۔ اس نے کبھی بھی اجزم سے اس طرح بات نہیں کی تھی کہ وہ اس سے کچھ اخذ کرتا۔۔۔ یا اس کی جانب متوجہ ہوتا۔۔۔ وہ تو ہر بار پہلے سے بھی زیادہ غصے سے پیش آتی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔

مگر یہ شخص تھا کہ کچھ بھی سننے اور سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

شہر زاد کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ امینہ بیگم اپنے بیٹے کی دلی کیفیت کے بارے میں کچھ جانتی ہیں یا نہیں۔۔۔وہ بس یہی دعا کر رہی تھی کہ وہ لاعلم ہوں۔۔۔ورنہ وہ بنا کسی ریزن کے بھی ان کے سامنے دوبارہ نگاہیں نہیں اٹھا پائے گی۔۔۔

شہر زاد سب کو وہاں اجزم کے پاس کھڑا دیکھ وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔حسام نہیں آیا تھا۔۔۔شاید وہ کسی میٹنگ میں مصروف تھا۔۔۔طلال صاحب نے ابھی اس کے تھوڑی دیر تک

آنے کا بتایا تھا۔۔۔ شہرزاد اپنے آفس میں آئی تھی۔۔۔۔ اسے ابھی ایک وارڈ کا وزٹ کرنے جانا تھا۔۔۔۔

جب اس کے پیچھے ڈاکٹر عثمان اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ شہرزاد کے سینیئر ڈاکٹر تھے۔۔۔ مگر عمر میں اتنے بڑے نہیں تھے۔۔۔ ان کے ہاتھ پر چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

"سر کیا ہوا آپ کو۔۔۔؟؟ آپ نے تو ابھی کچھ دیر میں آپریٹ کرنا تھا نا۔۔۔۔"

شہرزاد اس کا خون دیکھ کر پریشان ہوئی تھی۔۔۔ آج ڈاکٹر عثمان نے ایک بہت اہم آپریشن کرنا تھا۔۔۔۔

"جی کرنا تو ہے۔۔۔ مگر اچانک ہاتھ پر چوٹ لگ گئی ہے۔۔۔ آپ پلیز جلدی سے بینڈ تج کر دیں گی۔۔۔ سورج آپ کو زحمت دی۔۔ مگر اس وقت مجھے باہر کوئی نظر ہی نہیں آیا۔۔۔ آپ کو اندر آتے دیکھا تو یہاں آگیا۔۔۔ میرے پاس انتظار کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر عثمان کے ملتجی انداز پر شہرزاد فورا اپنا باکس نکالتی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

وہ اس کی بینڈ تج مکمل کرنے ہی والی تھی جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور حسام اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ مگر اندر کا منظر دیکھ وہ

دروازے میں ہی رک گیا تھا۔۔۔ حسام کی پتھریلی نگاہیں اس منظر پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔ڈاکٹر عثمان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ شہرزاد اس سے کافی فاصلے رکھے کرسی پر بیٹھی اس کی بینڈ تج کر رہی تھی۔۔۔۔ حسام نے ایک نظر پلٹ کر باہر موجود نرسز اور آتے جاتے بہت سارے ڈاکٹرز کو دیکھا تھا۔۔۔۔ جن سب کو چھوڑ کر یہاں یہ چل رہا تھا۔۔۔۔

حسام نے گلا کھنکار کر انہیں اپنی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

جس پر ان دونوں نے ہی حسام کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے وہاں دیکھ شہرزاد دھیرے سے مسکرائی تھی۔۔۔ جبکہ بینڈ تج ہو جانے

پر ڈاکٹر عثمان اپنی جگہ سے اٹھتے اس کا شکریہ ادا کرتے نکل گئے تھے۔۔۔۔

"کیا ہو رہا تھا یہاں۔۔۔؟؟"

شہر زاد جو مسکرا کر حسام کی جانب بڑھی تھی۔۔۔اس کے عجیب سے انداز میں پوچھے جانے والی سوال پر شہر زاد کی مسکراہٹ تھم سی گئی تھی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟؟'

اس نے حسام کے غصے بھرے انداز پر حیران ہوتے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ ڈاکٹر تمہارے آفس میں۔۔۔ تمہارے اتنے قریب کیا کر رہا تھا۔۔۔۔ باہر باقی لوگ مر گئے تھے کیا۔۔۔ ان کے پاس کیوں نہیں گیا۔۔۔ اجزم کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔ سب لوگ اپنے اہم ترین کام چھوڑ کر یہاں اس کے پاس آئے ہوئے ہیں۔۔۔ مگر تم سے یہاں رہ کر بھی اپنے اہم ترین کام نہیں چھوٹ رہے۔۔۔۔"

حسام غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر اس پر شک کر رہا تھا۔۔۔ مگر یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔ وہ اس سے پہلے بھی اس پر کئی بار ایسے ہی بے بنیاد باتوں پر شک کر چکا تھا۔۔۔

شہر زاد اسے اپنی وفاداری ثابت کر کر کے تھک چکی تھی۔۔۔ مگر وہ ہر بار ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔

اس وقت بھی شہر زاد کی آنکھوں میں آنسو جھلملا گئے تھے۔۔۔

"باہر سب بزی تھے۔۔۔۔ اسی وجہ سے وہ یہاں آئے۔۔۔۔ میں صرف ان کی بینڈیج کر رہی تھی۔۔۔ ایک ڈاکٹر ہونے کے ناطے میں کسی بھی انسان کا بہتا خون دیکھ اسے بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔۔۔"

شہر زاد نے ہر بار کی طرح اسے صفائی دی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص ماننے کو تیار کی نہیں تھا۔۔۔۔

"ڈاکٹر ہونے کے سارے فرض لگتا ہے اس ہاسپٹل میں تم نے ہی نبھانے ہیں۔۔۔۔"

حسام اس پر ایک طنزیہ نگاہوں ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ شہرزاد کتنے ہی لمحے اپنی جگہ کھڑی اس جگہ کو تکے گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے کئی آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔ آخر ہر بار اسی کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کو کتنی بار یقین دلانے کی کوشش کر چکی تھی کہ وہ اس کے نکاح میں ہونے کے بعد سے اس کی وفادار تھی۔۔۔۔ اس نے

کبھی کسی انسان کی جانب پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔ مگر یہ شخص تھا کہ اس پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ ہر بار ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتوں پر شک کر کے اسے بے اعتبار کر دیتا تھا۔۔۔ جن باتوں کی کوئی بنیاد ہی نہیں تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ حسام کو اجزم کے حوالے سے کچھ نہیں بتاتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس حوالے سے بھی اسی پر شک کیا جانا تھا۔۔۔ حسام نے اسے ہی غلط کہنا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ ہر معاملے میں بالکل بے بس ہو چکی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"میں نے سنا ہے زریاب ہمدانی کو نیو کمرز میں سے کوئی لڑکی بہت زیادہ پسند آگئی ہے۔۔۔"

مونا تک بھی یہ بات پہنچ چکی تھی۔۔۔اس کے لیے بھی ایسی کسی بات پر یقین کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔کیونکہ وہ اپنے آپ کو دنیا کی سب سے حسین لڑکی مانتی تھی۔۔۔جب زریاب ہمدانی کی نگاہیں اس پر نہیں ٹھہری تھیں۔۔۔تو پھر ایسی کونسی حور پری آگئی۔۔۔ جو اس شخص کو ایک کی نظر میں بھا گئی تھی۔۔۔

یونی میں یہ بات آج کل سرخیوں میں چل رہی تھی۔۔۔جبکہ جس کے بارے میں چل رہا تھا۔۔۔وہ ہر بات سے بے خبر تھی۔۔۔

"ہاں اشنور نام ہے اس کا۔۔۔زریاب نے سختی سے منع کیا ہے کہ کوئی بھی لڑکا اس کے آس پاس بھی نہیں بھٹکنا چاہیے۔۔"

مونا کی دوست نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔۔۔

"کون ہے وہ لڑکی میں بھی دیکھنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

مونا کو شدید تجسس ہوا تھا۔۔۔جب اسی لمحے اشنور کیفے سائیڈ میں داخل ہوئی تھی۔۔۔جس کی جانب صبا نے اشارہ کرتے مونا کو متوجہ کیا تھا۔۔۔

"اوہ تو یہ لڑکی ہے۔۔۔زریاب ہمدانی کی پسند۔۔۔ہر چیز میں ایک معیار رکھنے والا اس مڈل کلاس لڑکی پر دل ہار بیٹھا۔۔۔یقین نہیں

ہو رہا۔۔۔مجھے نہیں لگتا زریاب کو یہ لڑکی پسند ہے۔۔۔۔اس کے دماغ میں ضرور کچھ چل رہا ہو گا۔۔۔شاید اس لڑکی نے اسے اگنور کیا ہو گا۔۔۔زریاب ہمدانی اگنوریں س برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔"

مونا کے انداز میں شدید جلن تھی۔۔۔۔وہ بھی اس بات پر یقین کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

"اشنور کیسا جا رہا ہے وہاں سب۔۔۔۔؟؟؟ ملاقات ہوئی زریاب سے۔۔۔۔"

اشنور اکیلی آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے محسوس کیا تھا جیسے

سٹوڈنٹس اس کے قریب آنے اور اس سے بات کرنے سے کترا

رہے تھے۔۔۔اس کی کلاس کی لڑکیاں بھی اسے بس دور سے دیکھ

کر سمائل دے رہی تھیں۔۔۔۔اس کے قریب کوئی نہیں آیا

تھا۔۔۔۔اشنور کو یہ بات بہت عجیب لگی تھی۔۔۔

ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ عمیرہ کی کال آگئی تھی۔۔۔

"نہیں آپی ابھی تک تو کہیں نہیں دیکھا میں نے اسے۔۔۔"

اشنور صبح ہونے والے ٹکراؤ کے بعد اتنی کنفیوز ہو چکی تھی کہ

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔کوئی اس سے

ٹھیک سے بات ہی نہیں کر رہا تھا کہ وہ کسی سے زریاب ہمدانی کے بارے میں پوچھتی۔۔وہ اس بات سے بالکل انجان تھی کہ وہ جس انسان سے پہلے ٹکراؤ میں ہی اتنے قریب چلی گئی تھی وہی زریاب ہمدانی تھا۔۔۔

"واٹ تم یونیورسٹی میں ہو اور اب تک تم نے زریاب ہمدانی کو ہی نہیں دیکھا۔۔۔ایسا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔"

عمیرہ مشکوک ہوئی تھی۔۔وہ جانتی تھی کہ زریاب اپنے باقی سارے دوستوں کے ساتھ مل کر کیسے نئے آنے والوں کا جینا حرام

کر کے انٹر ٹین ہوتا تھا۔۔۔ یہ ان سب دوستوں کا بہت ہی پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔

"آپی میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر کے بعد کال کرتی ہوں آپ کو۔۔۔"

اشنور کی نظر اس بہت ہی خوبصورت سے ڈیزائن کے کیفے میں داخل ہوتے اسی شخص اور اس کے دوستوں کو دیکھ گھبراتے ہوئے فون کاٹ گئی تھی۔۔۔ اور جلدی سے اپنی بک کھول کر چہرے کے سامنے کر لی تھی۔۔۔ تاکہ وہ لوگ اسے نہ دیکھ سکیں۔۔۔

اس کی اس بچکانا حرکت پر زریاب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

وہ لوگ اس کے برابر والے ٹیبل کی جانب آئے تھے۔۔۔۔ باقی سب بیٹھ گئے تھے مگر زریاب کے پاس آتا اس کے کان کے قریب جھکا تھا۔۔۔۔

"ہماری یونیورسٹی میں بک کو سیدھا رکھ کر پڑھا جاتا ہے بیوٹیفل لیڈی۔۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتے وہ واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔۔ سب سٹوڈنٹس کی نگاہیں ان پر تھیں۔۔۔

اشنور گڑبڑا سی گئی تھی۔۔۔اس نے فوراً سے بک سیدھی کی تھی۔۔۔اس کا چہرا بالکل کا ہو گیا تھا۔۔۔وہاں ایک جانب بیٹھی مونا نے آگ اگلتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی کے لبوں سے تو آج مسکراہٹ جا ہی نہیں رہی تھی۔۔۔وہ اس وقت اس رخ پر بیٹھا ہوا تھا کہ اشنور اس کے بالکل سامنے تھی۔۔۔اشنور اس کے دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے لیے جوس منگوایا تھا۔۔۔جیسے گھونٹ گھونٹ پیتے اس کا بس یہی دل چاہ رہا تھا کہ وہ اٹھ کر بھاگ جائے۔۔۔جب

اسی لمحے ایک گلاسز والی سادہ سی لڑکی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔اسے بھی دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ یونی میں نئی ہی ہے۔۔۔۔

"کیا میں یہاں آپ کے ساتھ بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔۔؟؟"

اس نے بہت ہی مہذب انداز میں اشنور سے پوچھا تھا۔۔۔۔

اشنور بھی اس وقت کسی سے بات کرنے کی شدید طلب محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس نے فوراً اثبات میں سر ہلاتے اسے بیٹھنے کا کہا تھا۔۔۔

"آپ کونسے ڈپارٹمنٹ کی ہیں۔۔۔۔۔؟؟"

اس لڑکی نے پوچھا تھا۔۔۔جب اشنور کے بتانے پر وہ مسکرائی تھی۔۔

"اوہ گریٹ۔۔۔اس کا مطلب ہم کلاس فیلوز ہیں۔۔۔میرا آج فرسٹ ڈے ہے۔۔پر پہلے ہی دن لیٹ ہو جانے کی وجہ سے اب تک کی ساری کلاسز مس ہو گئیں۔۔۔میرا نام ندا ہے۔۔۔کیا ہم دوستی کر سکتے ہیں۔۔۔"

وہ بھی یہاں بالکل اکیلی تھی۔۔۔اس کی جانب سے ہاتھ بڑھانے پر اشنور نے فوراً اس کی دوستی قبول کر لی تھی۔۔۔۔اسے ندا اپنے

جیسی سادہ سی لڑکی لگی تھی۔۔۔میک اپ سے لدھی پھندی لڑکیوں سے ہزار درجے بہتر۔۔۔

زریاب کافی دلچسپی بھری نگاہوں سے اشنور کو ہونٹوں پر دھیمی مسکراسجا کر بات کرتی اشنور کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

"ایک بات بتاؤ۔۔۔کیا تم جانتی ہو کہ زریاب ہمدانی کون ہے۔۔۔۔مجھے اسے دیکھنا ہے۔۔۔"

اشںور اب دوبارہ عمیرہ کی کال آنے پر پھر سے لاعلمی کا اظہار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس لیے اس نے ندا سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"ہاں زریاب ہمدانی کو کیسے کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔ یہاں آنے
سے پہلے میری کزن نے میرے سامنے زریاب ہمدانی کی جو
تعریفیں کی ہیں۔۔۔ آج سب سے پہلے میں اسے کی دیکھنے گئی۔۔۔
اسی لیے تو فرسٹ کلاس مس ہو گئی۔۔۔ کیا ہینڈسم بندہ ہے
یار۔۔۔ دیکھو اس وقت ہمارے سامنے بیٹھا ہے۔۔۔"

ندا کے اشارہ کرنے کے اشنور نے جیسے ہی نگاہیں اوپر اٹھائیں
سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ اسے جوس پیتے اچھو لگا تھا۔ وہ بری
طرح سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔

زریاب کے اشارے پر ویٹر نے تیزی سے قریب آتے اس کے آگے پانی کی بوتل رکھی تھی۔۔۔زریاب کے چہرے پر چند لمحوں کے لیے فکر کے تاثرات نمایاں ہوتے فوراً سے معدوم ہوئے تھے۔۔

اس نے ندا کو اشنور کی کمر سہلانے کا اشارہ کیا تھا۔۔وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی کس سوسائٹی سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔اسے زریاب کا قریب آنا پسند نہیں آنا تھا۔۔۔

زریاب کے دوست ایک ساتھ ٹھوڑی پر چہرا جمائے اسے تکے جارہے تھے۔۔۔وہ اسے بچپن سے جانتے تھے۔۔۔ان کے لیے

زریاب کو یہ روپ بالکل نیا اور انوکھا تھا۔۔۔چند لمحوں کے لیے ہی سہی مگر اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہونا انتہائی حیران کن تھا۔۔۔وہ سب اپنی نگاہیں موڑتے بے یقینی بھرے انداز میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

مگر زریاب ہمدانی کو پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔

"کیا ہم خواب دیکھ رہے ہیں۔۔؟؟"

توصیف نے آنکھیں پٹپٹاتے کہا تھا۔۔۔۔

جب زریاب نے سامنے رکھا پانی سے بھرا گلاس اس کے چہرے پر انڈیلتے اسے اس کے خواب سے باہر کا پٹخا تھا۔۔۔وہ ہڑبڑا کر

سیدھاہوا تھا۔۔۔ جبکہ باقی سب اسے حقیقت کی دنیا میں خوش آمدید کر گئے تھے۔۔۔۔

"یہ زریاب ہمدانی ہے۔۔۔۔؟؟؟ اوہ گاڈ صبح میں اسی سے ہی تو ٹکرائی تھی۔۔۔۔ اللہ جی کیا پوری یونیورسٹی میں مجھ سے ٹکرانے کے لیے یہی بندہ رہ گیا تھا۔۔۔۔۔"

اشںورکا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔ جس شخص کی شاندار پرسنیلٹی کو دیکھ اس کی آنکھوں میں ستائش پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔ اب وہیں ناگواری بھر چکی تھی۔۔۔۔

اسے عمیرہ کا بتائی گئی ساری باتیں یاد آنے لگی تھیں۔۔۔

"یونی کی تقریباً ساری لڑکیاں لٹو ہیں اس پر۔۔ مگر وہ کسی کو بھی لفٹ نہیں کرواتا۔۔۔ سوائے اپنے ان چند دوستوں کے۔۔۔ جن پر جان دیتا ہے وہ۔۔۔"

ندا نے اسے زریاب ہمدانی کو اگنور کرتے دیکھ اس کی تعریف کے پل باندھے تھے۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ شہر زادا اس شخص کو اگنور کیوں کر رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اگنور کیے جانے لائق تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

" مگر مجھے تو یہ شخص اتنا خاص نہیں لگا کہ جس پر مرا جائے۔۔۔۔ لڑکیوں کے بھی آج کل کوئی ٹیسٹ نہیں بچا۔۔۔۔"

اشنور نے منہ بناتے کہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ندا کو کوئی میسیج موصول ہوا تھا۔۔۔ جس پر لکھی تحریر پڑھ کر اس نے عجیب سے انداز میں اشنور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تمہارا پورا نام اشنور اکبر ہے۔۔۔۔؟؟"

ندا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کے اثبات میں سر ہلانے پر اشنور کی آنکھیں مزید پھیل گئی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟"

اشنور اس کے یوں ہونق بن کر دیکھنے پر حیران ہوتے بولی۔۔۔۔

"وہ۔۔۔۔وہ زریاب ہمدانی نے ہر جانب بول دیا ہے کہ تم پر کوئی بھی لڑکا اپنی نظر نہیں ڈال سکتا۔۔۔۔بات کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔۔اسی ڈر سے لڑکیاں بھی تمہارے قریب نہیں آرہیں۔۔۔۔سب لوگ کی زریاب ہمدانی سے الجھنے سے بہت ڈرتے ہیں۔۔۔۔۔اس لیے تمکین صبح سے اگنور ہی کیا جارہا ہے۔۔۔۔"

ندا کے تفصیل بتانے پر اشنور نے بے یقینی بھری آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اب سمجھی تھی کہ سب لوگ کسی اچھوت شے کی طرح اس سے دور کیوں بھاگ رہے تھے۔۔۔

اشنور کا چہرا غصے سے لال ہوا تھا۔۔۔ہی شخص ہوتا کون تھا اس کے حوالے سے لوگوں پر پابندیاں لگانے والا۔۔۔

ندا کو بھی اس کی کزن نے اشنور سے دور رہنے کو کہا تھا۔۔۔مگر ندا اب اشنور سے دوستی کر چکی تھی۔۔۔وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔۔

اشنور غصے کے عالم میں اٹھنے لگی تھی۔۔۔جب ندا نے اس کی کلائی تھام لی تھی۔۔۔

"تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟۔زریاب ہمدانی سے الجھنے کے اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟؟؟وہ شخص جو آج تک نجانے کتنے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دینے کے باوجود وی سی کے آگے بھی جوابدہ نہیں ہوا۔وہ تمہیں کچھ بتائے گا۔۔۔"

ندا نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس بیٹھا دیا تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی اپنے دوستوں کے ساتھ مصروف گاہے بگاہے اسے بھی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ جس لڑکی کا ہر روپ ہی نہایت دلچسپی کن لگ رہا تھا اسے۔۔۔۔

کبھی ڈرا سہما گھبرایا ہوا، کبھی بوکھلاہٹ کا شکار اور اس وقت وہ اپنے سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ کسی بات پر شدید غصے کا شکار لگ رہی تھی۔۔۔۔ زریاب ہمدانی کہیں نہ کہیں سمجھ چکا تھا کہ یہ غصے کی وجہ وہی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

"ندا وہ ہوتا کون ہے میرے حوالے سے یہ سب بولنے والا۔۔۔۔ رئیس زادہ ہوگا اپنے گھر۔۔۔ میں نہیں ڈرتی کسی سے۔۔۔۔"

اشنور ندا سے اپنا ہاتھ چھڑواتی جانے کے لیے اٹھی ہی تھی۔۔۔

جب ایک دم اپنے قریب آکر کھڑے ہوتے زریاب ہمدانی سے بہت بری طرح ٹکرا گئی تھی۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔ اور خود کو جی بھر کر گالیاں دی تھیں کہ وہ آندھی تو نہیں ہوگئی تھی۔۔۔ جو بار بار اس شخص سے آکر ٹکرا جاتی تھی۔۔۔

"کچھ کہنا تھا مجھ سے۔۔۔۔۔؟"

وہ اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا اس کا لال ہوتا چہرا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ یہ لڑکی واقعی سب سے الگ تھی۔۔۔۔ جسے اس کی ظاہری شان و شوکت سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔

وہ اس وقت بہت ہی زیادہ ہینڈسم اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔۔ اس کی چوڑی پیشانی پر بال گرے ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ ہونٹوں کے کونے کو اپنے دانتوں تلے دباتا وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اس کا بولا گیا جملہ سن چکا تھا۔۔۔۔ مگر اشنور میں

ابھی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس شخص کو جواب دے پاتی۔۔۔۔

وہ ابھی اس کے ساتھ مخالفت ڈالنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ورنہ عمیرہ نے اسے چھوڑنا ہی نہیں تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔"

اشنور نے ویسے ہی نگاہیں جھکائے انکار کیا تھا۔۔۔ جس پر زریاب ایک گہری نگاہ اس پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

اس کو جاتے دیکھ اشنور کے ساتھ ساتھ ندا نے بھی اپنی رکی ہوئی سانس بحال کی تھی۔۔۔۔

"بہت الٹی کھوپڑی کا مالک ہے۔۔۔۔ ابھی تو بہت اچھے سے بات کر رہا ہے مگر اسے غصے میں آنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا۔۔۔۔ تم تو جتنا ہو سکے اس کی پہنچ سے دور رہو۔۔۔۔

جگے کافی انٹرسٹڈ لگا ہے تم میں وہ۔۔۔ مگر یہ امیر زادے مڈل کلاس لڑکیوں میں انٹرسٹ صرف ٹائم پاس کے لیے ہی لیتے ہیں۔۔۔۔ گھر بسانے کے لیے نہیں۔۔۔۔"

نداز ریاب ہمدانی کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ وہ جنرل بات کر رہی تھی۔۔۔۔ مگر اشنور اس کی بات کا مطلب

بھی عمیرہ والا ہی سمجھی تھی۔۔۔ جس کے بعد اسے زریاب ہمدانی مزید برا لگنے لگا تھا۔۔۔۔

زریاب اور اس کے دوستوں کو نکلے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی جب مونا اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے پاس ٹیبل پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

"ایسا کیا خاص ہے تم میں۔۔۔ جو ہم میں نظر نہیں آیا زریاب ہمدانی کو۔۔۔"

ٹھوڑی پر چہرا ٹکائے اسے سر سے پیر تک عجیب سی نگاہوں سے دیکھتے کہا گیا تھا۔۔۔ جو بات اشنور کو شدید غصہ دلا گئی

تھی۔۔۔ یہ امیر لوگ انہیں سمجھ کیا رہے تھے۔۔۔ ان کا کوئی فالتو کھلونا۔۔۔ جسے وہ جیسے مرضی چاہے ٹریٹ کریں۔۔۔ اور ان کے پسندیدہ کھلونے سے کھیلنے کی اجازت مزید کسی کو بھی نہیں تھی۔۔۔۔

اشنور غصے کے عالم میں اپنی چیزیں اٹھاتی وہاں سے نکل آئی تھی۔۔۔ مونا نے مڑ کر اس لڑکی کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔

"آئی لائک اٹ۔۔۔ کافی زیادہ ایٹی ٹیوڈ ہے اس مڈل کلاس لڑکی میں۔۔۔ لالچی بھی نہیں لگتی۔۔۔ کتنا مزا آئے گا اگر یہ لڑکی

خود اسے ٹھکرا دے۔۔۔زریاب ہمدانی کی اکڑ بھی تو ٹوٹے گی

نا۔۔۔"

مونا کے چہرے پر کمینگی خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہزاد کے والد سلمان صاحب ایک بہت اچھے انسان ہونے

کے ساتھ ساتھ بہت بڑے جاگیر دار بھی تھے۔۔ ان کی

وراثت دس سے زائد گاؤں پر پھیلی ہوئی تھی۔۔ وہ ایک

اکلوتے بھائی تھے۔۔ جس کی وجہ سے ان کے والد کی

ساری جائیداد ان کے نام ہی تھی۔۔۔ فریحہ اور سلمان

صاحب کی ایک ہی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی شہرزاد سلمان تھی۔۔۔

جو ان دونوں کی آنکھوں کا تارہ تھی۔۔۔ان کی یہ چھوٹی سی فیملی ان کی خوشیوں کا گہوارہ تھی۔۔۔ لیکن اچانک ان کے خاندان کو ایسی نظر لگی تھی کہ سب کچھ بکھر گیا تھا۔۔۔

سلمان صاحب کے اپنے ہی ملازمین نے لالچ میں آکر ان دونوں میاں بیوی کو راتوں رات زہر دے کر مار دیا تھا۔۔۔ شہرزاد اس وقت سولہ سال کی تھی۔۔۔ اسے بھی ساتھ ہی مارنے کا ارادہ

تھا۔۔ لیکن اس کی خوش قسمتی تھی کہ زہر ملا کھانا نہ کھانے کی وجہ سے وہ بچ گئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ رات اس پر بہت بھاری تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے گھر کو لوٹا گیا تھا۔۔۔۔

اگلے دن صبح یہ خبر پورے گاؤں میں پھیل گئی تھی۔۔۔ فریحہ بیگم کے سارے بھائی وہاں پہنچے تھے۔۔۔ مگر تب تک سب ختم ہو چکا تھا۔۔۔

شہزاد کو زندہ دیکھ اس پر بہت بری طرح تشدد کیا گیا تھا۔۔۔۔

غیاث قریشی نے فوری طور پر اسے ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔اس کی

حالت کافی نازک تھی۔۔۔اسے ہوش میں آنے اور ٹھیک ہونے میں ایک سال لگ گیا تھا۔۔پہلے تو وہ بالکل بولتی ہی نہیں تھی۔۔۔ مگر پھر سب گھر والوں کی اتنی محبت اور پیار کی وجہ سے اس نے سب کے ساتھ گھلنا ملنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اس نے اپنی زندگی کا سب سے بھیانک منظر دیکھا تھا۔۔۔ وہ دن اس کی زندگی کا سب سے تاریک دیکھ تھا۔۔۔جب بھی سال میں کیلنڈر کا ہندسہ اس دن کو کراس کرتا تھا۔۔۔شہزاد کے لیے وہ دن آج بھی بہت بھاری ہو جاتا تھا۔۔۔اس نے یہ بات کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔۔کہ وہ پورا دن اس کا روتے اور خود کو ہلکان

کرتے گزرتا تھا۔۔۔ وہ طبیعت خرابی کا بہانہ کر کے خود کو کمرے میں بند کر لیتی تھی۔۔۔۔ اور پھر یہ اذیت ناک دن گزرنے کے اگلے ایک ہفتے تک وہ شدید قسم کے بخار کی لپیٹ میں رہتی تھی۔۔۔۔

یہ بات کبھی کسی نے بھی نوٹ نہیں کی تھی۔۔۔ سوائے اجزم قریشی کے۔۔۔۔ جو شہزاد سلمان کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھتا تھا۔۔۔ لیکن اس لڑکی نے کبھی اسے اپنے قریب آنے ہی نہیں دیا تھا کہ وہ اس کی تکلیف کم کرنے کا باعث بن سکتا۔۔۔

شہر زاد نے اب تک اپنی زندگی میں بہت تکلیفیں دیکھی

تھیں۔۔۔ وہ اسے اپنا بنا کر اس کی ساری اذیت ختم کرنا چاہتا

تھا۔۔۔ مگر شہر زاد اس کی پہنچ سے بہت دور جاچکی تھی۔۔۔ وہ

بہت اچھے سے جانتا تھا کہ حسام کبھی بھی اس پھول جیسی نازک

لڑکی کو اس احتیاط اور محبت سے نہیں رکھ پائے گا۔۔۔ جیسا وہ

ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔ مگر وہ کائنات کے اس نظام پر بالکل بے بس

تھا۔۔۔

جس نے اس کے بجائے شہر زاد کے لیے حسام کو چنا تھا۔۔۔

جس کا شاید یہی مطلب بنتا تھا کہ حسام اس سے زیادہ شہر زاد کا بہتر جوڑ ہے۔۔۔۔

آج شہر زاد اور حسام کی مہندی تھی۔۔۔ جس کے لیے قریشی ولا میں اعلیٰ پیمانے پر انتظامات کیے گئے تھے۔۔۔۔ ہر جانب رونق میلا لگا ہوا تھا۔۔۔۔ اجزم بھی سب کافی بہتر تھا۔۔۔ امینہ بیگم نے اس کا بہت زیادہ خیال رکھا تھا۔۔۔۔ اس وقت بھی وہ سیاہ لباس کے سیاہ شال اپنے گرد اوڑھے وہاں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

پورے سٹیج اور چھت کو پیلے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔سب لوگ اس وقت وہاں موجود تھے۔۔۔۔دلہن دلہا کو سٹیج پر بیٹھا کر رسم کی جارہی تھی۔۔۔۔

اجزم اس وقت سنجیدہ سا اپنے وجیہہ چوڑے سراپے اور اپنے گرد پھیلائی سیاہ شال کے ساتھ آتے ہی پوری محفل پر چھا گیا تھا۔۔۔خاندان کی ساری لڑکیوں کی نگاہوں کا مرکز بن چکا تھا وہ۔۔۔

اس کی بڑھی ہوئی شیو اور ماتھے پر بکھرے بال اسے کی سحر انگیزی میں اضافہ کررہے تھے۔۔۔امینہ بیگم نے بے اختیار اپنے بیٹے کی نظر اتاری تھی۔۔۔۔سب کی ستائشی نگاہیں اس پر پڑتیں دیکھ وہ

کھل کر مسکرائی تھیں۔۔۔ان کا بیٹا تھا ہہ اتنا ڈیشنگ۔۔۔۔۔

نگاہیں ہٹائے نہیں ہٹتی تھیں۔۔۔۔

مگر ان سب سے بے پرواہ ہو کر۔۔

اجزم قریشی کی نگاہیں تو بس سامنے سٹیج پر حسام قریشی کے پہلو میں بیٹھی دوشیزہ پر تھیں۔۔۔جو آج ییلو کلر کے پیروں تک چھوتے فراک کو نزاکت سے درست کرتی۔۔۔بالوں کی لانبی چٹیا میں چھوٹے چھوٹے پھول ڈال کر انہیں آگے کی جانب ڈالے۔۔۔۔

دوسری جانب سے دوپٹہ درست کرتی وہ بظاہر مسکراتی مگر اندر

سے اپنے پیرنٹس کی کمی شدت سے محسوس کرتی اپنے آنسوؤں کو روکے ہوئے تھی۔۔۔

کیونکہ اس کی ساس صاحبہ کا فرمان تھا کہ وہ اس خوشی کے موقع پر رو نہیں سکتی تھی۔۔۔اس سے خوشی پھیکی پڑ سکتی تھی۔۔۔

اجزم قریشی مٹھیاں بھینچے اس ضدی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جو وہاں بالکل بھی خوش نہیں تھی۔۔۔جس پر سانس لینے کے لیے بھی پابندی لگائی جاتی تھی۔۔

اجزم قریشی کی سفید رنگ بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔۔وہ مٹھیاں بھینچے وہاں کھڑا بس انہیں لوگوں کو تکے جا رہا تھا۔۔۔۔

"اجزم بیٹا آؤ۔۔ آپ بھی مہندی لگاؤ ان دونوں کو۔۔۔۔"

سلمہ بیگم اجزم کو وہاں ایک جانب کھڑا دیکھ اس کے قریب آئی تھیں۔۔۔ ان کے اصرار پر اجزم اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ باقی سب لوگ بھی اسی کی جانب متوجہ تھے۔۔۔ وہ جب بھی کسی محفل میں جاتا تھا۔۔۔ اس محفل کی خصوصی توجہ کا مرکز وہی ہوتا تھا۔۔

جیسے اس وقت ہو رہا تھا۔۔۔

سب لوگ دلہن دلہا سے زیادہ اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ اجزم قریشی نے اپنے بھاری مضبوط قدم سٹیج کی جانب بڑھا دیئے

تھے۔۔۔ جو انسان سب کی نگاہوں کا مرکز تھا۔ اس کی نگاہوں کا مرکز وہاں دلہن بنی بیٹھی نازک سی لڑکی تھی۔۔۔ جو اجزم کو اپنے جانب آتا دیکھ اپنی جگہ کانپ گئی تھی۔۔

اس نے حسام کے قریب ہونا چاہا تھا۔۔۔ مگر اجزم قریشی کی پتھریلی غضبانک نگاہوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو حسام قریشی۔۔۔ بہت خوش قسمت ہو تم۔۔۔ مجھ سے پہلے بازی مارلی۔۔۔ ورنہ آج تمہاری جگہ میں بیٹھا ہوتا۔۔۔۔"

سامنے بڑی سی ٹرے میں رکھی مہندی سٹک کی مدد سے اٹھاتے اس نے حسام کو لگائی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر وہاں سٹیج پر موجود اس کے تمام کزنز پر مزاح انداز میں لیتے قہقہوں میں اڑا گئے تھے۔۔۔

حسام بھی آج اتنے وقت بعد اجزم کا اتنا خطرناک موڈ دیکھ ہنسا تھا۔۔۔ جبکہ وہاں صرف شہزادی تھی۔۔۔ جسے اس شخص کے واضح الفاظ میں کہی بات بہت اچھے سے سمجھ آئی تھی۔۔۔ جو اس کے شوہر کے سامنے اس پر لائن مار گیا تھا۔۔۔ مگر اس کا بے

وقوف شوہر صرف ہنستا رہا تھا۔۔۔ جسے اس پر شک کرنا تو بہت اچھے سے آتا تھا۔۔۔

مگر وہ یہاں اپنے کزن کے واضح اقرار کرتے لفظوں پر بھی غور نہیں کر سکا تھا۔۔۔

شہزاد کے س دلنشین روپ پر ایک گہری نگاہ ڈالتا وہ وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔ شہزاد کو اس شخص کی خاموشی دوہری پریشانی میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

نجانے وہ کیا سوچ بیٹھا تھا۔۔۔ آرام سے صبر کر جانے والوں میں سے تو وہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔وہ سٹیج سے اتر گیا تھا۔۔۔

جب شہر زاد نے نگاہیں اٹھا کر اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

اسی لمحے اجزم نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نگاہوں کا تصادم ہوا تھا۔۔ جس پر شہر زاد گڑبڑاتی فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"ہائے اجزم ہاؤ آر یو۔۔۔"

اسی لمحے ایشا نجانے کہاں سے آتی۔۔۔ اتنے سارے لوگوں کے سامنے اجزم سے آن لپٹی تھی۔۔۔

اس کے گرد بازو لپیٹتے وہ اس سے گلے ملتی فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

شہر زاد نے ناگواری بھری نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"نجانے کس کس کے ساتھ چکر چل رہا ہے اس کا۔۔۔ شکر ہے میں بچ گئی اس سے۔۔۔ حسام جیسا بھی ہے۔۔۔ اس کی طرح دل پھینک تو نہیں ہے نا۔۔۔ میرے پیچھے بھی اپنی ضد کی وجہ سے ہی پڑا ہوا تھا۔۔ ایسے لڑکے نہ تو محبت کرنا جانتے ہیں اور نہ ہی نبھانا۔۔۔ جھوٹا فریبی انسان۔۔۔۔"

شہزاد دانت پیستے اسے نجانے کون کون سے القابات سے نواز رہی تھی۔۔۔ جو اجزم کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھے۔۔۔۔ وہ اتنا وقت جہاں رہ کر آیا تھا۔۔۔ وہ یہ باتیں عام سمجھی جاتی تھیں۔۔۔

اجزم نے آج تک یہاں ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔۔۔بس

ایشا کو ہی اس سے چپکنے کا شوق رہتا تھا۔۔۔

اجزم ایشا کو ساتھ لیے امینہ بیگم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جبکہ

شہر زاد کی نگاہوں نے غیر ارادی طور پر اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

جس بات کی اگر زرا سی بھنک بھی اجزم قریشی کو پر جاتی کہ شہر زاد

اسے اس طرح دیکھ رہی ہے تو اسے خوشی کے عالم میں ضرور کچھ

ہو جانا تھا۔۔۔

لیکن وہ اس وقت شہر زاد کو پوری طرح سے اگنور کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ اس وقت وہ جتنی حسین لگ رہی تھی۔۔۔اجزم کے لیے

اپنے دل کو اختیار میں رکھنا مشکل ہو اتھا۔۔۔اس لیے وہ اپنے دل کو پتھر کرتا اس لمحے اسے بہت مشکل سے اگنور کر رہا تھا۔۔۔جس بات کو شہزاد کچھ اور معنوں میں لے گئی تھی۔۔۔

محفل اپنے عروج پر تھی۔۔سب لوگ ناچ گانے میں مصروف خوب انجوائے کر رہے تھے۔۔۔۔اجزم وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔

جب ملازم نے آکر حسام کے ہاتھ میں کوئی پارسل پکڑایا تھا۔۔۔

حسام اسے اس وقت سائیڈ پر کرنا چاہتا تھا۔۔۔مگر پھر وہاں شہزاد کے گاؤں کا پتا لکھا دیکھ وہ جلدی سے اسے واں کر گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے حسام پھٹی پھٹی آنکھوں سے وہاں لکھی تحریر اور پھر

پلٹ کر وہاں سب کے بیچ انجوائے کرتی شہر زاد کو دیکھتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

سب نے ہی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر وہ کسی کی جانب بھی دیکھے بغیر وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زریاب فریش ہو کر ناشتے کے ٹیبل پر آیا تھا۔۔۔جب وہاں پہلے سے اسی کے منتظر بیٹھے یاسمین ہمدانی کو دیکھتے زریاب کے چہرے کے نقوش بگڑے تھے۔۔۔۔وہ ناشتہ کرنے کا ارادہ ترک کرتا وہاں سے واپس پلٹا تھا۔۔

"زریاب ناشتہ کر لو۔۔۔۔"

یاسین ہمدانی اپنی جگہ سے اٹھتے یار حسرت بھری نگاہوں سے اپنے بیٹھے کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔۔جوان کی صورت دیکھنا بھی گوارہ نہیں کرتا تھا۔۔۔۔وہ الگ گھر میں رہتا تھا تاکہ روز یاسین ہمدانی سے ملاقات نہ کرنی پڑے۔۔۔

یاسین ہمدانی کی پکار پر اس کے قدم تھم سے گئے تھے۔۔۔۔

وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔۔

" یاسین ہمدانی صاحب یہاں کیوں آئے ہیں آپ۔۔۔۔؟؟ آپ کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہو جائے گا۔۔۔ جس کا نقصان شاید آپ

بھر نہیں پائیں گے۔۔۔ میرا کیا ہے۔۔۔۔ میں تو یہاں پر ہی

ہوں۔۔۔"

پلٹ کر طنزیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتا وہ یاسین ہمدانی کے

پچھتاوں میں اضافہ کر گیا تھا۔۔۔

انہوں نے اذیت بھری نگاہوں سے اپنی اکلوتی اولاد کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔

جس کے انداز میں ان کے لیے نفرت کے سوا کچھ بھی نہیں

تھا۔۔۔ وہ ان سے بات تک کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ وہ تڑپ

رہے تھے اس کے لیے۔۔۔ لیکن زریاب ہمدانی کا پتھر دل اپنے باپ کے لیے نرم نہیں ہو پایا تھا۔۔

"آپ کے لیے بھی تڑپا تھا کوئی۔۔۔ آپ نے ترس کھایا تھا جو میں کھاؤں۔۔۔"

زریاب کی آنکھیں ایک دم لال ہوئی تھیں۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ جھٹکے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔

یاسین ہمدانی تھکے تھکے انداز میں واپس بیٹھ گئے تھے۔۔ ان کے بیٹے کی یہ نفرت انہیں اندر ہی اندر توڑ رہی تھی۔۔۔ وہ ختم ہو رہے تھے۔۔۔ ان کے پاس زندہ رہنے کے لیے صرف ایک

امید ہی تھی کہ ان کا بیٹا انہیں معاف کر کے۔۔۔ان کے ساتھ پہلے کی طرح نارمل ہو جائے۔۔۔۔ مگر ایسا نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

اس کا دل ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید سخت ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

زریاب بہت ہی خراب موڈ کے ساتھ یونی آیا تھا۔۔۔یہاں آنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ وہ اپنے موڈ کو کافی حد تک بحال کر لیتا تھا۔۔۔ مگر آج آتے ساتھ ہی اسے جو خبر ملی تھی۔۔۔اس نے زریاب کو مزید غصہ دلا دیا تھا۔۔۔۔

اس کے دوست کو اپنے ڈپارٹمنٹ میں اس کی منتظر تھے انہیں بھی زریاب ہمدانی کے یونی پہنچنے اور کیفے ٹیریا کی جانب جانے کی خبر ملی تھی۔۔۔

اشں ور اکبر جس کے ساتھ اس نے کسی بھی لڑکے کو بات تک کرنے سے منع کیا تھا۔۔ وہ اس وقت اس کے سب سے بڑے حریف احسن نصیر کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ یہ خبر اسے آگ بگولا کر کے رکھ گئی تھی۔۔۔

وہ تیزی سے کیفے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔احسن کو پوری امید تھی کہ زریاب ضرور آئے گا۔۔اس لیے وہ اشنور سے بات کرتا اسی کا منتظر تھا۔۔

مگر اشنور اس حوالے سے کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔اسے عمیرہ مسلسل زریاب سے نزدیکی بڑھانے کے لیے پش کر رہی تھی۔۔

مگر اشنور کا دل ایسا کرنے کو نہیں مان رہا تھا۔۔زریاب ہمدانی کے زرا سے پاس آنے پر ہی اسے اپنی حالت خراب ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔وہ ہر وقت غصے سے اپنے نتھنے پھلائے بیٹھا شخص۔۔۔

جس کے بارے میں وہ اتنا غلط سن چکی تھی۔۔۔۔وہ اسے سخت ناپسندیدہ لگا تھا۔۔۔

جو دیکھنے میں جتنا وجیہہ اور دلکش تھا۔۔۔۔اس کا دل اتنا کی کالا تھا۔۔۔یہاں اسے بہت ساری لڑکیاں اس کی تعریف کرتی نظر آئی تھیں۔۔۔مگر وہ ساری لڑکیاں وہی تھیں جو اس شخص کی سحر انگیز شخصیت اور اس کی شان و شوکت سے متاثر تھیں۔۔۔

اس نے عمیرہ سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔مگر وہ یہ ٹھان چکی تھی کہ وہ زریاب ہمدانی سے عمیرہ کا بدلہ ضرور لگ گی۔۔۔مگر اس طریقے سے نہیں جو عمیرہ نے اسے بتایا تھا۔۔۔وہ اپنا طریقہ

اپنانا چاہتی تھی۔ جس سے وہ اس شخص کا جینا حرام کر کے رکھنے والی تھی۔۔۔

اسے جب سے اس بات کا پتا چلا تھا کہ زریاب نے تمام لڑکوں کو اس سے بات کرنے سے منع کر دیا ہے۔۔۔ وہ تب سے شدید غصے میں تھی۔۔۔ وہ اس پر یہ حاکمیت کیوں جتا رہا تھا اشنور سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

جب اسی دوران اس کو احسن نصیر کے بارے میں پتا چلا تھا۔۔۔ جو زریاب کا حریف ہونے کے ساتھ ساتھ خود بھی بہت بڑی سیاسی فیملی سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔ زریاب ہمدانی سے تھوڑے کم سٹیٹس

کا مالک ضرور تھا۔۔۔ لیکن اسے ٹکر دینے سے باز نہیں آتا تھا۔۔۔۔

اسے جیسے ہی یہ بات پتا چلی تھی کہ زریاب کسی لڑکی میں انٹرسٹ لے رہا ہے۔۔ تو وہ آج اشنور سے ملنے پہنچ گیا تھا۔۔۔ اشنور جو پہلے ہی اس سے بات کرنے کی خواہشمند تھی تا کہ زریاب ہمدانی کو زچ کر سکے۔۔۔ احسن کے خود آکر بلانے پر اس نے جواب میں بہت اچھا رسپانس دیا تھا۔۔۔۔

احسن اسے اس گھمنڈی زریاب ہمدانی کی نسبت بہت مہذب انسان لگا تھا۔۔۔ جسے بات کرنے کی بہت اچھے سے تمیز تھی۔۔۔۔

وہ دونوں کیفے ٹیریا میں آگئے تھے۔۔۔ احسن جان بوجھ کر بات کو طول دے رہا تھا تاکہ زریاب ہمدانی اپنی نگاہوں سے یہ منظر دیکھ کر جھل بھن جائے۔۔۔۔ آج تک اس کی پسند کی گئی پر لڑکی زریاب ہمدانی لٹو ہوئی تھی۔۔۔ مگر آج پہلی بار اسے زریاب ہمدانی کی پسند کو اپنی جانب متوجہ کر کے بہت سکون مل رہا تھا۔۔۔ وہ

زریاب ہمدانی کے چہرے پر بھی ویسی ہی جلن دیکھنا چاہتا تھا جو آج تک وہ برداشت کرتا آیا تھا۔۔۔

ان ساری باتوں سے انجان اشعر اپنے دماغ میں اپنا ہی پلان بنائے بیٹھی تھی۔۔۔

"اگر اس یونی میں زریاب ہمدانی اور اس کے دوستوں کے اعتاب سے بچ کر رہنا ہے تو آپ کو ہماری جانب سے بڑھایا گیا دوستی کا ہاتھ تھامنا ہو گا۔۔۔ کیونکہ ہمارے ساتھ الجھنے کی جرأت نہیں ہے اس کی۔۔۔ ہمارے گروپ میں شامل ہو جائیں محفوظ رہیں گی۔۔۔"

احسن نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے زریاب ہمدانی نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔ سامنے کا منظر اسے جلا کر خاک کر گیا تھا۔۔۔ اشنور اکبر جسے وہ مختلف لڑکی سمجھا تھا وہ بھی ویسی ہی نکلی تھی۔۔۔ دولت اور شان و شوکت کے پیچھے بھاگنے والی لالچی لڑکی۔۔۔

جو احسن کا سٹیٹس دیکھ اس جیسے ٹھرکی انسان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دینے والی تھی۔۔۔ زریاب نے اشنور کے ری ایکشن کا انتظار کیے بغیر شدید غصے کے عالم میں خود ہی یہ بات اخذ کر لی تھی کہ اشنور اسے اپنا ہاتھ دے دے گی۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور احسن نصیر کو کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کی کرسی پر زور دار ٹھوکر رسید کر گیا تھا۔۔۔جو اتنی زور دار تھی کہ احسن کرسی سمیت زمین پر جا گرا تھا۔۔۔وہاں کیفے میں موجود تمام لوگ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

زریاب ہمدانی کا یہ غصے بھرا انداز بہت خطرناک ہوتا تھا۔۔۔

اشنور نے بھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے زریاب ہمدانی کا یہ روپ دیکھا تھا۔۔۔

احسن بہت بری طرح سے نیچے گرا تھا۔۔۔اس کا سر دوسری کرسی سے ٹکراتا اسے زخمی کر گیا تھا۔۔احسن کا گروپ پیچھے کی جانب کھسک چکا تھا۔۔مگر اشنور جو زریاب ہمدانی کے غصے سے پوری طرح انجان تھی وہ یہ غنڈہ گردہ اپنے سامنے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے۔۔۔؟؟"

وہ اپنی کرسی سے اٹھی تھی۔۔۔جب اس کی بات کے جواب میں زریاب ٹیبل کو بھی زوردار ٹھوکر مارتے درمیانی فاصلہ ختم کرتا اسکے مقابل آیا تھا۔۔۔

"دوبارہ تم مجھے اس شخص کے آس پاس نظر نہیں آنی چاہیے ہو۔۔۔"

اسے خون آلود نگاہوں سے دیکھتے وارن کیا گیا تھا۔۔۔اس سے پہلے کہ اشنور اسے کوئی جواب دیتی احسن اپنی جگہ سے اٹھتا زریاب پر حملہ آور ہوا تھا۔۔ لیکن زریاب نے اسے اس میں کامیاب نہیں ہونے دیا تھا۔۔ اس نے احسن کا ہاتھ اپنی مضبوط مٹھی میں جکڑتے اس کی کمر کے موڑ دیا تھا۔۔۔

جو احسن کی چیخیں نکال گیا تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی بلیک بیلٹ تھا۔۔۔اسے فائٹ کے دوران زرا سا بھی نقصان پہنچانا بہت مشکل کام تھا۔۔مقابل جتنا بھی طاقتور ہو اس کے آگے ہار مان جاتا تھا۔۔۔

اس لمحے احسن کی زرد پڑتی رنگت دیکھ سب ہی خوفزدہ ہو گئے تھے۔۔۔احسن کو اس بات کا تو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ایک عام سی لڑکی کے لیے وہ اسکی یہ حالت کرے گا۔۔۔

مگر آج زریاب ہمدانی کا غصہ دوہرا ہو چکا تھا۔۔۔کیونکہ آج صبح اس کی ملاقات اپنے باپ سے ہوئی تھی۔۔۔اس کا غصہ دوہرا ہو چکا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟ چھوڑو اسے۔۔۔۔"

اشنور اپنی جگہ سے آگے آتی چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔ کسی اور نے ایسی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔۔ زریاب کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ کسی اور کا غصہ بھی احسن پر نکال رہا تھا۔۔۔۔

احسن سے اس وقت اپنا بازو ہلانا بھی مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

اشنور کی پکار پر زریاب اسے چھوڑتا اشنور کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

"کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔۔۔۔؟؟؟"

وہ سرخ غضبناک نگاہیں اس پر ٹکاتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"تمہیں جوابدہ نہیں ہوں۔۔۔۔اپنے کام سے کام رکھو۔۔۔۔"

اشنور اس شخص کا یہ جنگلی پن دیکھ کر شدید غصے کا شکار ہوئی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ صرف اس کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے یہ زریاب نے احسن کی یہ حالت کر دی تھی۔۔۔۔

اشنور جو اسے ٹکا سا جواب دیتی وہاں سے جانے لگی تھی زریاب اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں لیتا اسے اپنے ساتھ کھینچتا وہاں لوگوں کے اکٹھے ہوئے ہجوم سے نکل کر لے آیا تھا۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔اپنی حد میں رہو۔۔۔میں تمہاری دولت سے مرعوب ہونے والی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔"

اشنور اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروانے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔

جب قدرے سنسان جگہ پر آتے زریاب نے اس کی کلائی آزاد کرتے اسے درخت کے ساتھ لگاتے دائیں بائیں اپنی ہتھیلیاں جماتا اسے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔۔۔

"اس احسن نصیر سے زیادہ دولت ہے میرے پاس۔۔۔۔اس کو اپنا ہاتھ تھما سکتی ہو مجھے نہیں۔۔۔۔؟"

طنزیہ نگاہیں اس کے غصے سے لال پڑتے چہرے پر ڈالتے زریاب ہمدانی اپنی غصے پر ضبط کرتے بولا تھا۔۔۔۔۔

ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔۔

"تم جیسے انسان کی جانب اپنا ہاتھ بڑھانا تو دور کی بات تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی میں۔۔۔۔ لڑکیوں کی عزتوں سے کھیلنے والے بدکردار مرد ہو تم۔۔۔ نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔"

اشنور جب بولنے پر آئی تھی تو اس شخص کے غصے کا بھی لحاظ نہیں کیا تھا۔۔۔ اسے تو احسن کی حالت دیکھ دیکھ کر ہول اٹھ رہے

تھے۔۔۔ جس بچارے کی یہ حالت صرف اس سے بات کرنے کے جرم میں ہوئی تھی۔۔۔

اشنور کو یہی لگا تھا کہ اس کی بات سن کر زریاب کو بہت غصہ آئے گا۔۔۔

مگر وہ اپنے لیے بدکردار کا لفظ سنتا قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔ اور پھر ہنستا ہی چلا گیا تھا۔۔۔ اشنور جو اس لمحے اس کے بہت قریب کھڑی تھی۔۔۔ اس کے ہنسنے پر اس کی آنکھوں کی مدھم پڑتی چمک بہت غور سے نوٹ کی تھی۔۔۔

وہ ہنس ضرور رہا تھا مگر یہ ہنسی بہت کھوکھلی لگی تھی۔۔۔ جیسے اپنا ہی مذاق اڑا رہا ہو۔۔۔۔

"تم دولت کی لالچی لڑکی ہو اور میں ایک بدکردار امیرزادہ۔۔۔۔۔ ہم دونوں کا تعلق بہت اچھے سے استوار ہو سکتا ہے۔۔۔"

زریاب اگلے ہی لمحے سنجیدہ ہوا تھا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔ آنکھوں میں پتھریلے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔

"بہت مختلف لڑکی سمجھ کر تمہارے قریب آیا تھا میں۔۔۔ مگر تم بھی پیسوں کے پیچھے بھاگنے والی وہی عام لڑکی نکلی۔۔۔۔ میرا ٹائپ نہیں ہو تم۔۔۔۔"

اس سے فاصلے پر ہوتا وہ اس کی جانب ناگواری بھری نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اشنور عجیب سے احساسات کے زیر اثر وہاں کھڑی رہی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔

وہ اس شخص کے بارے میں اب تک مختلف باتیں سن چکی تھی۔۔۔ کوئی انسان آس کی تعریف کر رہا تھا تو کوئی برائی۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اصل میں زریاب ہمدانی کون تھا اور کیسا تھا۔۔۔

آج جو حالت اس شخص نے احسن کی کی تھی وہ اسے اب مزید برا لگنے لگا تھا۔۔۔

"بد تمیز جنگلی انسان۔۔۔۔"

وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب اس کی نظر سامنے سے آتی مونا پر پڑی تھی۔۔

"کیسی یونیورسٹی میں آگئی ہوں میں۔۔۔ یہاں ایک سے بڑھ کر ایک نمونہ بھرا پڑا ہے۔۔۔"

اشنور اس وقت کسی سے بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔۔زریاب ہمدانی نے جو کچھ احسن کے ساتھ کیا تھا اشنور بہت شرمندگی کا شکار تھی۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

مونا اس کے قریب آتے اس سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔۔آج پہلی بار اس کا انداز تخاطب قدرے بہتر تھا۔۔

اشنور نے اپنے ایک مقصد کے تحت اس سے پہلے ایک دو بار بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر اس لڑکی پر تو اپنی امیری کا ایسا

بھوت سوار تھا کہ اشنور جیسی مڈل کلاس لڑکی سے بات کرنا وہ اپنی توہین سمجھتی تھی۔۔۔

اشں ورا اپنے بنائے گئے پلان کے مطابق مونا کو زریاب کے پیچھے لگانا چاہتی تھی۔۔۔ بالکل ویسی ہی لڑکی بنا کر جیسی اسے پسند تھیں۔۔۔

"جی۔۔۔"

اشنور نے اپنی کلائی کو مسلتے پوچھا تھا۔۔۔ جسے وہ شخص بہت سختی سے مروڑ کر گیا تھا۔۔

"تم اس دن مجھے زریاب ہمدانی کے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کرنے کا بتا رہی تھی۔۔۔ میں تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں۔۔۔ میں حاصل کرنا چاہتی ہوں اس شخص کو۔۔۔۔ تم بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔۔"

مونا نے آج جو منظر دیکھا تھا وہ اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ اشنور زریاب کو پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر زریاب اسے کافی اہمیت دے رہا تھا۔۔۔ اس کا دھیان خود سے ہٹانے کے لیے وہ مونا کو زریاب کے نزدیک لانا چاہتی تھی۔۔۔۔ جس میں مونا کو کافی فایدہ ہو سکتا تھا۔۔۔ اسے اس کے علاوہ اور چاہیئے ہی کیا تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی کی بیوی بن کر وہ اپنے ہائی سوسائٹی کی تمام لڑکیوں کے دلوں کا خان کرنے والی تھی۔۔۔یہ سب سوچ سوچ کر مونا کو ابھی سے مزا آنے لگا تھا۔۔۔

"زریاب ہمدانی کی پسند اور ناپسند کے حوالے سے سب پتا کروالیا ہے میں نے۔۔۔اسے وہ لڑکیاں پسند ہیں جو پیسے کے پیچھے نہیں پیار کے پیچھے بھاگیں۔۔۔۔جنہیں دولت جائیداد میں کوئی انٹرسٹ نہ ہو۔۔۔جو اپنے اوپر یہ بلاوجہ کا مصنوعی نمائش سجا کر نہ رکھیں۔۔۔اسے سادگی پسند ہے۔۔۔۔اسے اپنے آگے پیچھے پھرنے والی لڑکیاں نہیں پسند۔۔"

اشنور مونا کو ٹریننگ دے رہی تھی کہ اسے کیسے پھنسانا ہے۔۔۔
مگر وہ جو باتیں بھی بول رہی تھی وہ سب من گھڑت تھیں۔۔۔جو
اس نے خود ہی محسوس کی تھیں۔۔۔

اس کا مقصد صرف مونا کو زریاب کے پیچھے لگا کر اس کا دھیان
اپنے اوپر سے ہٹانا تھا۔۔۔

مونا زریاب ہمدانی کو حاصل کرنے کے لیے یہ سب کرنے پر تیار
ہوتی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

"آپی یہ کیا کروا رہی ہیں مجھ سے۔۔۔میں ایسی سازشیں کرنے
والی تو بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔۔"

اشنور اس وقت عجیب سے احساسات کا شکار ہوتی ایک جانب رکھے بینچ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

آج جو کچھ بھی ہوا تھا وہ ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔۔

اشنور ٹھوڑی پر چہرا ٹکائے بیٹھی نجانے کتنا وقت یہی سوچتی رہی تھی۔۔

"زریاب تم نے اس لڑکی کی خاطر احسن کو اس بری طرح سے پیٹ دیا۔۔۔"

زریاب کے دوست شاک کی کیفیت میں اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔۔

"اس لڑکی کی خاطر نہیں۔۔۔۔میری بات کی مخالفت کر کے اپنے گروپ کو وہاں لے جانے کی وجہ سے پیٹا ہے۔۔۔۔"

زریاب نے بہت ہی پر سکون انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔جیسے یہ کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔۔

"مجھے یہ لڑکی معصوم بالکل بھی نہیں لگ رہی۔۔۔۔بہت پہنچی ہوئی چیز لگتی ہے۔۔۔میں ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے مونا کے ساتھ مسکرا کر بات کرتے دیکھا ہے۔۔۔وہ جان بوجھ کر ان لوگوں سے مل رہی ہے۔۔۔جو ہمیں ناپسند ہے۔۔۔"

رافعہ کو اب اشنور پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو جیسے وہ سمجھ رہے تھے وہ بالکل اس کے الٹ نکلی تھی۔۔۔

"ہاں کافی تیز لگتی ہے۔۔۔ جیسے آتے ساتھ ہی اتنا ہنگامہ کروا دیا اس نے۔۔۔"

مسکان نے بھی حصہ ڈالا تھا۔۔

ان سب کو ہی وہ لڑکی اپنے دوست کے لیے بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ جبکہ زریاب موبائل پر مصروف ان کی باتوں کو پوری طرح سے اگنور کیے ہوئے تھا۔۔

"وہ لڑکی نہ تو مجھے لالچی لگتی ہے اور نہ ہی چالاک۔۔۔۔ہاں بے وقوف ضرور کہہ سکتے ہیں اسے۔۔۔جو زریاب ہمدانی کو چھوڑ کر احسن نصیر کے قریب ہوئی ہے۔۔۔اس سے بڑی بے وقوف اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو سکتی۔۔۔"

احسن کا نام لیتے کنزا کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔زریاب نے نگاہیں اٹھا کر کنزا کے جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے کنزا کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔۔

"پلیز سٹاپ دس۔۔۔میں اب اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی کے اکتائے انداز میں کہنے پر وہ سب خاموش ہوئے

تھے۔۔۔ وہ تو کیا زریاب ہمدانی خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا

چاہتا ہے۔۔۔ کیوں وہ لڑکی اسے اتنا اٹریکٹ کر رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

کہ جب میں حد سے آگے بڑھ گیا تھا عاشقی میں

یعنی زندگی کو لے رہا مذاق ہی میں

پھر مذاق ہی میں مل گیا سب خاک ہی میں

چھو کر آیا منزلیں تو تنہا تھا، میں واپسی میں

میں وہ پھول جو کہ رہ گیا تھا شاخ ہی میں

پل لے پل میں کیا ہوا تم رہ گئے بس یاد ہی میں

اک سوال مچلتا ہے میرے دل میں کبھی

تجھے میں بھول جاؤں یا تجھے میں یاد کروں؟

تجھ ہی کو سوچ کے لکھتا ہوں جو بھی لکھتا

اب لکھ رہا ہوں تو پھر کیوں نہ اک سوال کروں؟

میں اس سوال سے غم کو بدل دوں خوشیوں میں

پر ان بے جان سی خوشیوں سے کیا کمال کروں؟

پر اب سوال بھی کمال، تُو سنبھال لے فالحال

یہ زوال بچھا جال کیا میں چال چلوں ؟

چال چل تو اپنی، میں تجھے پہچان لوں گا

میں اپنی محفلوں میں صرف تیرا ہی نام لوں گا

تجھے پسند ہے دھیمہ لہجا اور بس خاموشیاں

میں تیرے خاطر اپنی خود سی سانسیں تھام لوں گا

کیا تیرے سارے آنسو میرے ہو سکتے ہیں ؟

ایسا ہے تو تیرے خاطر ہم بھی رو سکتے ہیں

میرے خاطر میرے رونے پر اب تم بس ہنسے نہیں

ایک بار تیرے مسکراہٹ کے پیچھے ہم سب کچھ کھو سکتے ہیں

کیا میری محبتوں کا کوئی حساب نہیں ہے؟

کیوں تیرے آنکھوں میں میرے لئے کوئی خواب نہیں ہے؟

تجھے کیا ہی کروں غم زدہ، اب جانے دے

کہ تیرے پاس میرے پیار کا جواب نہیں ہے

کتنی مدتیں ہوئیں ہیں تم نے خط کیوں نہیں بھیجا؟

گا لیتا ہوں تیرے لئے موسیقی نہیں ہے پیشہ

آنے کی خبر ہی نہیں تیری اب

اب کیا موسموں سے پوچھوں تیرے آنے کا اندیشہ ؟

آنکھوں میں آنسو نہیں ہے

کہاں ہے تو، کہاں تو نہیں ہے ؟

دل کو یہ اب جاننا ہی نہیں، بس تم چلے آؤ

تو ہے کہاں ؟

خوابوں کے اس شہر میں میرا دل تجھے ڈھونڈتا

ڈھونڈتا، عرصہ ہوا

تجھ کو دیکھا نہیں، تو نہ جانے کہاں چھپ گیا

چھپ گیا ...

آؤ پھر سے ہم چلیں

تھام لو یہ ہاتھ، کر دو کم یہ فاصلے

نہ پتہ ہو منزلوں کا، نہ ہو راستے

تو ہو، میں ہوں، بیٹھے دونوں پھر ہم تاروں کے تلے

نہ صبح ہو پھر، نہ ہی دن ڈھلے

کچھ نہ کہہ سکیں، کچھ نہ سن سکیں

باتیں ساری وہ دل میں ہی رہیں

تم کو کیا پتہ یہ کیا ہو تم میرے لئے

کہکشاں ہو تم

کہانیوں کی پریوں کی طرحاں ہو تم

مجھ میں آسکے نہ کوئی اس طرحاں ہو تم

ہو یقین تم میرا یا پھر گمان ہو تم

آشیاں ہو تم

میں بھٹکا سا مسافر اور مکاں ہو تم

میری منزلوں کا ایک ہی راستہ ہو تم

ڈھونڈتا ہے دل تجھے، بتا کہاں ہو تم؟

ہو جہاں کہیں بھی

آؤ پاس تاکہ آنسو میرے تھم سکیں

یاد آرہے ہو تم مجھے اب ہر لمحے

ایسی زندگی کا کیا جو تم

زندگی میں ہو کے میری زندگی نہ بن سکے

سوچتا رہوں یا بھول جاؤں اب تمہیں؟

تم مل ہی نہ سکو گے تو پھر کیسے چاہوں اب تمہیں؟

تیرے سارے خواب پل میں جوڑ دیں گے

جس میں تو ہی نہ بسے گا پھر وہ دل ہو توڑ دیں گے

چھوڑ دیں گے وہ شہر کہ جس میں تم نہ ہو گے

ٹوٹ جائیں گے مکاں وہ سارے حسرتوں کے

گزرے پل جو ساتھ تیرے وہ پل ہیں بس سکوں گے

مل لوں اب تم اس طرحاں سے کہ پھر نہیں ملو گے

تو ہی تھا ساتھ میں میرے

کیسے میں جیوں گا اکیلے؟

تارے گن گن کے ہو گئی ہے صبح

تو ہے کہاں؟

خوابوں کے اس شہر میں میرا دل تجھے ڈھونڈتا

ڈھونڈتا، عرصہ ہوا

تجھ کو دیکھا نہیں، تو نہ جانے کہاں چھپ گیا

... چھپ گیا

فل والیم میں یہ گانا چل رہا تھا۔۔۔ جبکہ وہ کمرے کو تاریک کیے بیٹھا تھا۔۔۔ نجانے کتنے گھنٹوں سے مسلسل سیگریٹ پیتے وہ

سیگریٹ کے دھویں سے کمرے کے تمام مناظر کے ساتھ ساتھ اپنے تصور کے پردے پر شہزاد سلمان کے حوالے سے بھی تمام مناظر کو دھندلا دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اس وقت شدید اذیت کا شکار تھا۔۔۔ آج اس کی محبت کسی اور کے ساتھ رخصت ہو رہی تھی۔۔۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کسی بھی وہ اس کا دل تھم جائے گا۔۔۔ وہ دوبارہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔

وہ کارپٹ پر بیٹھا اپنی قریب جلے سیگریٹ کا ڈھیر لگا چکا تھا۔۔۔ مگر اس بے چینی کا خاتمہ نہیں کر پایا تھا۔۔۔ جس نے اب شاید ساری زندگی اس کے ساتھ ہی رہنا تھا۔۔۔

وہ ایسے کی آنکھیں موندے سیگریٹ کا دھواں اپنے حلق میں اتار رہا تھا۔۔۔ جب باہر دروازہ زور دار طریقے سے بجا تھا۔۔۔

اس نے کوئی توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

مگر ایسا ایک بار نہیں ہوا تھا۔۔۔ بار بار دروازہ بجایا جا رہا تھا۔۔۔

اجزم نا چاہتے ہوئے بھی اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ اب تک تو شاید رخصتی ہو گئی ہو گی۔۔۔ اذیت کے عالم میں مسکراتے وہ دروازہ

کھول گیا تھا۔۔۔جب سامنے ہی جبران چچا کا چھوٹا بیٹا ابرار پریشان سی حالت میں کھڑا نظر آیا تھا۔۔۔

"اجزم بھائی آپ جلدی سے قریشی ولا آئیں۔۔۔بابا بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔۔"

ابرار کی ہوائیاں اڑی دیکھ اجزم پریشان ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

اجزم ابھی بھی اپنی جگہ ساکت کھڑا تھا۔۔۔۔

"وہ۔۔۔۔ وہ وہاں پتا نہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔ حسام بھائی نے شہرزاد آپی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔۔ وہ بہت زیادہ غصہ مین اونچا اونچا بول رہے ہیں۔۔۔ سب مہمان بھی چلے گئے ہیں۔۔۔"

ابرار کے ہونٹوں سے نکلے الفاظ اجزم قریشی کو اس لمحے جیسے منجمند کر گئے تھے۔۔۔۔ دل میں ایک امید سی جاگی تھی۔۔۔ خوشی کی شدید لہر پورے وجود میں دوڑ گئی تھی۔۔۔ مگر پھر اس خیال سے کہ آخر ہوا کیا تھا کہ جس کی وجہ سے حسام نے شادی سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

اجزم تیزی سے ابرار کے ساتھ قریشی ولا کی جانب بڑھ گیا

تھا۔۔۔

جہاں اس وقت جیسے ایک طوفان برپا تھا۔۔۔

حسام چلا رہا تھا۔۔۔ جبکہ شہزاد مجرم کی طرح سر جھکائے کھڑی

بس روئے جارہی تھی۔۔۔

"بابا پوچھے اس سے۔۔۔ اس نے اتنی بڑی بات چھپا کر ہمیں

دھوکا کیوں دیا۔۔۔ میں ایسی لڑکی کو اپنی بیوی کے طور پر بالکل

بھی قبول نہیں کرسکتا۔۔۔ جس نے مجھ سے اتنی بڑی بات

چھپائی ہے۔۔۔ آگے بھی نجانے کیا کیا چھپائے گی۔۔۔ مجھے اس

پر کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔۔میں حسام قریشی پورے ہوش و حواس میں رہ کر شہر زاد سلمان کو طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔"

اجزم اسی لمحے وہاں پہنچا تھا۔۔۔۔ حسام کے زہر خند لہجے میں بولے جانے والے الفاظ اجزم سن چکا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھ پاتا یا حسام کو روکنے کی کوشش کرتا۔۔۔۔۔حسام نے جذبات میں آ کر سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔۔۔۔

امینہ بیگم نے جلدی سے آگے آتے شہر زاد کو تھام کر اپنی آغوش میں لیا تھا۔۔۔۔جو بالکل نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے جسم سے جان نچڑ گئی ہو۔۔۔۔

سب لوگ ہی پتھر کے ہو چکے تھے۔۔۔جب طلال قریشی آگے بڑھے تھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ اپنے بیٹے کے منہ پر جڑ گئے تھے۔۔۔۔

آج پہلی بار انہوں نے اپنی اولاد پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔جس نے انتہائی گھٹیا حرکت کر دی تھی۔۔۔

سلمہ بیگم نے بے اختیار پاس رکھی کرسی کو تھام لیا تھا۔۔۔۔

کسی کو بھی حسام سے ایسے انتہائی قدم کی توقع نہیں تھی۔۔۔اور نہ ہی اس خبر کی۔۔۔جو کل رات حسام تک پہنچائی گئی تھی۔۔۔

اجزم کو جبران قریشی نے آگے بڑھ کر وہ لیٹر تھمایا تھا۔۔۔۔وہ دیکھنا چاہتے تھے کہ شہزاد سے محبت کے دعوے کرنے والا اس مقام پر آکر کتنا بڑا ظرف دکھانے والا تھا۔۔۔۔

امینہ بیگم کی نگاہیں بھی اپنے بیٹے پر تھیں۔۔۔۔وہ جیسے جیسے وہ لیٹر پڑھ رہا تھا اس کے چہرے کی رنگت متغیر ہو رہی تھی۔۔۔۔
آنکھیں اذیت کے عالم میں لال ہو چکی تھیں۔۔۔۔اس نے وہ لیٹر مکمل پڑھتے اذیت کے عالم میں آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔

لیٹر کو اپنی چوڑی ہتھیلی میں مسل دیا تھا۔۔۔۔

"مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا چاچو۔۔۔۔میں نے شہرزاد کی روح سے محبت کی ہے۔۔۔۔وہ لڑکی مجھے کسی بھی حال میں قبول ہے۔۔۔۔اس کے بارے میں بولی کوئی بھی بات میرے آگے کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔وہ میرے لیے بہت ہی پاکیزہ ہے۔۔۔۔"

اجزم کے ہونٹوں سے نکلتے الفاظ پر جبران قریشی نے نم آلود آنکھوں سے وہاں آتیں امینہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شہرزاد بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔اقرار قریشی اسے اٹھا کر روم میں لے گئے تھے۔۔۔۔

اجزم قریشی اس لڑکی کو اتنی اذیت میں نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔

حسام وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔ طلال قریشی لٹے پٹے انداز میں ایک جانب بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

خوشیوں سے مسکراتے گھر میں ایک دم سے سکوت چھا گیا تھا۔۔۔

حسام کو کل رات جو لیٹر ملا تھا وہ شہزاد کے گاؤں سے ہی کسی نے بھیجا تھا۔۔۔ جس پر اس رات بیتی قیامت کی پوری تفصیل بتائی گئی تھی۔۔۔ جس میں لکھا گیا تھا کہ جس ملازم نے سلمان قریشی اور صائمہ بیگم کا قتل کیا تھا۔۔۔ وہ ایک مہینے سے فرار تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے شہزاد کے ساتھ زیادتی کی تھی۔ جس بارے میں علم

ہوتے ہی سلمان قریشی اسے قتل کر دینا چاہتے تھے۔۔۔۔اسی خوف سے وہ ملازم فرار ہو گیا تھا۔۔۔ان دونوں میاں بیوی نے یہ بات سب سے چھپالی تھی اپنی بیٹی کی عزت کی خاطر۔۔۔۔

یہ بات ان دونوں میاں بیوی کے علاوہ ان کی بہت خاص ملازمہ حلیمہ بی بی کو پتا تھی۔۔۔جسے خاص طور پر شہر زاد کے لیے رکھا گیا تھا۔۔۔وہ ہر وقت شہر زاد کے ساتھ ہی ہوتی تھی۔۔۔مگر جس رات ان دونوں میاں بیوی کا قتل ہوا تھا۔۔۔

اس دن کے بعد سے وہ نجانے کہاں غائب ہو گئی تھیں۔۔۔۔سب لوگوں کا شک ان پر بھی گیا تھا۔۔۔لیکن وہ کسی بھی بات میں

قصوروار نہیں نکلی تھیں۔۔۔ شہرزاد نے بھی اسی بات کی گواہی دی تھی کہ وہ قصوروار بالکل بھی نہیں تھیں۔۔۔

مگر آج حلیمہ بی بی کا بھیجا ایک خط اس کی زندگی برباد کر گیا تھا۔۔۔

شہرزاد بے ہوش تھی۔۔۔

حسام نے اس سے پوری خاندان والوں کے سامنے اس کی پاکدامنی کا جواب مانگا تھا۔۔۔ اس کا بھیانک ماضی اسے یاد دلا دیا گیا تھا۔۔۔ وہ کیسے کچھ بول پاتی۔۔ اس کا یہ گم صُم ہو جانا وہاں موجود تمام افراد کو اس بات کے سچ ہونے کا یقین دلا گیا تھا۔۔۔

مگر اجزم اس قریشی کا دل اس بات پر نہیں مان رہا تھا۔۔۔

"چاچو مجھے نہیں لگتا ایسا کچھ ہے۔۔۔۔یہ جھوٹا دعویٰ کیا گیا ہے۔۔ جس کی سچائی تک تو میں پہنچ کر ہی رہوں گا۔۔۔۔ آپ پلیز شہزاد کو سنبھالیں۔۔۔۔ پلیز مام۔۔۔ وہ اس وقت بہت تکلیف میں ہے۔۔۔۔"

اجزم کا دل چاہ رہا تھا اسی وقت جا کر اس اذیتوں سے چور ہوتی لڑکی کو اپنے سینے میں چھپا کر دنیا کے ہر غم سے آزاد دے۔۔ اس کا ہر درد دور کرنے اسے ان خوشیوں سے روشناس کروائے جن کی وجہ حقدار تھی۔۔۔۔ مگر ابھی وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

اس کے پاس ابھی ایسا کوئی بھی حق محفوظ نہیں تھا۔۔۔

شہر زاد اب پوری طرح سے حسام کے رشتے سے آزاد ہو چکی تھی۔۔۔ وہ اس بات پر خوش ہونا چاہتا تھا۔۔۔ لیکن اس لڑکی کی تکلیف کے آگے کوئی خوشی نہیں بچی تھی۔۔۔۔ اسے جس طرح پورے خاندان کے سامنے رسوا کیا گیا تھا۔۔۔ وہ منظر اجزم کے دل میں گڑ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے حسام اس قریشی پہلے کی کوئی خاص پسند نہیں تھا۔۔۔ مگر اب تو اسے مزید نفرت ہو گئی تھی اس شخص سے۔۔۔ جو نام نہاد روایتی مرد بنا اپنی بیوی پر الزامات کی برسات کرنے کے سوا کچھ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ اتنا کم ظرف نکلا تھا کہ صرف ایک انجان بندے کے لگائے جانے والے الزام پر شہر زاد کو طلاق دے دی تھی۔۔ جس کی ابھی تک سو فیصد تصدیق بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اور اگر یہ بات سب بھی ہوتی تب بھی شہر زاد کا تو اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔ یہ حادثہ تو کسی کے ساتھ بھی پیش آسکتا تھا۔۔۔

وہ دن قریشی ولا پر بہت بھاری ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔ امینہ بیگم شہر زاد کے پاس ہی ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔ سلمہ بیگم اپنے بیٹے کی حرکت پر اس قدر شرمندہ تھیں کہ انہوں نے خود کو کمرے میں

ہی بند کر لیا تھا۔۔۔باقی سب بھی ادھر ادھر ایک دوسرے سے نگاہیں چرائے پھر رہے تھے۔۔۔۔

شہر زاد کی اذیت ان سب کو اندر سے توڑ رہی تھی۔۔۔مگر ان میں سے کوئی بھی اس لڑکی کا غم دور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

اسے طلاق تو ہوئی ہی تھی۔۔۔۔ساتھ ہی ساتھ اسے اس کا جو ہولناک ماضی یاد کروایا گیا تھا۔۔۔۔اس نے شہر زاد کے حواس چھین لیے تھے اس سے۔۔۔۔

اسے پھر سے وہ رات یاد آگئی تھی جب اس کی ماں باپ کو چھینا گیا تھا اس سے۔۔۔۔

حسام نے اسے وہ سب کچھ یاد کرواتے۔۔۔۔ خط میں لکھی تحریر پڑھیں تھی تو شہزاد کے پاس جواب دینے کے لیے کچھ بچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔ وہ پھر سے اسی ٹروما میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

وہ حسام کو کوئی جواب نہیں دے پائی تھی۔۔۔ جس پر اس شخص نے سفاکی کی انتہا کرتے اسے طلاق دے دی تھی۔۔۔۔ شہزاد کا دل جیسے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔۔۔

△△△△△△△△△△△△△△

"تم سے میں نے ایک کام کہا تھا۔۔۔۔ مگر مجھے نہیں لگ رہا تم ویسا کچھ کر رہی ہو۔۔۔۔ اگر کرنا ہی نہیں تھا تو مجھ سے وعدہ کر کے مجھے

انصاف دلانے کی جھوٹی امید کیوں دلائی۔۔۔۔وہ انسان میری عزت کا لٹیرا آرام سے دندناتا پھر رہا ہے۔۔۔میں کچھ نہیں کر پارہی۔۔۔یہ اذیت مجھے مار دے گی اشنور۔۔۔۔۔"

وہ یونی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی تھی جب عمیرہ روتے ہوئے اس کے قریب آئی تھی۔اتنے دن گزر جانے کے بعد بھی اشنور نے ابھی تک اسے اس حوالے سے کوئی نیوز نہیں دی تھی۔۔

اشنور جو عمیرہ کو اس حوالے منع کرنے کی والی تھی اس کی بات سن کر وہ کچھ لمحوں کے لیے اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔

"آپی پلیز روئیں مت۔۔۔میں کوشش کر رہی ہوں۔۔۔۔"

اشنور اس کے ہاتھ تھامے بے بسی سے بولی تھی۔۔۔

"کوشش۔۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔۔۔ تم کچھ نہیں کر رہی۔۔۔۔ تمہیں میں صرف ایک مہینے کا وقت دیتی ہوں۔۔۔۔ اگر اس دوران تم نے کچھ نہ کیا تو میرا امرا منہ دیکھو گی تم۔۔۔۔"

عمیرہ اسکی کوئی بھی بات سنے بغیر اس کی نرم دلی کا فایدہ اٹھاتی اسے دھمکی دیتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ جبکہ اشنور کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ کیا کرے۔۔۔

اسے عمیرہ کی بات پر پورا یقین تھا۔۔ کوئی بھی لڑکی اپنی عزت کے حوالے سے اتنی بڑی بات جھوٹ میں نہیں بول سکتی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی بظاہر اسے برا نہیں لگا تھا۔۔۔ مگر وہ جو کچھ عمیرہ کے

ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد وہ اس کے اس انسان سے اچھائی کی

امید نہیں کی جا سکتی تھی۔۔۔۔

وہ زریاب کا اصلی چہرہ سب کے سامنے بے نقاب کرنا چاہتی

تھی۔۔۔ جس کے لیے اس نے مونا کو چنا تھا۔۔۔

مونا ایک بہت ہی بولڈ لڑکی تھی۔۔۔۔ جس کے نجانے کتنے

لوگوں کے ساتھ اسکینڈل بن چکے تھے۔۔۔۔ اسے مونا کے

بارے میں سب کچھ پتا تھا۔۔۔۔ وہ موں ا کے ذریعے زریاب کو

ٹریپ کرنا چاہتی تھی۔۔۔ تاکہ زریاب ہمدانی جب تنہائی ملتے ہی اپنا اصل چہرا سامنے لائے تو وہ اسے کیپچر کر لے۔۔

اس نے آج اس بہت اہم کام پر عمل پیرا ہونا تھا۔۔۔ جس کے لیے اس نے ندا کو بھی اپنے ساتھ ملایا تھا۔۔۔

مونا پچھلے ایک ہفتے سے زریاب کو امپریس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر زریاب ہمدانی کی جانب سے وہی زیرو رسپانس تھا۔۔۔ جس بات نے مونا کو زچ کر دیا تھا۔۔۔ اور ساتھ ہی اشنور کو بھی۔۔۔ اسی بات کو دیکھتے اشنور نے اس کے ساتھ مل کر یہ پلان بنایا تھا۔۔۔ جس میں مونا کو صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ وہ لاسٹ

پورشن میں موجود کلاس روم میں جائے گی۔۔۔۔جہاں اسے سرپرائز دیا جائے گا۔۔۔

مونا نے اس کی بات مان لی تھی۔۔۔۔

اب ندا کی باری تھی زریاب ہمدانی کو وہاں تک لانے کی۔۔۔۔جو اشنور کی سکھائی گئی باتوں پر عمل کرتے ندا بوکھلائی ہوئی زریاب کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔اور اسے اس کے دوست توصیف کی لاسٹ پورشن کی کلاس میں بے ہوش ہونے کی خبر دی تھی۔۔۔۔زریاب اسی وقت یونی آیا تھا۔۔۔۔وہ اپنے دوستوں

پر جان دینے والا بنا سوچے سمجھے اوپر والے پورشن کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

اشنور اس کلاس کے ساتھ اٹیچ ٹیرس پر چھپی ہوئی تھی۔۔۔ جہاں موجود ونڈو سے بہت آسانی کے ساتھ وہ اندر کا منظر دیکھ سکتی تھی اور ریکارڈ بھی کر سکتی تھی۔۔۔ مونا پہلے ہی وہاں آچکی تھی۔۔۔ اس نے مونا کو اچھے سے تیار ہونے کا کہا تھا۔۔ مگر اس وقت وہ اس کا لباس دیکھ کر اپنی جگہ شرم سے لال ہوئی تھی۔۔۔

اس نے اپنا کوٹ اتار دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد نیچے پہنی شرٹ لیس تقریباً بیک لیس ہی تھی۔۔۔

اشنور کانوں کا ہاتھ لگا کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ایک جیسے ہی ہیں یہ سارے۔۔۔۔ بے شرم لوگ۔۔۔۔۔ ان کے ماں باپ نے کچھ زیادہ ہی ڈھیل دے رکھی ہے انہیں۔۔۔"

اشنور سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دروازے کی جانب نگاہیں ٹکائے ہوئے تھی۔۔۔ جہاں سے زریاب نے آنا تھا۔۔۔ مگر ابھی تک وہ نہیں پہنچا تھا۔۔۔ ندا کب سے اسے ڈن کا میسیج کر چکی تھی۔۔۔۔

"کیوں نہیں آرہا یہ ابھی تک۔۔۔۔؟؟"

اشنور کو مونا کی مسلسل کالز آرہی تھیں۔۔۔۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں مونا چلی نہ جائے۔۔۔۔

"اس ندا سے کوئی کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔۔ اگر اس بگڑے امیر زادے کو یہاں بھیج چکی ہے تو ابھی تک پہنچا کیوں نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔"

اشنور کو بھی تپ چڑھ چکی تھی۔۔۔ وہ ندا کو کال ملاتی فون کان سے لگائے واپس پلٹی تھی جب وہ اپنے بالکل پیچھے آن کھڑے شخص سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔

اشنور نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے زریاب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو کھولتی نگاہوں سے اس کے سر پر کھڑا اسے ہی گھور رہا

تھا۔۔۔۔

اشنور اس سے فاصلہ برقرار رکھنے کے چکر میں پیچھے موجود دیوار

سے چپک چکی تھی۔۔۔اس نے فون کان سے ہٹایا تھا۔۔ مگر اس

سے پہلے کہ وہ کال کاٹتی زریاب نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے

کر کال ریسیور کرتے فون سپیکر پر ڈالا تھا۔۔۔

"میں نے زریاب کو تمہارے کہے کے مطابق اوپر بھیج دیا ہے۔۔۔ پتا نہیں ابھی تک کیوں نہیں پہنچا۔۔۔ تم کیمرہ ریڈی رکھو وہ کسی بھی وقت پہنچ سکتا ہے۔۔۔"

ندا اس کی آواز سنے بغیر نان سٹاپ اس کی جانب سے کیے جانے والی میسجز کا جواب دینے لگی تھی۔۔۔ ندا کی کال ابھی چل رہی تھی جب مونا کی کال آنے لگی تھی۔۔۔۔ زریاب نے وہ بھی پک کی تھی۔۔۔ مونا کو کھڑی سے اندر کھڑے دیکھ چکا تھا وہ۔۔۔۔

"تم ایک جھوٹی لڑکی ہو۔۔۔بے وقوف بنا رہی تھی اتنے دنوں سے مجھے۔۔۔ یہاں نہ تو کوئی سرپرائز ہے اور نہ ہی زریاب

ہمدانی۔۔۔ تم نے یہ جو گھٹیا مذاق کیا ہے میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔"

مونا کی چنگارتی آواز سے زیادہ اشنور اس لمحے سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں سے نکلتے شعلوں کو دیکھ کانپ گئی تھی۔۔۔

جو موبائل آف کر کے ایک جانب رکھے اس کے پرس میں ڈال چکا تھا۔۔۔۔

"کیا چل رہا ہے تمہارے اس چھوٹے سے دماغ میں۔۔۔۔؟!"

اس کی کنپٹی کو اپنی انگلی سے ٹچ کرتا وہ بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پاتے بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ توصیف کے بارے میں سن کر بہت ہی پریشانی کے عالم میں اوپر آیا تھا۔۔۔جب اسی لمحے رافعہ کی کال آنے پر زریاب کو توصیف کے ان کے ساتھ ہونے کا پتا چلا تھا۔۔۔۔

وہ چاہتا تو وہی سے پلٹ سکتا تھا۔۔۔ مگر وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کے ساتھ یہ مذاق کس نے کیا تھا اور کیوں۔۔۔

جس کے لیے اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔۔۔اور اس سازش کو سرانجام دینے والی اصل مجرم اس کے ہاتھ لگ چکی تھی۔۔۔

جواب اس کے سامنے ڈھیٹائی کے ساتھ ایسے کھڑی تھی۔۔۔

جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔۔۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔مجھے جانے دو یہاں سے مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔"

اشنور کو اس لمحے اس سے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ اسکے ساتھ اس پورشن پر بالکل اکیلی تھی۔۔۔اگر وہ اس کے ساتھ وہی کر دیتا جو اس نے عمیرہ کے ساتھ کیا تھا۔۔۔۔

یہ سوچ ہی اشنور کی رنگت خوف سے زرد کر گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے بھی کوئی خاص شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔۔

مجھے یہاں بلا کر کیا کرنا چاہتی تھی۔۔۔ کیا ریکارڈ کرنا چاہتی

تھی۔۔۔ مونا کو یہاں اس حلیے میں بلانے کی وجہ۔۔۔۔ جب تک

یہ ساری بات میرے آگے کلیئر نہیں کرو گی تم یہاں سے نہیں

جا سکتی۔۔۔"

زریاب اس کے گرد دونوں ہاتھ جماتے اسے اپنے حصار میں قید کر

گیا تھا۔۔۔۔

اشنور نے درزیدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نیوی

بلو کلر کے پینٹ شرٹ میں ملبوس وہ اپنی شاندار پرسنیلٹی کے

ساتھ چہرے پر خطرناک تاثرات سجائے کھڑا اس لمحے اشنور کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

وہ نہ تو خود جا رہا تھا نہ اسے جانے دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسے کیسے بتاتی کہ اسے بدنام کرنے کی خاطر اس نے یہ سارا پلان تیار کیا تھا۔۔۔ اشنور کو بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس بری طرح سے پھنس جائے گی۔۔۔

زریاب اس کے بے حد نزدیک کھڑا تھا۔۔۔ ان دونوں کے بیچ چند انچ کا فاصلہ تھا۔۔۔ وہ بخوبی اس لڑکی کا خوف محسوس کر رہا

تھا۔۔۔جو اس کے قریب ہونے کی وجہ سے مسلسل کانپ رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا۔۔۔اشنور اپنا چہرا دونوں ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اس کے اس طرح رونے پر زریاب گھبرا گیا تھا۔۔۔وہ بہت بری طرح سے رو رہی تھی۔۔۔۔

"واٹ ہیپنڈ۔۔۔رو کیوں رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟"

ایک تو یہ لڑکی قصوروار تھی اوپر سے رونے بھی خود ہی لگ گئی تھی۔۔۔

زریاب نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اس کے چہرے سے ہٹائے تھے۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے اسے سب کچھ ساکت ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔ اشنور کی نم آلود اٹھتی گرتی گھنیری پلکیں، رونے کی وجہ سے گلابی پڑتی رنگت، نمی بھرے ہونٹ جن کے اوپر جگمگاتا تل بھی اس لمحے اس سے خوفزدہ لگ رہا تھا۔۔۔

وہ پوری طرح سے لرز رہی تھی۔۔ وہ اس سے اتنی خوفزدہ کیوں تھی زریاب سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کے نے سب کے سامنے اشنور کو بہت ہی بہادری کے ساتھ اپنے مدمقابل آتے دیکھا تھا۔۔۔

پھر اس وقت ایسا کیوں تھا۔۔۔

وہ اس کے ساتھ تنہا کھڑے ہونے کی وجہ سے ڈر رہی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی کتنے ہی لمحے مبہوت سا اسے تکے گیا تھا۔۔

وہ اس وقت روتی بسورتی اتنی حسین لگ رہی تھی کہ زریاب کو اپنا دل ان بھیگے ہونٹوں میں الجھتا محسوس ہوا تھا۔۔ ان گھنیری پلکوں کی لرزش نے اسے کی سانسوں کو اپنے ساتھ باندھ لیا تھا۔۔۔

اس کا دل چاہا تھا ان لبوں کو ان کے حسین ہونے کا احساس دلا دے۔۔۔ جنہیں وہ لڑکی اضطراری کیفیت میں ہونٹوں سے کاٹتی

مسلسل اذیت دے رہی تھی۔۔۔ان کی نرماہٹوں سے ایک بار تو

وہ واقف ہو ہی چکا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اپنے کی خیال پر زریاب اپنا سر جھٹکتا اس سے دور

ہو اٹھا۔۔۔یہ لڑکی اس کے سر کل کی باقی لڑکیوں جیسی بالکل بھی

نہیں تھی کہ اس کی ایسی کسی بھی حرکت پر خوش ہو کر اس کی

بانہوں کا ہار بن جاتی۔۔۔۔

وہ اپنا دماغ کچھ زیادہ چلاتی تھی۔۔۔مگر وہ نہ تو لالچی تھی اور نہ ہی

ہلکے کردار کی۔۔۔۔اتنا تو وہ جان گیا تھا۔۔۔

اس کے دل میں اس کے بہتے آنسو صاف کرنے کی شدت سے خواہش پیدا ہوئی تھی۔۔ مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"جاؤ تم یہاں سے۔۔۔ دوبارہ ایسی بے وقوفی مت کرنا۔۔۔"

زریاب کی بات پر اشنور نے اپنی حیرت سے ناقابلِ یقین حد تک واں پوری آنکھوں کی پتلیاں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کا یوں دیکھنا زریاب ہمدانی کی رہی سہی اکڑ بھی خاک میں ملا گیا تھا۔۔۔

اس کا یہ معصومیت بھرا دلفریب انداز زریاب کے دل کے تار بہت بڑی طرح سے چھیڑ گیا تھا۔۔۔ اشنور نے اسے یہاں جس

سازش کے لیے بلایا تھا وہ اس سے تو بچ گیا تھا۔۔۔ مگر وہ اس لڑکی کی معصومیت کے جال میں بہت بری طرح سے الجھ چکا تھا۔۔۔

اشنور کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے اتنے آرام سے وہاں سے جانے کو بول رہا تھا۔۔۔ اگر وہ واقعی ایک گھٹیا انسان تھا۔۔۔ عمیرہ کے کہے کے مطابق لڑکیوں کی عزتوں سے کھلواڑ کرنے والا بھیڑیا تھا۔۔۔ تو اس نے اشنور کو کیوں کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔

وہ آرام سے اسے یہاں مسل کر پھینک سکتا تھا۔۔۔ کنسٹریکشن کے کام کی وجہ سے یہ پورشن بالکل خالی کر دیا گیا تھا۔۔۔ یہاں کسی

کا بھی آنا جانا نہیں تھا۔۔۔۔ اگر کوئی ہوتا بھی تو زریاب ہمدانی جیسے

انسان کو کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔۔۔۔

اس سب کا یہی مطلب بنتا تھا کہ عمیرہ نے اس سے جو بھی بولا تھا

وہ سب جھوٹ تھا۔۔۔۔

"آج کے دن یہیں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔"

زریاب جو بہت مشکل سے اس معصومیت کے پیکر کے آگے اپنے

جذبات پر قابو پائے کھڑا تھا۔۔۔۔ اس کو وہاں سے ہلتے نہ دیکھ

اب کی بار وہ قدرے سرد لہجے میں گویا ہوتا اشنور کو ہوش کی دنیا

میں پٹخ گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے ہوش میں آتے اشنور تیزی کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"اوہ گاڈ۔۔۔"

زریاب نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھنساتے اپنے اعصاب کو نارمل کرنا چاہا تھا۔۔۔ آج تک حسین سے حسین تر لڑکی کو دیکھ کر کبھی اس کے اندر ایسے احساسات پیدا نہیں ہوئے تھے۔۔۔ جو اس لڑکی کو دیکھ کر محسوس کرتا تھا وہ۔۔۔

اشنور پر نگاہیں ڈالنے کے بعد وہ ہٹانا بھول جاتا تھا۔۔۔

یہ لڑکی پہلی ملاقات میں ہی بہت بری طرح اس کے دل پر اثر

انداز ہو چکی تھی۔۔۔۔

جسے لاکھ جھٹلانے کے باوجود وہ اب کی بار نظر انداز نہیں کر پا رہا

تھا۔۔۔

"زریاب کہاں تھے تم۔۔۔؟؟؟"

وہ جیسے ہی نیچے آیا اسکے سارے دوست اسی کے منتظر کھڑے نظر

آئے تھے۔۔۔

"کچھ نہیں ایک کام تھا۔۔۔۔۔"

اپنے دوستوں سے کچھ نہ چھپانے والا اس وقت اشنور کی یہ حرکت پوشیدہ رکھ گیا تھا۔۔۔

"سننے میں آیا ہے کہ احسن صاحب اب صحت یاب ہو چکے ہیں۔۔۔ آج واپس یونی آئے ہوئے ہیں۔۔۔ باقی لوگ تو تمہاری وجہ سے اس سے ملنے سے بھی کترا رہے ہیں۔۔۔ مگر ابھی میں نے اشنور کو اس کے جانب جاتے دیکھا ہے۔۔۔ کافی گلٹی فیل کر رہی تھی وہ اس کے سامنے۔۔۔ کہ اس کی وجہ سے یہ سب ہوا۔۔۔ پوری یونی جانتی ہے مگر وہ بت وقوف لڑکی ابھی تک نہیں سمجھ رہی کہ وہ کتنا مکروہ انسان ہے۔۔۔"

مسکان نے ابھی ملنے والی اطلاع اسے دی تھی۔۔۔ احسن کے گھر والے مسلسل زریاب کے خلاف کمپلین کر رہے تھے۔۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح اس بار بھی زریاب ہمدانی کے خلاف کسی نے بھی کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔۔۔

مسکان کے انداز میں اس کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔ عمیرہ نے جو الزام زریاب پر لگایا تھا اشنور کے سامنے۔۔۔ در حقیقت ویسا انسان احسن ہی تھا۔۔ اس نے کنزا کو بھی اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر اس کے ساتھ غلط کرنا چاہا تھا۔۔ جس سے زریاب اور باقی سب دوستوں نے بچا لیا تھا۔۔۔

اس دن کے بعد سے زریاب اور احسن کی دشمنی شروع ہوئی تھی۔۔۔زریاب چاہتا تو احسن کو یونی سے نکلوا سکتا تھا۔۔مگر وہ اسے رنگے ہاتھوں پکڑ کر یونی سے سیدھا جیل بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔لیکن احسن بھی بہت شاطر تھا اس دن کے بعد سے اس نے ایسا کوئی موقع نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ ابھی تک ایسے ہی پھر رہا تھا۔۔۔

"کہاں ہیں وہ اس وقت۔۔۔؟؟"

زریاب نے اشنور کے اس کے ساتھ ہونے کا سن کر بظاہر سر سری سا پوچھا تھا۔۔۔ مگر اندر ہی اندر وہ اس لڑکی کی مسلسل کی جانے والی بے وقوفیوں پر تپ اٹھا تھا۔۔۔

"یونی کی بیک سائیڈ پر۔۔۔۔"

مسکان نے ابھی بات مکمل بھی نہیں کی تھی جب سب نے ہی ساکت نگاہوں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ احسن اتنی جلدی کس وجہ سے لوٹا تھا وہ سب کہیں نہ کہیں جانتے تھے۔۔۔ احسن نے فون پر زریاب کو دھمکی دی تھی کہ جس

طرح اس نے پوری یونی کے سامنے اسے رسوا کیا تھا۔۔۔۔ ویسے ہی وہ بھی اشنور کا تماشا پوری یونی کے سامنے بنائے گا۔۔۔۔

احسن اس کا بہت پرانا دشمن تھا۔۔۔ جو اس دن زریاب سے مار کھانے کے بعد سمجھ گیا تھا کہ یہ لڑکی اسے کتنی پسند تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی کو تکلیف صرف اشنور جو ٹارچر کر کے کی پہنچائی جاسکتی تھی۔۔۔۔

اور آج وہ ان کے سامنے ہی اشنور کو لے گیا تھا۔۔۔۔

مسکان کی ادھوری بات سنتے ہی وہ سب تیزی سے یونی کے پچھلے حصے کی جانب بھاگے تھے۔۔۔ سب سے آگے زریاب ہی تھا۔۔۔۔

اشنور جو احسن کی زرد رنگت اور سر پر بندھی بینڈ تج دیکھ کر سخت شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ ایس لیے اس کے کہنے پر وہ اس کی بات سننے اس کے ساتھ چلتی یونی کے پچھلے حصے کی جانب آگئی تھی۔۔۔

وہ پہلی بار اس جانب آرہی تھی اسی لیے اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہاں پر سٹوڈنٹس نہ ہونے کے برابر پائے جاتے تھے۔۔۔اور اس وقت تو بالکل بھی نہیں تھے۔۔۔

احسن کے دوستوں نے وہ حصے پہلے ہی خالی کروا دیا تھا۔۔۔

"آپ کو ایسی کیا بات کرنی ہے جس کے لیے آپ مجھے یہاں لے کر آئے ہیں۔۔۔میری کلاس کا ٹائم ہونے والا ہے مجھے دیر ہو جائے گی۔۔۔"

اشنور وہاں کسی کو بھی نہ پا کر گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

"ارے کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔ آج تم کوئی کلاس نہیں لو گی۔۔۔اس سے آگے کا سارا وقت تمہیں میرے نام کرنا ہو گا۔۔۔"

وہ لوگ کافی آگے آچکے تھے۔۔۔جب اشنور کی بات کے ساتھ ہی احسن کی ٹون بدلی تھی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟؟"

اشنور نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"مطلب یہ کہ اس زریاب ہمدانی کے ہاتھوں سے تمہاری وجہ سے

جو چوٹیں کھائی تھیں۔۔۔ان پر مرہم رکھنے کا وقت آگیا

ہے۔۔۔۔"

احسن دور جاتی اشنور کی کلائی تھام کر اسے دیوار کی جانب دھکیل

چکا تھا۔۔۔۔

اشنور کو ابھی تک سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس کے ساتھ یہ دھوکا ہو چکا

ہے۔۔۔۔وہ زریاب ہمدانی کو غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔مگر اصل

لٹیرا تو کوئی اور نکلا تھا۔۔۔۔

اشنور کو اپنی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس نے مدد کے لیے پکارنا چاہا تھا۔۔

جس کے جواب میں احسن نے اس کا کے منہ پر تھپڑ رسید کرتے اس کا دوپٹہ کھینچ لیا تھا۔۔۔

اشنور زور سے چیخی تھی۔۔۔۔جب اسی لمحے وہاں پہنچتا زریاب ہمدانی اشنور کی جانب بڑھتے احسن کو گریبان سے پکڑتا پیچھے کی جانب گھسیٹتا پوری قوت سے زمین پر پٹخ چکا تھا۔۔۔

مسکان اور رافعہ نے آگے آتے اشنور کا دوپٹہ اٹھا کر اس کے گرد لپیٹ دیا تھا۔۔۔جو مسلسل رو رہی تھی۔۔۔۔

جبکہ کنزا فاصلے پر ہی رکتی نفرت آمیز نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔ جسے عورتوں کی عزت کی اہمیت کا بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

زریاب نے احسن کو ایک بار پھر بری طرح سے پیٹ ڈالا تھا۔ پولیس کو کال کر دی گئی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہاں رش بنتا اور اشنور کہ بدنامی ہوتی۔۔۔ زریاب احسن کو اپنے دوستوں کے حوالے کرتا اشنور کو لیے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔ جو خوف سے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔

زریاب اسے گاڑی میں بیٹھا تا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ اشنور کو ہاسپٹل لے کر جائے یا گھر۔۔۔۔ اگر میڈیا کا کوئی بھی کارندہ اسے کسی لڑکی کے ساتھ دیکھتا تو اس کا نیا سکینڈل بن جانا تھا۔۔۔ اسے اپنی پرواہ تو نہیں تھی۔۔۔ مگر اس لڑکی کی عزت کا بہت خیال تھا۔۔۔۔

جو خود تو بے وقوفیاں کرتی اسے داؤ پر لگانے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔

کچھ دیر کی سوچ بچار کے بعد وہ اسے اٹھائے گھر آگیا تھا۔۔۔ جہان صرف وہ اور اس کے ملازمین ہی رہتے تھے۔۔۔

اشنور کو اٹھا کر اپنے کمرے میں لاتے بیڈ پر لٹا دیا تھا۔۔۔۔

اس کی گھنی پلکیں آرزو پر سایہ فگن اس وقت بالکل ساکت تھیں۔۔۔۔ دائیاں گال جو پہلے ہی پھولا ہوا تھا۔۔۔۔سب مزید پھول چکا تھا۔۔۔۔ گلابی ہونٹ تھوڑے سے کھلے ہوئے تھے۔۔۔

زریاب نے بہت مشکل سے اس ہوش ربا منظر سے نگاہیں چرائی تھیں۔۔۔۔

"اشی ور آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

اس کی جانب جھکتے دھیرے سے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔۔۔ مگر وہ ایسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔۔۔ جس پر بنا کسی قسم کی نرمی برتے بغیر پانی کے چھینٹے اس کے چہرے پر ڈالتے۔۔۔۔ اسے

ہوش میں لانا چاہا تھا۔۔۔ جس پر اشنور نے کسمساتے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

اپنے بہت قریب جھکے زریاب کو دیکھ وہ کچھ لمحوں تک کوئی ری ایکشن نہیں دے پائی تھی۔۔۔

مگر جیسے جیسے اس کے حواس بیدار ہوئے تھے۔۔۔۔ پہلے اس کی آنکھوں میں خوف اور پر نمی تیر گئی تھی۔۔۔۔

"کہاں ہوں میں اس وقت۔۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں اب زریاب کو لے کر بھی خوف پیدا ہوا

تھا۔۔۔وہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھتی پیچھے کی جانب کھسکتی زریاب ہمدانی کو

آگ لگا گئی تھی۔۔۔۔

"جہنم میں۔۔۔۔۔"

اسے سخت نگاہوں سے گھورتے وہ تپ کر بولا تھا۔۔۔

اشنور نے سہمی نگاہوں سے ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔یہ عالیشان کمرہ

جس میں اس شخص کی لارج سائز تصویریں سجائی گئی تھیں۔۔۔۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ اس وقت زریاب ہمدانی کے کمرے میں

موجود ہے۔۔۔۔

"تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔۔۔؟؟"

وہ سہمی ہرنی بنی بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگاتی بیڈ پر اپنے سامنے بیٹھتے زریاب سے شدید خوفزدہ تھی۔۔۔اس کے ساتھ ابھی کچھ وقت پہلے جو ہونے والا تھا۔۔وہ سوچ کر اس وقت اشنور زریاب کو مشکوک نگاہوں سے تکنے لگی تھی۔۔۔جو اسے بہت بڑی بدنامی سے بچا کر یہاں لایا تھا۔۔۔

" تمہیں کیا پوری دنیا میں شک کرنے اور بے اعتباری کے لیے میں ہی نظر آتا ہوں۔۔جبکہ وہ احسن اور مونا جیسی لوگ تمہیں بہت بھلے اور معصوم لگتے ہیں۔۔۔"

زریاب کا انداز دیکھ اب کچھ حد تک اس کے خوف میں کمی آرہی تھی۔۔۔

"میں نے منع کیا تھا تمہیں کہ احسن سے دور رہو۔۔۔۔ مگر تم جیسے بے وقوف اور عقل سے پیدل لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔۔۔۔"

زریاب کا غصہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔ نجانے کیوں وہ اس لڑکی کی فکر میں ایسے ری ایکٹ کر رہا تھا۔۔۔

وہ خود اپنی کیفیت پر بھی الجھن کا شکار ہوا تھا۔۔۔

اشنور کی نگاہیں شرمندگی کے عالم میں جھکی ہوئی تھیں۔۔ وہ مان چکی تھی کہ وہ بہت بڑی بے وقوف ہے۔۔۔ وہ سب سے پہلے اپنی بہنوں جیسی کزن کے ہاتھوں بے وقوف بنی تھی۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اس یونی میں نہیں جائے گی۔۔۔۔ وہ پڑھائی چھوڑ دے گی۔۔۔ مگر ایسے لوگوں کے بیچ دوبارہ نہیں جائے گی۔۔۔

سب سے پہلے تو اسے اس شخص کے گھر سے نکلنا تھا۔۔۔ بے شک اس شخص کے لیے اس کے دل میں سافٹ کارنر پیدا ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ اب کسی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"تھینکس تم نے میری بہت مدد کی ہے۔۔۔۔"

اشنور اس شخص کو غصے سے کھولتا چھوڑ وہاں سے جانے لگی تھی

جب زریاب نے اس کی کلائی تھام کر اسے روک لیا تھا۔۔۔۔

"محبت کرنے لگا ہوں تم سے۔۔۔ شادی کرو گی مجھ سے۔۔۔۔"

ان دونوں کا رخ ایک دوسرے کے مخالف سمت تھا۔۔۔ مگر اشنور

کا ہاتھ زریاب ہمدانی کی مضبوط ہتھیلی میں قید ایک دم گھبراہٹ

کے مارے نم ہوا تھا۔۔۔

یہ شخص کیا بول گیا تھا۔۔۔۔ وہ ہوش میں تو تھا۔۔۔۔

اشنور کو اسکی بات سے اتنا شدید جھٹکا لگا تھا کہ وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ بھی نہیں نکال پائی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ اشنور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس کے ہونٹوں سے یہ الفاظ کیسے ادا ہوئے تھے۔۔۔۔

ابھی تک اس کے دل نے اس بات کا اقرار اس کے آگے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

نجانے کس احساس کے تحت وہ اسے بول گیا تھا۔۔۔شاید کا دن ہی

ایسا تھا جو زریاب ہمدانی کے اندر پنپتی اس بات کو مزید پختگی دے

گیا تھا۔۔۔

اس کی سوالیہ نگاہیں اشنور کے چہرے پر جمی ہوئی تھی۔۔۔۔

جب اشنور اس کی بات کا جواب دیئے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ

نکالتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی نے وہاں کھڑے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جہاں سے وہ ابھی نکلی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس بھیانک واقع کو گزرے کئی دن ہو چکے تھے۔۔۔۔زندگی آہستہ آہستہ پھر سے روٹین پر آنے لگی تھی۔۔۔۔طلال قریشی نے حسام کو کچھ وقت کے لیے دوسرے شہر بھیج دیا تھا۔۔۔تاکہ کام سنبھالنے کے ساتھ ساتھ وہ اس سب سے بھی دور رہ سکے۔۔۔۔

کیونکہ حسام کا اس رات گھر سے جانے کے بعد سے ہی اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو چکا تھا۔۔۔اس نے جذبات میں آکر کتنی بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔رہی سہی کسر طلال قریشی اور سلمہ بیگم کی لعنت ملامت نے پوری کر دی تھی۔۔۔۔اس نے اپنے ماں

باپ سے معافی مانگی تھی۔۔۔جو اس کی حالت دیکھ زیادہ وقت اس سے ناراض نہیں رہ پائے تھے۔۔۔۔

نقصان تو اس کا بھی بہت زیادہ ہوا تھا۔۔۔

وہ شہرزاد سے محبت کرتا تھا۔۔۔وہ اس کی منکوحہ تھی۔۔۔مگر وہ اپنے ہاتھوں سے اسے گنوا بیٹھا تھا۔۔۔۔

مگر وہ بے رحم انسان ایک بار پھر سے اس لڑکی کے جذبات کے ساتھ کھیلنے کو تیار ہو گیا تھا۔۔۔ حسام قریشی نے اپنے ماں باپ سمیت پورے خاندان کو دھمکی دی تھی کہ اگر دوبارہ اس کی

شادی شہر زاد سے نہ کی گئی تو وہ اپنے آپ کو مار دے گا۔۔۔یہ دھمکی ان سب کو ایک بار پھر سے ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ اجزم تک جیسے کی یہ خبر پہنچی وہ اپنی جگہ غصے سے پاگل ہو اٹھا تھا۔۔۔

امینہ بیگم ان دونوں ملک سے باہر گئی ہوئی تھیں۔۔۔انہیں ایک مہینے تک لوٹنا تھا۔۔۔اجزم انہیں کچھ بھی بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس نے اس بارے میں جبران قریشی سے بات کی تھی۔۔۔جو خود کافی غصے میں تھے۔۔۔۔ حسام قریشی نے ان کی بھانجی کی زندگی کا تماشا بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

شہر زاد کی عدت کے دن پورے ہو چکے تھے۔۔۔اب اگر وہ واپس حسام سے نکاح کرنے کے لیے مان جاتی تو اسے حلالہ لے طور پر کسی اور سے نکاح کے ساتھ ساتھ ایک رات بھی بسر کرنی پڑتی۔۔۔یہ سب کچھ اتنا ہولناک تھا کہ ان سب کو اپنے دل رکتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔

جبران قریشی کے ساتھ ساتھ اقرار قریشی بھی سختی سے اس بات کی مخالفت کر گئے تھے۔۔۔مگر طلال قریشی ہمیشہ کی طرح یہاں بھی اپنے بیٹے کی سپورٹ میں ہی تھے۔۔۔ان کا یہی کہنا تھا کہ اگر ایک بار غلطی ہو گئی تھی حسام سے تو وہ اس کو آج کے بیٹے کی ساری

زندگی کا روگ نہیں بنانا چاہتے تھے۔۔۔اب ساری بات شہزاد پر تھی۔۔۔اگر وہ ماں جاتی تو یہ ناگوار عمل کیا جانا تھا۔۔

اجزم اس وقت اتنے غصے میں تھا کہ غصے کے عالم میں وہ کچھ بھی کر گزرتا۔۔۔مگر جبران قریشی نے اسے روک دیا تھا۔۔

"تھوڑا سا صبر کرو اجزم۔۔۔تم اپنی جگہ بالکل درست ہو۔۔۔۔بھائی صاحب اور حسام غلط کر رہے ہیں۔۔۔لیکن اگر ابھی جذبات میں آکر تم نے کچھ الٹا سیدھا کر دیا تو سب خراب ہو جائے گا۔۔۔مجھ پر بھروسہ رکھو میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔شہزاد تمہیں ہی ملے گی۔۔میں بھائی صاحب کہ بہت عزت کرتا

ہوں۔۔۔ مگر ان کی اس بار چلنے والی چال بہت اچھے سے سمجھ چکا ہوں۔۔۔ جس میں ہم انہیں ہی مات دیں گے۔۔۔ فکر مت کرو۔۔۔۔"

جبران قریشی کی بات پر اجزم نے لال آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا کہ جبران قریشی کیا کہنا چاہتے تھے اس سے۔۔۔۔

"مجھے ایک بار شہزاد سے بات کرنی ہے۔۔۔۔"

اجزم نے اتنے دنوں سے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ شہزاد نے پوری طرح سے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔ اسے

یہی محسوس ہوتا تھا کہ اگر وہ باہر نکلی تو سب لوگ اس کا مذاق بنائیں گے۔۔۔

اس کا پہلے ہی بہت تماشا بن چکا تھا۔۔۔اب رہی سہی اس کی ذات کی تشہیر حسام قریشی نے دوبارہ کر دی تھی۔۔۔۔وہ اس سے دوبارہ شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔جس کے لیے وہ اس کا حلالہ کروانے پر بھی راضی ہو گیا تھا۔۔۔

وہ مزید کتنی اذیت برداشت کرتی۔۔۔۔یہ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے تھے کہ وہ بھی انسان تھی۔۔۔۔اس کے سینے میں بھی دل

تھا۔۔۔ کیونکہ ایک بے جان کھلونے کی طرف ٹریٹ کیا جارہا تھا اسے۔۔۔۔

حسام کی دھمکی کے بعد سے تو سلمہ بیگم اسے ایسے ٹریٹ کررہی تھیں۔۔۔ جیسے سارا قصور اس کا ہو۔۔۔ وہ اس کے آگے نجانے کتنے واسطے اور منتیں ڈال چکی تھیں۔۔۔

وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو خودکشی کرتے نہیں دیکھ سکتی تھیں۔۔۔ مگر اس کی خاطر کسی یتیم کو سولی پر لٹکانا چاہتی تھیں۔۔۔۔ شہزاد انہیں کہنا چاہتی تھی کہ ایک بار وہ اپنی بیٹی کو اس کی جگہ رکھ کر سوچتیں۔۔۔۔ کیا وہ تب بھی اسی سنگدلی کا مظاہرہ کرپاتیں۔۔

شہرزاد نے ابھی نہ تو اقرار کیا تھا اور نہ ہی انکار۔۔۔

یہی بات اجزم کو غصہ دلا رہی تھی کہ آخر اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ لڑکی اس بات پر ان لوگوں کے منہ کیوں نہیں توڑ رہی تھی۔۔۔ وہ چپ کیوں تھی۔۔۔ اس نے یہ بات سنتے ہی انکار کیوں نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ اسی حوالے سے شہرزاد سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اپنے بے قرار دل کو کچھ پل کے لیے سکون پہنچانا چاہتا تھا۔۔۔

اس وقت گھر پر کم لوگ ہی تھے۔۔۔ دن کا وقت تھا مرد سارے اپنے اپنے کاموں پر گئے ہوئے تھے۔۔۔۔ خواتین اپنے کمروں میں تھیں۔۔۔ جب فریحہ بیگم کی جانب سے گرین سگنل ملتے ہی وہ شہر زاد کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

احتیاطاً دروازہ لاک کرتے وہ اندر آیا تھا۔۔۔ اسے شہر زاد سامنے کہیں بھی دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔

جب اس کی کھوجتی نظر شہر زاد کے رائٹنگ ٹیبل پر پڑتی واپس پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔

شہر زاد رائٹنگ ٹیبل پر چہرا ٹکائے ہوئے تھے۔۔۔اس کا ایک

ہاتھ اس کے چہرے کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔

جبکہ دوسرے ہاتھ میں پین پکڑ رکھا تھا۔۔۔جو اس کے نیند کی

آغوش میں جانے کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے بس پھسلنے والا

تھا۔۔۔ایک شے جس نے اجزم قریشی کی سانسیں اس سے

چھین لی تھیں۔۔۔وہ تھیں شہر زاد کی گھنیری زلفیں۔۔۔جو کھلی

ہونے کی وجہ سے شہر زاد کے نازک وجود کو ڈھانپے ہوئے

تھیں۔۔۔

اجزم کو اپنی دھڑکنیں آؤٹ آف کنٹرول ہوتی محسوس ہوئی

تھیں۔۔۔اس کے دل نے اسے بے طرح اکسایا تھا کہ آگے بڑھ

کر ان زلفوں کی ملائمت کو اپنے پوروں پر چن لے۔۔۔

ان کی مہکتی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار لے۔۔۔

لیکن ایسی کوئی بھی گستاخی کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا وہ اپنے

پاس۔۔۔دل کو سختی سے ڈپٹتے اس نے پیشانی مسلتے خود کو نارمل

کیا تھا۔۔۔یہ لڑکی ویسے ہی اس پر غصے سے بپھری رہتی تھی۔۔۔

ایسا کچھ کرنے کے بعد تو اس کا قتل ہونا لازم تھا۔۔۔

اجزم دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

وہ شاید کچھ لکھتے لکھتے سو گئی تھی۔۔۔۔شاور کیے گیلے بال بھی اب سوکھ چکے تھے۔۔۔

اجزم اگر مزید اس دلکشی چھلکاتے منظر کو ایسے ہی دیکھتا رہتا تو ضرور اپنے دل پر اختیار نہ رکھ پاتا۔۔۔۔اسی لیے اس نے فاصلے پر ہی رکتے دھیرے سے اپنا گلا کھنکھارا تھا۔۔اس کی آواز پر شہر زاد گھبرا کر کچی نیند سے بیدار ہوئی تھی۔۔۔

آنکھوں میں سرخ ڈورے سجائے نا سمجھی کے عالم میں اس کی جانب تکتی وہ اس لمحے دنیا بھر کے حسن کو اجزم قریشی کی نگاہوں

میں مات دے گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت اتنے حسین لگ رہی تھی کہ اجزم کو لگا تھا وہ اس لمحے سے کبھی نہیں نکل پائے گا۔۔۔

اس کی دیوانگی بھری نگاہیں گم صُم بیٹھی شہزاد کو ہوش کی دنیا میں پٹخ گئی تھیں۔۔۔ جلدی سے اپنی ڈائری بند کر کے دراز میں رکھتی۔۔وہ ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔اس شخص کو دیکھ کر اس کے پورے وجود میں نفرت کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

"تم۔۔۔"

اس شخص کی گہری پرستائش نگاہیں اپنے بالوں پر پڑتے دیکھ شہر زاد نے جلدی سے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ کر کیچر میں مقید کیا تھا۔۔۔

اس کے اس انداز کو بھی اجزم قریشی بہت ہی دلچسپی بھری نگاہوں سے تکے گیا تھا۔۔۔

اس کا یوں دیکھنا بھی شہر زاد کو آگ لگا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔۔؟؟؟"

شہر زاد اس کی جانب ناپسندیدگی بھری نگاہوں سے دیکھتی ہزیانی انداز میں چلائی تھی۔۔۔

"شہر زاد مجھے تم سے۔۔۔۔۔۔"

اجزم نے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کرتے بولنا چاہا تھا۔۔۔

جب شہر زاد نے اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر آگے بڑھتے

پوری قوت سے اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا تھا۔۔۔ اجزم نے

مٹھیاں بھینچتے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ شہر زاد ایسا کچھ کرے گی۔۔۔

"میری زندگی برباد کر کے تمہیں سکون نہیں ملا جو پھر اس طرح

یہاں آگے ہو۔۔۔ اب کونسا نیا بدکرداری کا الزام لگانا چاہتے ہو

مجھ پر۔۔۔۔ بولو۔۔۔ یہی چاہتے تھے نا تم کہ مجھے طلاق

ہو جائے۔۔۔۔ تم نے تو بہت زیادہ خوشیاں منائی ہونگی۔۔۔ میری بربادی پر۔۔۔۔۔ خوش ہو گے نا بہت۔۔"

شہر زاد اس کا گریبان مٹھیوں میں دبوچے چلا اٹھی تھی۔۔۔۔ جبکہ اجزم سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ شہر زاد اس پر ایسا کوئی الزام لگائے گی۔۔۔ وہ سوچ بھی کیسے سکتی تھی کہ وہ اجزم قریشی شہر زاد سلمان کے ساتھ کبھی ایسا کچھ کر سکتا ہے۔۔۔

اجزم اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کتنے ہی لمحے اپنی جگہ ساکت کھڑا رہا تھا۔۔

"شہر زاد تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"

اجزم نے اپنے سینے پر مکے برساتے اس کے ہاتھوں کو نہیں تھاما تھا۔۔ مگر وہ اسے اس طرح اذیت کا شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی تم۔۔ تم نے خود کہا تھا مجھے کہ تم میری شادی نہیں ہونے دو گے۔۔۔ مگر میں تمہیں اتنا گھٹیا بالکل بھی نہیں سمجھتی تھی۔۔ کہ تم اس حد تک گر جاؤ گے صرف اپنی ضد پوری کرنے کی خاطر۔۔۔ تم نے ہی وہ سب کیا نا۔۔۔ تم نے ہی حسام کو وہ لیٹر دیا۔۔۔ حلیمہ بی بی ایسا کبھی نہیں کر سکتیں۔۔ تم نے یہ سب کیا۔۔ میں جانتی ہوں۔۔ تم اپنی ضد پوری کرنے

کی خاطر کچھ بھی کر سکتے ہو۔۔۔ جھوٹ بولتے ہو تم۔۔۔ محبت نہیں کرتے ہو تم سے۔۔۔ محبت ایسی نہیں ہوتی۔۔۔ تمہیں بس ضد ہے مجھے حاصل کرنے کی ضد۔۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں۔۔۔ کبھی نہیں۔۔۔"

شہر زاد اس کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔ وہ اس پر الزام لگائے جا رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو اس ملازمہ پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔ جس سے وہ آٹھ سال سے ملی نہیں تھی۔۔۔ مگر وہ اس پر بالکل بھی بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔ اجزم کا دل اذیت سے بھر گیا تھا۔۔۔

جس انسان سے آپ بے پناہ محبت کرتے ہوں۔۔ اس کی بے اعتباری ایسے ہی مار دیتی تھی۔۔

اپنی بات نہ سنی جانے پر اب کی بار اجزم کو شدید غصہ آ گیا تھا۔۔۔ وہ اسے دونوں کلائیوں سے تھام کر کرسی پر بیٹھا تا خود دوزانو اس کے قدموں میں آن بیٹھا تھا۔۔۔

"بس خاموش۔۔۔۔ بہت فضول گوئی کر لی تم نے۔۔۔ اب میں ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا۔۔۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ میں مر سکتا ہوں مگر تمہاری پاکدامنی پر کبھی بھی سوال نہیں اٹھا سکتا۔۔۔ نہ ہی حسام سے تمہیں چھیننے کے لیے یہ گری

ہوئی حرکت کر سکتا ہوں۔۔۔۔ اگر ایسے ہی تمہیں حاصل کرنا ہوتا تو بہت پہلے کا کر چکا ہوتا۔۔۔"

اجزم اس کے آنسوؤں کو دیکھتے بے چینی سے بولا تھا۔۔۔ یہ لڑکی اس کی جان لے کر ہی چھوڑنے والی تھی۔۔۔۔

وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔۔۔ مگر شہزادا سکی کسی بھی بات پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔

اب کی بار اجزم قریشی کا بھی ضبط ختم ہوا تھا۔۔۔ وہ بہت مشکل سے اتنی دیر صبر کا مظاہرہ کرتا اس کی ہر بات برداشت کر رہا

تھا۔۔ مگر یہ لڑکی اس پر الزامات لگانے کے ساتھ ساتھ خود کو جو

اذیت دے رہی تھی۔۔ وہ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔

وہ جب بولنے پر آیا تھا تو شہزاد کو سہما کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"تمہارے دماغ میں اپنے لیے بھری نفرت نہیں نکال سکتا

میں۔۔۔ تمہیں غلط سوچنا ہے میرے بارے تو بے شک

سوچو۔۔۔ میں تمہیں یہاں صرف اتنا کہنے آیا ہوں کہ حسام سے

دوبارہ شادی کرنے اور اس حلالہ جیسا فعل سر انجام دینے کے

بارے میں سوچنا بھی مت۔۔۔۔۔"

اجزم اس کے پاس سے اٹھتا تنبیہی لہجے میں انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے بولا تھا۔۔۔ جس پر شہر زاد اس سے بھی زیادہ غصہ دکھاتی اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

"تم ہوتے کون ہو مجھ پر حکم چلانے والے۔۔۔؟؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے یہ بات کہنے آؤ گے اور میں مان جاؤں گی۔۔۔ تمہاری کہی کوئی بھی بات نہیں مانوں گی۔۔۔ تم سے تو کبھی نکاح نہیں کروں گی۔۔ اس غلط فہمی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دل سے نکال دو۔۔۔"

شہر زاد کی کہی بات پر اجزم واپس پلٹا تھا۔۔

اس نے بے یقینی بھری نگاہوں سے شہر زاد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی ضد میں آکر کیا کرنے والی تھی۔۔۔

مگر شہر زاد اسے بھی بھی بولنے کا موقع دیئے بغیر واش روم میں بند کر گئی تھی خود کو۔۔۔

وہ اسے ضدی بول رہی تھی۔۔۔جبکہ ضد تو اس کے خود لگا رکھی تھی اجزم قریشی کی محبت کے ساتھ۔۔۔

وہ اس کے دل کو کبھی سکون سے نہیں رہنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"اب کی بار تمہیں کسی کا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔پہلے کچھ نہیں کیا۔۔۔مگر اب کروں گا۔۔۔کیونکہ تمہیں صرف اجزم قریشی ہی

ڈیزرو کرتا ہے۔۔۔۔۔ تم اب صرف اور صرف میری بنو گی۔۔۔ اگر ایسا نہ ہوا تو دنیا کی ہر شے کو آگ لگا دوں گا۔۔۔۔ اسے تم اجزم قریشی کی عاشقی مانو یا ضد۔۔ مگر اب ہماری ملاقات میرے بیڈروم میں ہی ہو گی۔۔۔ انتظار کرنا میرا۔۔۔ اب میں تمہیں ایک شوہر کی حیثیت سے ہی ملوں گا۔۔۔۔ اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم میرا وہ روپ برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔"

اجزم قریشی دروازے کے قریب کھڑے ہو کر بھاری گھمبیر لہجے میں بولتا۔۔۔۔ اندر چھائی خاموشی سے اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ وہ بہت اچھے سے اس کی ساری بات سن رہی ہے۔۔۔

شہرزاد آنکھیں سختی سے میچے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی۔۔۔۔اس کے الفاظ پر گھبرا گئی تھی۔۔۔

مگر وہ اس شخص کی باتیں سچ ہونے کی نوبت ہی نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔چاہے اسے اپنا آپ برباد کرنا پڑتا۔۔۔ حلالہ جیسا فعل ہی کیوں نہ سرانجام دینا پڑتا۔۔۔وہ سب کچھ کرنے کو تیار تھی۔۔۔

مگر اس شخص کی ضد کبھی پوری نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی کبھی نہیں بن سکتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واٹ۔۔۔؟؟؟زریاب ہمدانی کسی لڑکی کی خاطر دوبارا احسن نصیر کو پیٹ چکا ہے۔۔۔۔اور تم لوگ مجھے آج یہ بات بتا رہے ہو۔۔۔۔۔"

احسن نصیر زخمی حالت میں پولیس کسٹڈی میں موجود تھا۔۔۔پہلے زریاب نے اسے بہت بری طرح پیٹا تھا اور پھر اس کے دوستوں نے۔۔۔جس کے بعد بغیر اشنور کا نام سامنے لائے بغیر اسے پولیس کے حوالے کر دیا گیا تھا۔۔۔

احسن کی حالت کافی خراب تھی۔۔۔اس کے گھر والے اس کی رہاعی چاہتے تھے۔۔۔مگر زریاب اپنی بات پر سختی سے ڈٹا ہوا

تھا۔۔۔وہ کسی صورت احسن کو باہر نہیں آنے دے رہا تھا۔۔۔

یہ بات میڈیا میں بہت زیادہ اچھالی جا رہی تھی۔۔۔۔

اسی وجہ سے آج یونیورسٹی کا پورا عملہ اور علاقے کا کمشنر یاسین ہمدانی کے پاس آئے تھے۔۔۔تاکہ وہ اس فیصلے میں کوئی نرمی لا سکیں۔۔۔۔زریاب کے جو مزاج تھے۔۔۔۔وہ سیدھے منہ کسی سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔اس لیے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچنے کی خاطر وہ لوگ یاسین ہمدانی کے پاس آئے تھے۔۔

انہیں لگا تھا کہ یہاں ان کی بات سنی جائے گی۔۔۔ مگر یاسین ہمدانی اس پوری بات سے لاعلم ان سب پر ہی بھڑک اٹھے تھے۔۔۔

"سر ہمیں لگا آپ کو پتا ہو گا۔۔۔"

کمشنر صاحب پرجوش ہو کر اپنی کرسی سے آگے ہوئے تھے۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ اب بات بن جائے گی۔۔۔ دوسری پارٹی نے اس کی جو جیب گرم کی تھی اس سے کام بن جائے گا۔۔۔

لیکن یاسین ہمدانی کے بولے جانے والے الفاظ اس کی خوشی پر اوس ڈال گئے تھے۔۔۔

"اپنے بیٹے کے حوالے سے پر خبر رکھتا ہوں میں۔۔۔باقی سب تو جانتا تھا مگر لڑکی کے حوالے سے کوئی خبر میرے سامنے نہیں آئی۔۔۔۔"

یاسین ہمدانی اس وقت خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو چکے تھے۔۔۔ ان کے لیے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ان کا بیٹا کسی لڑکی میں انوالو ہو کر یہ کر رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے ابھی اسی وقت اس لڑکی کی ساری ڈیٹیل چاہیے۔۔۔۔اگر وہ میرے بیٹے کو اتنی پسند ہے تو اس وقت اس کے ساتھ ہونی چاہیے۔۔۔۔مجھے سب کچھ جاننا ہے۔۔۔۔"

یاسین صاحب نے وہاں کھڑے اپنے آدمی کو ہدایت دیتے باقی سب کو وہاں سے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔احسن نے اگر اس لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا چاہا تھا جو ان کے بیٹے کی پسند تھی تو اس کے لیے کسی قسم کی معافی نہیں مل سکتی تھی۔۔۔

وہ سب مایوسی کے ساتھ وہاں سے لوٹ گئے تھے۔۔۔۔

جب کچھ ہی دیر میں یاسین ہمدانی کے ٹیبل پر اشنور کی ساری ڈیٹیل پہنچادی گئی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی زریاب کے سارے دوستوں کو بھی وہاں بلایا گیا تھا۔۔۔

یاسین ہمدانی کافی رعب دار شخصیت کے مالک تھے۔۔۔ان کی پاور اور حیثیت کے ساتھ ساتھ ان کے رعب و دبدبے کی وجہ سے بھی سب لوگ ان سب تھوڑا ادب کر رہتے تھے۔۔۔

سوائے ان کے اپنے بیٹے کے۔۔۔

وہ اکثر زریاب کے سب دوستوں کو اپنے پاس بلا کر اس کے بارے میں ساری باتیں دریافت کرتے رہتے تھے۔۔۔انہیں زریاب کے بارے میں ہر چھوٹی سے چھوٹی بات جان کر خوشی ہوتی تھی۔۔۔

ان سب کو بھی یاسین ہمدانی کو اپنے بیٹے کے لیے ایسے ترستے دیکھ بہت دکھ ہوتا تھا۔۔۔

مگر زریاب ہمدانی کا دل موم نہ ہو سکا تھا۔۔۔

وہ کسی سے بھی یاسین ہمدانی کے حوالے سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ ایک دوبار اس کے دوستوں نے کوشش کرنی چاہی تھی۔۔ جس پر وہ ان سے بھی ناراض ہو گیا تھا۔۔۔ بہت مشکل سے انہوں نے اسے منایا تھا۔۔ اور پھر یہی توبہ کی تھی کہ دوبارہ ایسی کوئی بات نہیں کریں گے۔۔۔

زریاب اس بات سے لاعلم تھا کہ اسکے دوست اس کے باپ سے ملنے جاتے تھے۔۔۔ جس دن اسے یہ خبر ہو جاتی۔۔۔ شاید ان لوگوں سے اس کی دوستی کا آخری دن ہوتا۔۔۔۔

زریاب کچھ دنوں کے لیے آوٹ آف کنٹری تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ آج بہت تسلی کے ساتھ ان سے ملنے آئے تھے۔۔۔ ورنہ انہیں یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کہیں زریاب ہمدانی دیکھ نہ لے۔۔۔

اور اگر وہ یاسین ہمدانی سے نہ ملتے تو ویسے ان کی کہیں جگہ نہیں بچنی تھی۔۔۔ وہ ان دونوں باپ بیٹے کے بیچ بری طرح سے پھنس گئے تھے۔۔۔

اس وقت بھی یاسین ہمدانی کے سامنے بیٹھے وہ انہیں اشنور کی زریاب ہمدانی سے پہلی ملاقات سے لے کر آخری ملاقات تک کا احوال سنا گئے تھے۔۔۔

جو سن کر یاسین ہمدانی کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ ایک امید سی پیدا ہوئی تھی کہ شاید وہ لڑکی ان کو ان کے بیٹے سے معافی دلانے کا باعث بن جائے۔۔۔

"سر وہ ایک مڈل کلاس لڑکی ہے۔۔۔ اور وہ شاید پسند بھی نہیں کرتی زریاب کو۔۔۔ جب سے وہ زریاب کی لائف میں آئی ہے زریاب تھوڑا ڈسٹرب رہنے لگا ہے۔۔۔"

اس وقت یاسین ہمدانی جتنے پر جوش لگ رہے تھے۔۔۔انہیں یہی لگا تھا کہ وہ کہیں ابھی ہی زریاب کا رشتہ لے کر نہ وہاں پہنچ جائیں۔۔۔اس لیے سب کی اشارہ کرنے پر کنزا نے یہ بات کہی تھی۔۔۔

جس پر یاسین ہمدانی کا جوش مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے اس سے بالکل بھی فرق نہیں پڑتا کہ وہ لڑکی کس خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔۔۔اگر وہ میرے بیٹے کو پسند ہے تو میرے لیے اس بچی سے بڑھ کر کچھ بھی اہم نہیں ہے۔۔۔زریاب ہمدانی کو بھلا کونسی لڑکی ٹھکرا سکتی ہے۔۔۔اگر پسند نہیں کرتی تو کرنے

لگ جائے گی۔۔۔اور رہی بات ڈسٹرب رہنے کی تو محبت میں

انسان ایسا ہی ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔"

محبت کے ذکر پر ان کی آنکھیں جھلملا سی گئی تھیں۔۔۔۔مگر

اگلے ہی لمحے انہوں نے خود کو سنبھال لیا تھا۔۔۔

یاسین ہمدانی اپنے بیٹے کا ذکر کرتے ایک الگ انسان ہی بن جایا

کرتے تھے۔۔۔۔زریاب کے سب لوگ زریاب کی اس سنگدلی پر

کڑھ کر رہ جاتے تھے کہ وہ اپنے اتنے محبت کرنے والے باپ کے

ساتھ ایسا کیوں کر رہا تھا۔۔۔

"اللہ جی ہر شے آپ نے اس گھمنڈی انسان کو ہی وافر مقدار میں دی ہے۔۔۔اپنے بیٹے کی محبت پر یاسین ہمدانی جیسا انسان کیسے خوش ہو رہا ہے۔۔۔ جس کی دہشت ہی اتنی ہے کہ اس کا نام سن کر لوگ سہم جاتے ہیں۔۔۔ مگر اپنے بیٹے کی آگے وہ ایسے موم بن جاتے ہیں۔۔۔اور ایک ہم ہیں جن کے ابا جان کو اگر زرا سی ایسی کسی بات کی بھنک بھی پڑ جائے تو مارتے ہوئے دیکھتے بھی نہیں ہیں کہ لگ کہاں رہی ہے۔۔۔۔"

توصیف نے حسرت بھری نگاہوں کے ساتھ فون پر مصروف یاسین ہمدانی کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اس کے انداز پر باقی سب نے بہت مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی تھی۔۔۔۔

ایک زبردست قسم کا لنچ کرتے وہ سب وہاں سے نکل آئے تھے۔۔۔وہ نہیں جانتے تھے کہ آپ یاسین ہمدانی کیسے ان کے دوست کے سر پر سہرا سجانے والے تھے۔۔

یاسین ہمدانی کو اپنے ملازمین سے ہی پتا چلا تھا کہ زریاب اشنور کو گھر بھی لایا تھا۔۔۔جو بات ان کے اس شک پر مہر لگا گئی تھی کہ زریاب ہمدانی کو اس لڑکی سے واقعی محبت تھی۔۔۔

"مجھے ابھی اور اسی وقت اس لڑکی سے ملنا ہے۔۔۔۔۔"

یاسین ہمدانی اپنی کرسی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہرزاد نے حسام سے دوبارہ نکاح کی رضامندی دے دی تھی۔۔۔ وہ حلالہ کرنے کے لیے بھی تیار تھی۔۔۔۔ یہ بات پورے خاندان میں پھیل چکی تھی۔۔۔ جہاں سلمہ بیگم اس کے واری صدقے جارہی تھیں۔۔۔ وہیں فریحہ بیگم اور جبران قریشی نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی کہ یہ غلط ہے۔۔۔ مگر وہ ان کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔۔ امینہ بیگم بھی مسلسل اسے کالز

کر رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ ان کی کالز پک ہی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

وہ انہیں انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس لیے بس فرار اختیار کیے ہوئے تھی۔۔۔

وہ لڑکی آج زندگی میں پہلی بار ضد پر اتری تھی۔۔۔اور اتنی شدید ضد کہ اپنا ہی نقصان کرنے پر تل گئی تھی۔۔۔

اسے اجزم قریشی کی جانب سے کسی شدید قسم کے ہنگامے کا انتظار تھا۔۔۔اس شخص کی تڑپ اب شہزاد کے دل کی تسکین کی وجہ بنی تھی۔ مگر ایسا کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔وہ خاموش رہنے والوں میں

سے نہیں تھا۔۔۔اجزم کی خاموشی اسے اندر ہی اندر کھٹک رہی تھی۔۔۔

کرتے کرتے اس کے نکاح کا دن آن ٹھہرا تھا۔۔۔ مگر اجزم کی جانب سے ابھی تک کوئی ری ایکشن نہیں ملا تھا۔۔۔نہ ہی شہرزاد نے اسے قریشی ولا آتے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ کسی سے اس کے بارے میں پوچھ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔کیونکہ ہر وقت اجزم قریشی کے گن گانے والے اس کے گھر والے۔۔۔ خاص کر اس کی ساری کزنز اجزم کا ذکر بھی نہیں کر رہی تھیں۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب جیسے ہی اجزم کو شہزاد کے فیصلے کا پتا چلا تھا وہ شدید غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنا اگلا پلان پہلے سے ہی تیار کر چکا تھا۔۔۔ جس پر جبران قریشی کے ساتھ مل کر عمل پیرا ہونا تھا۔۔

طلال قریشی حلالہ کے لیے کسی قابلِ اعتبار انسان کی تلاش میں تھے۔۔۔ جو ان سے بھاری رقم لے کر اس عمل کو پورا کرنے کے لیے راضی ہو جائے۔۔۔۔

اقرار قریشی اور جبران قریشی نے طلال قریشی کے آگے اس بات کی سخت مخالفت کی تھی۔۔۔ مگر طلال قریشی کے نزدیک اپنے بیٹے

کی خواہش سے زیادہ نظر شہر زاد کی اس کروڑوں کی زمین وجائیداد

پر تھی۔۔۔۔جو شہر زاد کے کسی اور سے شادی کرنے کی وجہ سے

ان کے ہاتھوں سے بہت آرام سے نکل جانی تھی۔۔۔طلال قریشی

بظاہر شہر زاد کے لیے باپ کی طرح شفقت برسانے کا دکھاوا

کرنے والے۔۔۔۔

اب اپنی لالچ میں آکر اس یتیم لڑکی کا حلالہ کروانے پر تل گئے

تھے۔۔۔۔

حلالہ کی نیت سے کیے جانے والے نکاح کو لعنتی فعل قرار دیا گیا

ہے۔۔۔۔

اسلام میں اس کو کوئی ثواب کا کام نہیں سمجھا گیا بلکہ حدیث نبوی ﷺ میں بالکل صاف ارشاد ہے کہ اللہ کی لعنت ہو حلال کرنے اور کروانے والے پر۔۔۔لہذا جو بھی شہوت پرست اسے کار ثواب بتائے یا اسے شرعی طور پر مستحسن بتائے وہ نبی ﷺ کی لعنت کا مستحق ہے اور نبی ﷺ سے بغاوت کررہا ہے۔ حلالہ کرنے کی شرط پر نکاح کرنا تو مکروہ تحریمی ہے اگرچہ بعد عدت ثانی زوج اول کے لیے جائز ہو جائے گی اور اگر شرط نہیں لگائی بس نکاح کر لیا تو چاہے دل میں ایسا ارادہ ہو تو بھی مکروہ نہیں ہے۔[1] حلالہ کی شرط پر نکاح کہ میں اس شرط

پر تجھ سے نکاح کرتا ہوں کہ تجھے طلاق دے کر حلال کر دوں گا دوسرے شخص کا نکاح مکروہِ تحریمہ ہے لیکن دونوں نے اگر دل میں حلالہ کی نیت کی تو مکروہ نہیں، اس صورت میں دوسرا شخص اصلاح کی غرض سے نکاح کرنے پر اجر کر مستحق ہو گا[2]

حلالہ کے بارے میں احناف کا مؤقف یہ ہے کہ "نِکَاح بِشَرْطِ التَّحْلِیْل (یعنی حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا) جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی، وہ یہ ہے کہ عقدِ نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہِ تحریمی ہے،

زوجِ اول و ثانی (یعنی پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا) اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اِس نکاح سے بھی بشرائطِ حلالہ شوہرِ اوّل کے لیے حلال ہو جائے گی اور شرط باطل ہے اور شوہرِ ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں اور اگر عقد میں شرط نہ ہوا گرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحقِ اجر ہے۔" [3]

عقد نکاح سے پہلے ہی دوسرے شوہر کو سمجھا دیا جائے کہ عورت اپنے پہلے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہے اور اس کے ہاں پہلے

شوہر سے کچھ اولاد بھی ہے جن کی تربیت بخیر وخوبی پہلے شوہر اور اس کے ذریعے ہی ہو سکے گی اور پہلے شوہر کے نکاح میں جانے اور بچوں کی صحیح تربیت کرنے کا ذریعہ شوہرِ ثانی سے نکاح اور ہمبستری کے سوا کچھ نہیں ہے، تو اگر ان حالات میں شوہرِ ثانی ان دونوں (شوہرِ اول اور اس عورت) کی پریشانی کو حل کرنے کی نیت سے اس عورت سے نکاح کر لے اور یہ نکاح حلالہ کی شرط پر نہ کیا جائے (یعنی ایجاب و قبول کے وقت حلالہ کی شرط نہ لگائی جائے بلکہ نارمل الفاظ میں ایجاب و قبول ہوں اگرچہ دل میں ارادہ حلالہ کا ہو) اور نہ ہی اس پر شوہرِ اَوّل سے اجرت لی جائے

اور پھر بعدِ نکاح، ہمبستری کر کے اس کو طلاق دے تاکہ وہ عورت عدت گزار کر اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر لے اور بچوں کی صحیح طور پر پرورش کر سکے تو یہ شوہرِ ثانی اس طرح کر کے ان دونوں (شوہرِ اوّل اور عورت) کی خیر و بھلائی چاہنے کی وجہ سے ثواب کا مستحق قرار پائے گا۔ (دارالافتاء، 25 ذوالقعدۃ الحرام 1433ھ، 13 اکتوبر 2012ء)[4]

دین اسلام کے بارے میں سب کچھ جانتے بوجھتے پورا شعور رکھنے کے بعد بھی وہ یہ کرنا چاہتے تھے۔۔۔ صرف دولت کی لالچ کی خاطر۔۔۔ یہ وجہ ابھی ٹھیک سے کوئی بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا۔۔۔

کیونکہ کوئی بھی طلال قریشی سے اس حد تک گرنے جانے کی امید
نہیں رکھ رہا تھا۔۔۔

طلال قریشی اور سلمہ بیگم یہی چاہتے تھے کہ شہزاد کی شادی دوبارہ
حسام سے ہو جائے اور اجزم کی ان کی بیٹی رامین سے۔۔۔۔ تاکہ
ان کے دونوں بچے عیش و عشرت کی زندگی گزار سکیں۔۔۔

امینہ بیگم جیسی اچھی اور نرم خو سی ساس ملنا بھی قسمت کی بات
تھی۔۔۔

اقرار قریشی اور جبران قریشی جو ہر معاملے میں اپنے بڑے بھائی
کے اشاروں پر ہی چلتے آئے تھے۔۔۔اس بار وہ شہزاد کے ساتھ

ہوتا یہ غلط عمل برداشت نہیں کر پائے تھے۔۔۔ وہ اس کی سختی

سے مخالفت کرنا چاہتے تھے۔۔۔ مگر وہ بہت اچھے سے یہ بات

بھی جانتے تھے کہ طلال قریشی کبھی ان کی بات نہیں سنیں

گے۔۔۔ اور نہ ہی شہرزاد طلال صاحب کے خلاف جا کر ان کی

بات سنے گی۔۔۔ وہ سب سے زیادہ انہیں کو مانتی تھی۔۔۔

اجزم کے بنائے گئے پلان پر انہوں نے کسی قسم کی مخالفت کیے

بغیر بظاہر طلال قریشی کے سامنے یہی دکھایا تھا کہ وہ ان کے ساتھ

ہیں۔۔۔ ان دونوں نے ہی حلالہ کے لیے طلال قریشی کے آگے

سب سے زیادہ قابلے اعتبار انسان اجزم قریشی کو ہی بتایا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب اجزم سے بہتر اس کے لیے ہمیں کوئی انسان نہیں مل سکتا۔۔۔ آپ جانتے تو ہیں امینہ بھابھی کی ہر بات مانتا ہے وہ۔۔۔ اس کی جانب سے ہمیں کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ سچ کہیں تو ہمیں اپنے بیٹوں سے بھی زیادہ اجزم پر بھروسہ ہے۔۔"

جبران قریشی اور اقرار قریشی اجزم کی جانب سے سمجھائی ساری باتیں حرف بہ حرف بولتے طلال قریشی کو پوری طرح سے قائل کر گئے تھے۔۔۔

"تم لوگ ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔ نجانے میرا خیال اجزم کی طرف کیوں نہیں گیا۔۔۔ مگر کیا وہ اس کے لیے مانے گا۔۔۔"

طلال قریشی کو راضی ہوتا دیکھ ان دونوں کے ساتھ ساتھ فون پر ساری گفتگو سنتا اجزم قریشی کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

"جی جی بھائی صاحب۔۔۔ کیوں نہیں مانے گا۔۔۔؟؟؟ آپ ایک بار بات کر کے تو دیکھیں۔۔۔۔"

جبران قریشی نے بہت مشکل سے اپنی خوشی کو چھپا رکھا تھا۔۔۔

طلال قریشی کے فون کرنے پر اجزم قریشی زندگی میں پہلی بار اتنی جلدی وہاں پہنچا تھا۔۔۔ اپنی ماں کے علاوہ کبھی کسی کی نہ سننے والا طلال قریشی کی جانب سے کہی اتنی بڑی بات مان گیا تھا۔۔۔ یہ بات حیرت کی باعث ضرور تھی۔۔۔ مگر اس بات پر کسی نے بھی دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔

طلال قریشی اس کام میں زیادہ دیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ اجزم بھی یہی چاہتا تھا کہ امینہ بیگم کے آنے سے پہلے پہلے یہ سب ہو جائے۔۔۔ کیونکہ ان کا اس پلان میں شامل ہونا ذرا مشکل کام ہی تھا۔۔۔

طلال قریشی نے آج شام کو نکاح رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔اجزم کے کہنے پر جبران قریشی نے بہت ہی طریقے سے طلال قریشی کو اجزم قریشی سے شہزاد کا حلالہ کرنے والی بات فلحال سب سے پوشیدہ رکھنے کو ہی کہا تھا۔۔۔

اجزم جانتا تھا کہ جیسے ہی شہزاد کو اگر پہلے یہ بات پتا چلی تو وہ فوراً انکار کردے گی۔۔ مگر نکاح کے وقت اس کے پاس انکار کرنے کا کوئی موقع نہیں بچے گا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اشنور یہاں سے یہی سوچ کر گئی تھی کہ وہ اب کبھی یونی نہیں جائے گی۔۔۔نہ ہی کبھی زریاب ہمدانی سے ملے گی۔۔۔اس شخص نے وہاں سے آتے وقت اسے جو بولا تھا۔۔۔وہ الفاظ زریاب کے دل میں گھر کر کے رہ گئے تھے۔۔

وہ ان سے پیچھا ہی نہیں چھڑا پا رہی تھی۔۔۔اس شخص نے جس انداز میں اسے یہ الفاظ کہے تھے۔۔۔وہ اشنور بھول نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ اسے نہ تو فریب لگا تھا اور نہ کسی قسم کا دھوکا۔۔۔

اس دن کے بعد سے دل اس شخص کے حوالے سے عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا۔۔۔جب جب اس کی وہ گہری سیاہ

آنکھیں تصور میں آن ٹھہرتی تھیں دل عجیب سے انداز میں

دھڑکنے لگتا تھا۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ پوری طرح سے اس بات کو محسوس بھی نہیں کر پائی

تھی۔۔۔ کہ ان کی سر پر ایک بہت بڑی قیامت آن ٹوٹی تھی۔۔۔

جس نے ان کے پورے گھر کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اشنور کے چھوٹے بھائی دانش ایک بہت برے روڈ ایکسیڈنٹ کا

شکار ہوا تھا۔۔۔۔

اس کی حالت کافی سیریس تھی۔۔۔ اس کے دو آپریشن ہو چکے

تھے۔۔۔ مزید دو میجر آپریشن باقی تھے۔۔۔۔

جن کے لیے ڈاکٹر نے جو پیمنٹ بتائی تھی وہ سنتے ان سب گھر والوں کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی تھی۔۔۔ ساٹھ لاکھ کا توان کا وہ گھر نہیں تھا جس میں وہ رہتے تھے۔۔۔۔

وہ بیچ کر بھی وہ لوگ رقم پوری نہیں کر سکتے۔۔۔ اور اگر وہ گھر بیچ دیتے تو پورا خاندان روڈ پر آجاتا۔۔۔۔ اچانک سے بہت مشکل وقت آن پڑا تھا ان پر۔۔۔

سب اپنی طرف سے ہاتھ پیر مار رہے تھے۔۔ مگر کوئی حل نہیں نکل پا رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے انہیں چوبیس گھنٹوں کا ٹائم دیا تھا۔۔۔ جس کے بعد آپریشن سے بھی کچھ نہیں ہو پانا تھا۔۔۔

اشنور کا دل اذیت سے بند ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے چھوٹے معصوم بھائی کے لیے کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ جسے اپنی ماں کے بعد اس نے اپنے ہاتھوں میں پالا تھا۔۔۔۔

اور اب اس مقام پر آ پہنچی تھی کہ اسے اپنے ہاتھوں سے موت کے منہ میں جاتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کے بابا تو ویسے بھی اس کے نہیں رہے تھے۔۔۔۔ کوثر بیگم کی باتوں میں آکر کئی بار وہ اس پر ہاتھ بھی اٹھا چکے تھے۔۔۔۔ اس

نے کبھی کسی سے بدتمیزی نہیں کی تھی۔۔۔ مگر کوثر بیگم اس کی تائی اور چچی کو بھی ساتھ ملا کر اس کے بابا کے آگے اس کی ایسی ایسی باتیں کرتی تھیں کہ جو سن کر وحید اکبر نے کبھی اس کی کوئی بات سنی ہی نہیں تھی۔۔۔

اس کی تائی کوثر بیگم کے کہنے میں آکر اس پر اپنے بیٹوں کے ساتھ فری ہونے اور ان پر بری نظر رکھنے کا الزام بھی لگا چکی تھیں۔۔۔ اشنور نے شروع میں اپنے بابا کو بتانے کی کوشش کی تھی کہ یہ سب غلط کہہ رہے ہیں۔۔۔ مگر اس کے بابا کوثر بیگم کی باتیں سن کر اس کے اتنے خلاف ہو چکے تھے کہ انھوں نے اس کی سننا بھی

گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اس سے کبھی کبھار ضرورت کے تحت ہی بات کرتے تھے۔۔۔اس کے علاؤہ انہوں نے بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا اس سے۔۔۔

اشنور کے پاس ابھی صرف اس کا بھائی ہی تھا۔۔۔جو اس کے دل کے بہت قریب تھا۔۔۔جو اسے سمجھتا تھا۔۔۔اور اب تو کئی بار اپنی بہن پر اٹھتی انگلیوں کو روکنے کی کوشش بھی کرتا تھا۔۔۔مگر وہ چھوٹا تھا۔۔۔ابھی پوری طرح سے اسے ڈیفینڈ نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

لیکن اس وقت وہ اندر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔ لیکن وہ اسے بچانے کے لیے کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔ اشنور اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

اشنور تھکے تھکے انداز میں ہاسپٹل کے لان میں بنے سنگی بینچ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھ گود میں رکھے ہوئے تھے۔۔۔ جن پر قطرہ قطرہ اس کے آنسو گرتے انہیں بھیگو رہے تھے۔۔۔

جب اسے اپنے اوپر سایہ پڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اس نے چہرا اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔۔۔

جہاں یاسین ہمدانی کو اپنے گارڈز کے پورے پروٹوکول کے ساتھ کھڑا دیکھ وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔یاسین ہمدانی نرم نگاہوں سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ جس کی حالت اس وقت کافی خستہ حال سی تھی۔۔۔

جبکہ ان کے ارد گرد اسلحے سے لیس گارڈز کو دیکھتے اشنور کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

یاسین ہمدانی کسی تعارف کے محتاج نہیں تھے۔۔۔ اشنور انہیں پہلے سے جانتی تھی۔۔۔اور اب وہ یہ بھی جان گئی تھی کہ یاسین

ہمدانی زریاب ہمدانی کے فادر تھے۔۔۔۔وہ یقیناً یہاں اسی کے حوالے سے اس سے ملنے آئے تھے۔۔۔۔

جو بات اشنور کو مزید پریشان کر گئی تھی۔۔۔وہ جتنا ان امیر لوگوں کے جھنجھٹ سے بچنا چاہتی تھی۔۔۔اسے اتنا ہی پھنسایا جا رہا تھا۔۔۔

اسے ڈرتا دیکھ یاسین ہمدانی نے گارڈز کو پیچھے جانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔جو ان کے لیے سیف بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔مگر وہ اس لڑکی کو ریلیکس کر کے بات کرنا چاہتے تھے۔۔۔

"بیٹے کیا آپ کا تھوڑا سا وقت مل سکتا ہے۔۔۔۔۔؟"

بہت ہی شفقت بھرے انداز میں اسے مخاطب کرتے انہوں نے اجازت مانگی تھی۔۔۔۔اشنور اس بارعب شخصیت کے مالک انسان کو انکار کر ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔اس کا سر اپنے آپ اثبات میں ہلا تھا۔۔۔۔

اشنور ان کے کہنے پر خاموشی کے ساتھ بینچ کے ایک کنارے پر اٹک گئی تھی۔۔۔۔جو خود بینچ کے دوسرے سرے پر کافی فاصلے پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

"میں یاسین ہمدانی ہوں زریاب ہمدانی کا والد۔۔۔"

اپنے مخصوص لہجے میں بولتے انہوں نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔

جو سننے کے بعد بھی اشنور نے اپنا چہرا اوپر نہیں اٹھایا تھا وہ خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

"میں اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔اس کی خوشی کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔مجھے پتا چلا ہے کہ زریاب آپ سے محبت کرتا ہے۔۔۔مگر آپ نے ابھی تک میرے بیٹے کو کوئی حوصلہ افزا جواب نہیں دیا۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ میرے بیٹے کا پروپوزل قبول کرلیں۔۔۔میں جانتا ہوں اس طرح آپ کو یہ بات آکر کہنا مناسب نہیں ہے۔۔۔آپ کے گھر پر اپر طریقے

سے رشتہ بھیجا جائے گا۔۔۔ مگر اس سے پہلے میں آپ سے بات

کرنا چاہتا تھا۔۔۔ کہ جب رشتہ بھیجا جائے تو انکار کی کوئی گنجائش نہ

بچے۔۔۔۔۔"

یاسین ہمدانی اس کے احساسات اور اذیت کی پرواہ کیے بغیر ایک

جذباتی باپ کی طرح اس وقت صرف اپنے بیٹے کی خوشی دیکھ رہے

تھے۔۔۔

اشنور جو مٹھیاں بھینچے بہت مشکل سے خود پر ضبط کیے بیٹھی

تھی۔۔۔ایک جھٹکے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"گستاخی معاف کیجیے گا سر۔۔۔ لیکن آپ کو اپنے دل میں تھوڑی بہت انسانیت رکھنی چاہیے کہ آپ کو اس بات کا اندازہ ہو کہ اگلا انسان اس وقت کس قدر اذیت کا شکار ہے۔۔ میرا بھائی وہاں بستر پر پڑا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔۔۔ اور آپ چاہتے ہیں میں آپ کے بیٹے کا رشتہ قبول کر لوں۔۔۔ مجھے اب سمجھ آ رہی ہے کہ آپ کا بیٹا اتنا بے حس اور احساسات سے عاری کیوں ہے۔۔ جسے نہ تو محبت کرنے کا پتا ہے اور نہ ہی نفرت کا۔۔۔۔ آپ کو خود اس بات کا اندازہ نہیں ہے تو اپنے بیٹے کو کیا سکھائیں گے۔۔۔۔"

اشنور اس وقت شدید ذہنی اذیت کو شکار تھی۔۔اس لیے بنا

سوچ سمجھے ان سے کافی بدتمیزی سے بات کر گئی تھی۔۔۔اسے

بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ زریاب ہمدانی اپنے باپ کو اس طرح

یہاں بھیج دے گا۔۔۔

اسے لگا تھا شاید یہ شخص اب غصے سے وہاں سے چلا جائے گا۔۔

مگر وہ مسکراتی نرم نگاہوں سے اس کی جانب تکے گئے تھے۔۔۔

مزاج میں یہ لڑکی بالکل ان کے بیٹے کی ٹکر کی تھی۔۔۔شاید اسی

وجہ سے زریاب کو وہ پسند بھی آئی تھی۔۔۔جو نہ تو اسکی دولت سے

مرعوب ہوئی تھی اور نہ اس کی وجاہت سے۔۔۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں بیٹا۔۔۔ ہم دونوں باپ بیٹے میں بہت ساری کمیاں رہ گئی ہیں۔۔۔ کیونکہ ہمیں سدھارنے والی جو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔ اسی لیے آپ سے کہہ رہا ہوں۔۔۔ میرے بیٹے کی زندگی میں آ کر اس کی ذات کا خلا پر کر دیں۔۔۔"

اشنور جو وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔ ان کی بات سن کر دی سی گئی تھی۔۔۔۔ ایک عجیب سا درد تھا ان کی آواز میں۔۔۔۔

"آپ کے بھائی کے علاج کا سارا بل پے کر دیا ہے میں نے۔۔۔۔ قابل ڈاکٹرز اور سرجنز کی ٹیم کو بلوایا گیا ہے۔۔۔ ابھی کچھ دیر میں

آپریشن شروع کر دیا جائے گا۔۔۔۔ انشاء اللہ آپ کے بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔"

یاسین ہمدانی کی بات پر اشنور نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ستر لاکھ ایک بہت بڑی اماؤنٹ تھی۔۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟؟ آپ میرا سودا کر رہے ہیں۔۔۔۔؟"

اپنے بھائی کا آپریشن شروع ہونے کا سن کر جہاں اس کے دل میں سکون سا اتر گیا تھا۔۔۔۔ وہیں اس شخص کے اتنے بھاری احسان

اور اس کے بدلے میں کی جانے والی ڈیمانڈ سن کر اشنور کو اپنا دل رکھتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

انہوں نے اس کے پاس انکار کا آپشن ہی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ وہ ان کی جانب سے کیے جانے والے احسان کے بوجھ تلے دب گئی تھی۔۔۔

"نہیں میں آپ کا نہیں اپنے بیٹے کی خوشیوں کا سودا کر رہا ہوں۔۔۔ جس کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"

یاسین ہمدانی اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔

"یہ بات صرف ہم دونوں میں ہی رہے گی۔۔۔زریاب تک یہ بات کبھی نہیں پہنچنی چاہئیے۔۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے انہوں نے بہت ہی آرام سے یہ بات کہی تھی۔۔۔بظاہر لہجہ بالکل بے تاثر تھا۔۔۔ مگر اشنور کو اس بات میں ایک وارننگ سی لگی تھی۔۔۔۔ جیسے وہ چاہتے ہوں کہ کبھی کسی بھی قیمت پر یہ بات زریاب تک پہنچے۔۔۔

خاموشی سے اپنی جگہ پر کھڑے اس نے گاڑیوں کا قافلہ وہاں سے نکلتے دیکھا تھا۔۔۔

اس کے گرد بہت ہی خوبصورتی کے ساتھ جال بنا گیا تھا۔۔۔ جس میں وہ بری طرح پھنس چکی تھی۔۔۔۔یاسین ہمدانی ایک بہت ہی کامیاب بزنس مین تھے تو اچھے سے جانتے تھے کہ کب اور کہاں پیسہ انویسٹ کرنا تھا انہوں نے۔۔۔۔

آج بھی وہ سارا بوجھ اس پر ڈالتے اپنے بیٹے کی خوشی میں سرشار وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

اشںور کو زریاب کے خیال سے بھی اپنا دل سمٹتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس شخص کو ابھی پوری طرح خود پر بھی یقین نہیں تھا کہ

ان کا بیٹا واقعی ہی محبت کرتا بھی تھا یا صرف کچھ وقت کی دل لگی تھی۔۔۔شک کی بنیاد پر وہ شخص اتنی بڑی قیمت دے گیا تھا۔۔۔

مگر اس وقت وہ ان ساری باتوں کو اپنے ذہن سے جھٹکتے تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جہاں اس کے بھائی کو اس کی دعاؤں کی اشد ضرورت تھی۔۔۔

دانش کا آپریشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔سب لوگ ہی اپنی اپنی جگہ اس بات پر حیران تھے کہ آخر اتنی بڑی رقم کس نے ادا کی تھی۔۔۔مگر ڈاکٹرز نے انہیں اس بارے میں کچھ نہیں بتایا

تھا۔۔۔انہیں یہی کہاں گیا تھا کہ ہاسپٹل انتظامیہ نے اپنی فنڈنگ سے یہ اخراجات برداشت کیے ہیں۔۔۔

اشنور نے بھی شکر ادا کیا تھا کہ سب لوگ ڈاکٹر کی بات پر مطمیئن ہو گئے تھے۔۔۔

دونوں میجر آپریشن ہو چکے تھے۔۔۔ڈاکٹرز نے ان سب کو خوشی کی نوید سنادی تھی۔۔۔

وہ اب خطرے سے باہر تھا۔۔۔اشنور بے پناہ خوش تھی۔۔۔جو بھی تھا مگر یاسین ہمدانی اس کے لیے فرشتہ بن کر آئے تھے۔۔۔ اگر وہ نہ آئے ہوتے تو اب تک نجانے کیا ہوتا۔۔۔۔

اتنے وقت بعد گھر کے سب لوگوں کے چہروں پر خوشی بکھری تھی۔۔۔

"جس ہاسپٹل انتظامیہ نے پہلے صاف انکار کردیا کہ وہ ستر لاکھ میں سے ایک روپیہ بھی نہیں دے سکتے۔۔۔ اچانک ان کے پاس اتنی ساری فنڈنگ کہاں سے آگئی۔۔۔؟ اور بنا ہمارے کہے انہوں نے اتنی اچھی ٹیم بلا کر جن کی فیس ہی لاکھوں میں ہوتی ہے۔۔ ان سے آپریشن بھی کروادیا۔۔ یہ بات تھوڑی ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔ باقی سب تو شکرانے کے نوافل پڑھ کر چپ ہو گئے ہیں۔۔۔ مگر میرے دماغ سے یہ بات ہی نہیں نکل رہی۔۔۔ کہ یہ سب کروایا

گیا ہے اور ہمیں کچھ اور دکھایا گیا ہے۔۔۔یا پھر واقعی ہاسپٹل

انتظامیہ جن کی اپنی کمائی اتنی نہیں ہو گی۔۔۔اسی نے ستر لاکھ

روپے دیئے ہیں۔۔۔۔"

عمیرہ اشنور کے پاس آتے طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔۔۔جس پر

اشنور نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اتنے ٹائم سے

یونیورسٹی نہیں گئی تھی۔۔اس نے عمیرہ کو بھی منع کر دیا تھا کہ وہ

اس کے کسی بھی قسم کے بدلے کا حصہ نہیں بن سکتی۔۔۔اور نہ

ہی اسے اس بات پر اب یقین رہا تھا کہ واقعی زریاب ہمدانی نے

اس کے ساتھ غلط کیا ہے۔۔۔جس کے بعد سے عمیرہ کے اندر

اشنور کے لیے غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔پہلے وہ اس کے سامنے

محبت کا ڈھونگ کرتی تھی۔۔۔ مگر اب وہ کھل کر سامنے آتی وار

کرنے لگی تھی۔۔۔

عمیرہ نے اشنور کے سامنے ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ یاسین ہمدانی کو

وہاں آتا اور اشنور سے بات کرتا دیکھ سن چکی ہے۔۔۔۔۔وہ ابھی

یہ بات اپنے اندر ہی رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اور وقت آنے پر اسے سامنے لا کر اشنور اکبر کو رسوا کرنا چاہتی

تھی۔۔۔۔۔

جس بات سے انجان اشعر ابھی بھی اسے عزت دے رہی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہرزاد نے اجزم کی ضد میں آکر اتنا بڑا فیصلہ تو کر لیا تھا مگر اب اس کا دل مسلسل ملامت کر رہا تھا۔۔۔ وہ حلالہ جیسا ناپاک عمل کرنے جا رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا نکاح کس انسان سے کروایا جا رہا تھا۔۔۔ اور پھر اس کے بعد کی حلالہ کی شرطیں جان کر اس کو اپنا دل رکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ بھلا اس سب کے لیے کیسے راضی ہو سکتی تھی۔۔ صرف اس ایک انسان کو مزا اچکھانے کے لیے۔۔۔ کیا وہ اس کے لیے اتنا ضروری تھا۔۔۔

کہ وہ اس کو اذیت دینے کی خاطر اپنی زندگی مزید برباد کر رہی تھی۔۔۔ شہر زاد نے بالکل سادہ سا کریم کلر کا لباس پہن رکھا تھا۔۔ جس کے اوپر مہرون شال کر کے اس کے پردے کا انتظام کیا گیا تھا۔۔۔

شہر زاد کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ اسے نیچے ڈرائینگ روم میں لایا گیا تھا۔۔۔ یہاں درمیان میں پارٹیشن کر کے بیٹھنے کا الگ

الگ انتظام کیا گیا تھا۔۔۔ مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا تھا۔۔ شہرزاد کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

مگر اس کی دھڑکنیں تو اس وقت تھم گئی تھیں جب اس کی سماعتوں سے اجزم قریشی کا نام ٹکرایا تھا۔۔۔ اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے قریب بیٹھی فریحہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

مولوی صاحب اس سے اس کی رضامندی پوچھ رہے تھے۔۔۔ مگر وہ تو ہونقوں کی طرح ان سب کو ہی تکے جا رہی تھی۔۔۔

ایک بار بھی اس کے دماغ میں ایسی کوئی سوچ نہیں آئی تھی کہ ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔

"تمہارا ماموں کی بات ہو چکی ہے اجزم سے۔۔۔ اس نے وعدہ کیا ہے وہ یہ نکاح حلالہ کی نیت سے ہی کر رہا ہے۔۔۔ کل کی وہ تمہیں طلاق دے دے گا۔۔۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

سلمہ بیگم نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔ جبکہ فریحہ بیگم نے ناگواری بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جنہیں یہ الفاظ ادا کرتے زرا سی شرم محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔۔ لالچ میں انسان اتنا

اندھا ہو جاتا ہے یہ بات انہیں اب دیکھنے کو بہت اچھے سے مل رہی تھی۔۔۔

شہزاد کی جانب سے خاموشی پر پر جہاں دوسری جانب بیٹھے اجزم قریشی کی سانسیں رک گئی تھیں۔۔۔ وہیں جبران قریشی اور اقرار قریشی نے بھی گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ طلال قریشی تیزی سے اٹھ کر اس جانب گئے تھے۔۔۔

"شہزاد بیٹا ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔ ہم پر بھروسہ رکھو۔۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے طلال قریشی نے اسے نکاح قبول کرنے کا کہا تھا۔۔۔جب شہر زاد کے کانپتے ہونٹوں سے وہ الفاظ نکلے تھے جو اجزم قریشی کی سماعتوں میں امرت گھول گئے تھے۔۔۔۔نکاح نامے پر سائن کرتے اس کی خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔۔

وہ بے پناہ خوش تھا۔۔۔جو اس وقت اپنی شرمندگی میں طلال قریشی نوٹ نہیں کر پائے تھے۔۔۔۔کانپتے ہاتھوں سے سائن کرتے شہر زاد کو لگا تھا وہ کسی بھی وقت اپنے حواس کھو دے گی۔۔۔۔یہ اس کے ساتھ ہو کیا گیا تھا۔۔۔

جس انسان کی ضد میں آ کر وہ حلالہ جیسے عمل کے لیے راضی ہوئی تھی۔۔۔ابھی وہ اسی کے نام اپنے سارے حقوق لکھوا گئی تھی۔۔۔

شہزاد کو اپنے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔
اس لمحے اسے حسام قریشی سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔
جس کے جذباتی پن کی وجہ سے آج وہ اس انسان کو سونپ دی گئی تھی جس کے آگے کبھی ہار نہ ماننے کا اپنے دل سے عہد کر رکھا تھا اس نے۔۔۔۔

اس نے ہمیشہ سے اپنے دل کو یہی سمجھایا تھا کہ یہ دنیا کا آخری مرد بھی ہو اوہ تب بھی اپنے آپ کو اس کے نام نہیں لگوائے گئی۔۔۔۔

مگر ایسا کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنے آپ سے کیے عہد میں بہت بری طرح سے ناکام ہو گئی تھی۔۔۔۔

شہزاد کا وجود بالکل بے جان ہو چکا تھا۔۔۔اسے ایک رات کے لیے اجزم ہاؤس میں رخصت کیا گیا تھا۔۔۔

جبران قریشی اور اقرار قریشی اپنی جگہ بہت خوش تھے۔۔۔

انہوں نے اپنی یتیم بھانجی کے ساتھ غلط ہونے سے بچا لیا تھا۔۔۔۔

اجزم نے انہیں کہہ دیا تھا کہ وہ ہر طرح سے بے فکر ہو جائیں۔۔۔ وہ کہیں بھی ان کا نام نہیں آنے دے گا۔۔۔ آگے کی ساری جنگ اکیلے لڑے گا۔۔۔

مگر پہلی جنگ جو سب سے زیادہ خطرناک تھی وہ لڑنے کے خیال سے ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"تمہاری بیوی کو پہنچا آئے ہیں تمہارے کمرے میں۔۔۔ امید کرتی ہوں کہ تمہاری نئی زندگی کس آغاز خوشگوار ہو گا۔۔۔"

فریحہ بیگم اس کے قریب آتیں شرارتی مسکان کے ساتھ اسے چھیڑتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔ جس پر اجزم کھل کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

" تھینکس چاچی۔۔۔ مگر ابھی آپ کی دعاؤں گی شدت سے ضرورت ہے۔۔۔"

اجزم مسکراتا ہوا سرشار سا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جیسے شہزاد سلمان کے شایان شان سجانے کی کوشش کی تھی اس نے۔۔۔ ہر جانب لال گلابوں کے بکے رکھے گئے تھے۔۔۔ بیڈ

کے اردگرد بھی لال گلابوں سے خوبصورت سجاوٹ کی گئی

تھی۔۔۔

سب کچھ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کسی نئی نویلی دلہن کے استقبال میں

کیا جاتا ہے۔۔۔ مگر شہرزاد جو پہلے ہی غصے سے ابل رہی

تھی۔۔۔ اس ساری سجاوٹ نے جلتی پر تیل کو کام کیا تھا۔۔۔

فریحہ بیگم کے جاتے ہی اس نے سیج سے ان پھولوں کو نوچ کر

پھینک دیا تھا۔۔۔

وہاں جتنے بھی بکے رکھے گئے تھے ان سب سے پھولوں کو نوچ دیا

تھا۔۔۔۔ ہر جانب پھولوں کی پتیاں بکھر گئی تھیں۔۔۔

جب اسی لمحے اجزم قریشی نے روم میں قدم رکھا تھا۔۔۔اندر کا منظر اس کی توقع کے عین مطابق تھا۔۔۔

"ویلکم ٹو مائی لائف جان من۔۔۔۔"

اندر آتے ہی با آواز بلند سلام کرتے اس نے شہزاد کے ہاتھوں کو وہیں ساکت کر دیا تھا۔۔

وہ جھٹکے سے پلٹی تھی جب سامنے ہی وہ اپنی وجاہت سے بھرپور شخصیت کے ساتھ کھڑا نظر آیا تھا۔۔چہرے پر دلکش مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

وہ محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

شہر زاد سر سے پیر تک جل اٹھی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ سارا گیم رچا کر مجھے حاصل کر لو گے۔۔۔۔؟؟؟ بھول ہے تمہاری یہ۔۔۔۔ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی بھول۔۔۔۔"

شہر زاد تپ کر بولی تھی۔۔۔

"میری زندگی کی بھول تو یہ بھی تھی کہ میں کبھی تم سے نکاح کر پاؤں گا۔۔۔ہے نا۔۔۔؟؟؟ مگر دیکھو میں اپنے الفاظ کا کتنا سچا نکلا۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہاری اگلی ملاقات ہمارے بیڈ

روم میں ہو گی۔۔۔۔اور دیکھو اس وقت تم مسز اجزم قریشی بنی میرے پاس موجود ہو۔۔۔۔"

اجزم کو سادہ سے حلیے میں بھی اس وقت وہ دنیا کی سب سے حسین ترین لڑکی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

"بھولو مت تم نے یہ نکاح حلالہ کی شرط پر کیا ہے۔۔۔۔کل تمہیں مجھے طلاق دینی ہو گی۔۔۔۔"

شہر زاد اس کے فاصلے پر کھڑے ہونے کی وجہ سے خود میں حوصلہ پیدا کرتے بول رہی تھی۔۔۔اس کی بات پر اجزم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

"معصوم لڑکی۔۔۔۔ تمہیں اب بھی ایسا لگ رہا ہے کہ میں نے یہ نکاح حلالہ کی شرط پر کیا ہے۔۔۔ جو انسان تمہیں اپنے نام لگوانے کے لیے مرا جا رہا تھا۔۔۔ وہ حلالہ کہ شرط پر نکاح کر کے تمہیں طلاق دے دے گا۔۔۔ تم اب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مسز اجزم قریشی بن کر رہو گی۔۔۔ جب تک یہ سانسیں سلامت ہیں۔۔۔ تمہیں خود سے جدا نہیں کروں گا۔۔۔"

اجزم کی بات پر شہزاد کو ایک اور بڑا جھٹکا لگا تھا۔۔۔ وہ یہ ساری باتیں بھلا کیسے فراموش کر سکتی تھی۔۔۔ اس کے چہرے کی رنگت اڑ چکی تھی۔۔۔

اس نے اجزم کی جانب دیکھا تھا جو اسکے بہت قریب آگیا تھا۔۔۔

"تم دھوکے باز انسان ہو۔۔۔میں ابھی جاکر سب کو تمہاری نیت سے آگاہ کرتی ہوں۔۔۔۔"

شہرزاد اسے قریب آتے دیکھ تیزی سے وہاں سے ہٹی تھی۔۔۔۔ جب اجزم نے اپنے پاس سے گزرتی شہرزاد کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔وہ سیدھی اسکے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔

شہرزاد نے دور ہونا چاہا تھا مگر اپنے گرد سختی سے بندھے اس کے حصار نے شہرزاد کو ایسا نہیں کرنے دیا تھا۔۔۔

"تم کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔"

اجزم نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گرد لپٹی شال کو اتار دیا تھا۔۔

شہزاد مسلسل اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی اس کی گردن کو اپنے ناخنوں سے نوچ چکی تھی۔۔۔۔

اجزم اسے بالکل جنگلی بلی بنتے دیکھ بے ساختہ ہونٹوں پر امڈ آنے والی مسکراہٹ نہیں روک پایا تھا۔۔۔

"تم غلط کر رہے ہو۔۔۔ طلال ماموں اور حسام تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔"

شہزاد کا بس نے چل رہا تھا کہ اجزم قریشی کا گلا ہی دبا دے۔۔۔

"میرے قریب آنے پر اتنا برا کیوں لگ رہا ہے۔۔۔۔ حلالہ کی شرط تم بھی اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔ آج کی رات تم میرے پاس کیوں بھیجی گئی ہو سب پتا ہے تمہیں۔۔۔۔۔ پھر یہ احتجاج کس بات کا ہے۔۔۔۔ تم حلالہ کی یہ شرط کسی انجان انسان کے ساتھ پوری کرنے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔۔۔ صرف مجھے نیچا دکھانے کے لیے۔۔۔ اتنی نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔"

اجزم کی کہی جانے والی بات پر شہر زاد کے جسم کا پورا خون نچوڑ کر چہرے پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔ اس کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے نگاہیں اٹھا کر اجزم کی جانب دیکھا تھا۔۔ مگر نگاہوں کے

ملاپ پر اجزم کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ دوبارہ اس کی جانب نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

وہ کچھ لمحوں کے لیے بھول ہی گئی تھی کہ اسے یہاں کس لیے بھیجا گیا تھا۔۔۔

وہ اس شخص سے اپنی ضد اور نفرت نبھانے کے چکر میں سب کچھ فراموش کر گئی تھی۔۔۔ وہ کتنا بڑا گناہ کرنے کی نیت رکھتی تھی۔۔۔

وہ سب تصور میں لاتے وہ سختی سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

اجزم کا ارادہ اسے شرمندہ کرنے کا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ اسے احساس دلانا چاہتا تھا کہ اس کی ضد میں آکر شہزاد اپنے ساتھ کیا کرنے والی تھی۔۔۔

اجزم نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

شہزاد نگاہیں جھکائے خاموشی سے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

شہزاد کا چہرا خطرناک حد تک لال ہو چکا تھا۔۔۔ آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔۔۔ نازک وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔

اجزم قریشی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔یہ نادان لڑکی اپنے ساتھ غلط کر رہی تھی۔۔۔لیکن وہ اس کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔۔

وہ جھکا تھا اور شہرزاد کے گال پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔اس کے شدت بھرے ہونٹوں کے لمس پر شہرزاد کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔اس کی رنگت خطرناک حد تک لال ہوئی تھی۔۔

یہ شخص اب اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا۔۔یہ سوچ کر ہی اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے شہرزاد نے اپنی

آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔۔جب اسے اپنے کان کی لوح پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

"اجزم قریشی کبھی کسی بھی معاملے میں شہر زاد سلمان کو مجبور نہیں کرے گا۔۔۔میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ تم خود پر جبر کر کے میرے قریب آؤ۔۔۔تمہیں پوری طرح سے اسی دن اپنا بناؤں گا۔۔۔جب تمہاری طرف سے زرا سی بھی رضامندی محسوس ہوئی۔۔۔اسی دن میری شدتوں سے آگاہ ہو گی تم۔۔۔کہ اجزم قریشی کی شہر زاد سلمان سے عشق کی انتہا کیا ہے۔۔۔"

اس کے کان کی لوح چومتا وہ زرا سا جھک کر اس کی شہہ رگ پر اپنے لب رکھتا پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔ دل تھا کہ مسلسل گستاخیوں پر آمادہ کیے ہوئے تھا۔۔ مگر وہ شہر زاد کو مزید خود سے بد ظن نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔ اس لیے اپنے دل کو پتھر کرتے وہ دور ہوا تھا۔۔۔

شہر زاد جو آنکھیں میچے کھڑی تھی۔۔۔ اس شخص کی بات پر وہ حیرت کا شکار ہوئی تھی۔۔۔

وہ جو اسے حاصل کرنے کے لیے پاگل ہوا جا رہا تھا۔۔اس پر ملکیت حاصل کرنے کے بعد اس آسانی سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔

شہر زاد اس بات کو قبول نہیں کر پائی تھی۔۔۔کوئی مرد اتنے مضبوط نفس کا مالک کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ شہر زاد کو حسام کی کہی جانے والی بہت ساری باتیں یاد آئی تھیں۔۔۔جن سے وہ بہت ٹارچر بھی ہوتی تھی۔۔۔

حسام نے کئی بار اسے ساتھ باہر جانے کو کہا تھا۔۔۔رخصتی سے پہلے ہی اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے پر زور دیا

تھا۔۔۔ مگر وہ نہ تو اتنی جلدی رخصتی کرنے پر تیار تھی اور نہ ہی ایسے کسی فعل کے لیے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ حسام اس سے اکثر ناراض اور غصہ رہتا تھا۔۔۔ شہر زاد نے اس کے نکاح میں ہونے کے باوجود کبھی اسے اپنے اتنے قریب بھی نہیں آنے دیا تھا جتنا ابھی کچھ سیکنڈز پہلے اجزم قریشی آچکا تھا۔۔۔

اگر حسام نے ایسی کوئی کوشش بھی کی تھی تو شہر زاد نے اسے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ حسام اس پر شک کرتا تھا کہ شاید وہ کسی اور میں انوالو ہے۔۔۔ تبھی اسے اپنے قریب نہیں آنے دے رہی۔۔۔

وہ کئی بار اس پر الزام بھی لگا چکا تھا۔۔۔ کبھی کسی ڈاکٹر سے بات کرنے پر تو کبھی کسی پیشنٹ سے۔۔۔۔

مگر شہرزاد اپنے دل کو پھر بھی حسام قریشی کو اپنا یقین دلانے اور اپنے قریب کرنے پر راضی نہیں کر پائی تھی۔۔ اور آج اجزم قریشی کے نکاح میں آنے کے بعد اسے اس شخص کا چھونا اور قریب کرنا برا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ مگر اسے اپنی اس کیفیت پر جی بھر کر غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔

اجزم روم سے جا چکا تھا۔۔۔ جب شہر زاد دروازہ لاک کرتی سائیڈ ٹیبل پر رکھے اپنے پرس سے ڈائری نکالتی بیڈ پر بیٹھتی اپنی عادت کے مطابق اس پر اپنی دلی کیفیت عیاں کرتی چلی گئی تھی۔۔۔

قریشی ولا کے سب لوگ ہی اس کے بہت قریب تھے۔۔۔۔ اسے بہت اہمیت بھی دیتے تھے۔۔۔ مگر آج تک شہر زاد کبھی کسی پر اتنا بھروسہ نہیں کر پائی تھی۔۔۔ کہ اپنے دل کی باتیں شیئر کر سکے۔۔۔۔ اسی لیے وہ اپنی ہر بات اپنی ڈائری پر عیاں کرتی تھی۔۔۔۔ اور اس ڈائری کو بہت ہی سیف لاکر میں رکھتی تھی۔۔۔۔ تاکہ کبھی کسی کے ہاتھ نہ لگ سکے۔۔۔۔۔

اسے نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا کہ آج کی رات اتنے اچھے طریقے سے گزر جائے گی۔۔۔۔

ڈائری لکھتے اسے ایک بج چکا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ جلدی سونے کی عادی تھی۔۔۔ مگر آج تو جیسے نیند آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ڈائری بند کر کے اسے ایک باکس میں محفوظ کر کے لاک کرتی وہ واپس پرس میں ڈال گئی تھی۔۔۔ اس باکس کا کوڈ صرف شہزاد کو ہی پتا تھا۔۔۔ جو کوئی انسان سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔۔۔جب اجزم روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں کمبل میں لپیٹے اپنے بیڈ پر بے خبر سوئے وجود پر پڑی تھیں۔۔۔وہ آگے بڑھا تھا اور دوسری سائیڈ سے آکر بیڈ پر نیم دراز ہوا تھا۔۔۔۔

شہزاد کے اتنے قریب آتے اس کے دل کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔وہ کروٹ کے بل سر کے نیچے بازو ٹکائے زرا سا اوپر ہوتا شہزاد کے چہرے سے کمبل ہٹا گیا تھا۔۔۔

آنکھیں موندے وہ گہری نیند میں لگ رہی تھی۔۔۔ مگر اس حسین مورتی نے اجزم قریشی کی نیندیں آج اڑا کر رکھ دی تھیں۔۔۔ اس نے بہت کوشش کی تھی دوسرے روم میں سونے کی۔۔۔ مگر آج اپنے اس بستر کے علاوہ تمام بستر اسے کانٹوں کی سیج معلوم ہو رہے تھے۔۔

وہ مہکتا نازک وجود اس سے اس کی سانسیں چھین رہا تھا۔۔۔ اجزم خود کو نہیں روک پایا تھا۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے شہزاد کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔ وہ سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

اس کے کمبل کو اپنے گرد لیٹتے وہ اس کی گردن تلے اپنا بازو رکھتا اس کی مہکتی زلفوں کو اپنے ہونٹوں سے محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ شہزاد کی کمر پر جبکہ دوسرا شہزاد کے سر سے نیچے سے ہوتا اس کی گردن کی ملائمت کو چھو رہا تھا۔۔۔زیرو پاور کی مدھم سی روشنی میں شہزاد کی گہری بوجھل سانسیں اجزم کے دل پر مزید قیامت برپا کر رہی تھیں۔۔۔مگر وہ دل کے لاکھ اکسانے پر بھی کوئی گستاخی کرنے پر تیار نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کی بے بسی انتہا پر تھی۔۔۔

شہر زاد کی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے لاک کرتا وہ اس کی گردن میں اپنا چہرا چھپاتا آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔اس کے وجود سے اٹھتی مہکتی خوشبو اجزم قریشی کی سانسوں میں اترتی اس کی تڑپتی روح کو سکون پہنچا گئی تھی۔۔۔

اجزم قریشی کے سو جانے کے احساس ہوتے ہی شہر زاد نے آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔۔وہ تو سوئی ہی نہیں تھی۔۔۔

اس نے اجزم قریشی کا روم میں آنا اور پھر اپنی سانسوں کے قریب آنا محسوس کیا تھا۔۔۔اسے لگا تھا شاید یہ شخص جو بڑی بڑی باتیں

بول کر گیا ہے ان پر کھڑا نہیں اتر پایا۔۔۔اور نفس کے آگے جھکتا وہ اس سے اپنا حق وصول کرنے آن پہنچا تھا۔۔۔

مگر اس کی یہ سوچ بھی غلط ثابت کرتے اجزم نے اسے موم کی گڑیا کے جیسے اپنی بانہوں میں سمیٹا تھا۔۔۔ شہرزاد اس کا عقیدت بھرا لمس محسوس کر پائی تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے جاگتے ہوئے بھی سونے کا دکھاوا کیا تھا۔۔۔

اس وقت بھی اس کی گرم سانسوں سے شہرزاد کو اپنی گردن جھلستی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس کے اعنابی لبوں کا لمس شہرزاد کی شہہ

رگ پر تھا۔۔۔ جبکہ اس نے جس مضبوطی کے ساتھ شہزاد کی کمر کو جکڑ کر اسے پوری شدت سے اپنے سینے میں چھپا رکھا تھا۔۔۔ شہزاد ہلنا تو دور کی بات ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔

رہی سہی کسر اس کی بھاری ٹانگ نے پوری کر رکھی تھی۔۔۔ جس نے اس کی فرار کی ساری راہیں مسدود کر دی تھیں۔۔۔

شہزاد اس کا ہاتھ دور جھٹکنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر ایسا کر کے وہ ہرگز بھی اس شخص کو یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ جاگ رہی ہے۔۔۔

وہ اسے کبھی بھی وہ سب بتانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی جو اس کے دل و دماغ میں اس شخص کے لیے ہمیشہ سے چلتا آیا تھا۔۔۔

اس کی دھڑکنیں اس وقت اس کی قابو میں نہیں تھیں۔۔۔ ہو بھی کیسے سکتی تھیں بھلا۔۔۔ جس انسان کو انہیں دھڑکنوں سے بغاوت کر کے وہ ہمیشہ جھٹلاتی آئی تھی۔۔۔۔ اس وقت وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

زریاب ہمدانی واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔ مگر یہاں آنے کے بعد اسے جو خبر ملی تھی اس نے زریاب ہمدانی کے غصے کو آواز دے دی

تھی۔۔۔یاسین ہمدانی بہت ہی شاندار طریقے کے ساتھ اشنور کا رشتہ لینے اکبر ہاؤس جا پہنچے تھے۔۔۔۔

زریاب نے اس حوالے سے امینہ بیگم سے بات کرلی تھی۔۔۔وہ انہیں بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔۔

مگر یاسین ہمدانی نے وہاں جا کر اس کی ساری خوشی غارت کر دی تھی۔۔۔۔

وہ اس انسان کو اپنی کسی بھی خوشی میں شامل ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔وہ اتنا ہی اس کے بارے میں ہر بات کی سن گن رکھتے اس خوشی میں گھس جاتے تھے۔۔۔۔

اس کے سب دوست اس وقت اس کے گھر پر ہی موجود

تھے۔۔۔۔

"تم کیا کرو کے اب۔۔۔۔؟؟"

زریاب کو ابھی یہ بات پتا چلی تھی کہ یاسین ہمدانی اس وقت اکبر

ہاؤس میں موجود تھے۔۔۔

زریاب کا غصے سے لال پڑتا چہرا دیکھ کنزا نے پوچھا تھا۔۔۔

"انکار۔۔۔۔۔مجھے اب یہ شادی نہیں کرنی۔۔۔۔"

زریاب کی بات پر وہ سب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتے اپنی جگہ سے سیدھے ہو بیٹھے تھے۔۔ انہیں ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ زریاب اپنے باپ سے اتنی نفرت کرتا تھا کہ ان کی ضد میں آکر وہ اس لڑکی سے دستبردار ہونا چاہتا تھا۔۔ جس سے اس کا دل محبت کرنے کا دعوے دار تھا۔۔۔۔

"زریاب ہمدانی تم اپنی نفرت کے پیچھے محبت کو چھوڑ رہے ہو۔۔۔ ہمیشہ سے سنتے آئے ہیں کہ زریاب ہمدانی ایک بہت ہی سنگدل انسان ہے۔۔۔ مگر آج پہلی بار محسوس ہو رہا کہ واقعی سب ٹھیک کہتے ہیں۔۔۔"

فائق سمیت ان سب کو ہی زریاب کی یہ بات بہت بری لگی

تھی۔۔۔وہ آج تک کبھی بھی زریاب کے آگے اس حوالے سے

نہیں بولے تھے۔۔۔کیونکہ وہ اصل حقیقت سے واقف ہی نہیں

تھے۔۔۔مگر آج اس کا اپنے باپ کے لیے اتنی شدید نفرت کا

اظہار کرنا ان سے بھی برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ سب ہی یاسین ہمدانی کی زریاب کے لیے بے پناہ محبت

دیکھ چکے تھے۔۔۔۔

"ہاں میں سنگدل بھی ہوں اور بے حس بھی۔۔۔ تم لوگوں کو جو سوچنا ہے سوچ سکتے ہو۔۔۔ مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔ مگر اس شخص کی جانب سے جوڑا گیا رشتہ قبول نہیں کروں گا میں۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی کا لہجہ دو ٹوک تھا۔۔۔۔ جب اسی لمحہ ملازمہ اس کا مسلسل بجتا فون اٹھا کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ سب خفگی بھری نگاہوں سے زریاب کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ زریاب نے انجان نمبر دیکھ کال کاٹ دی تھی۔۔۔ اس کا موڈ اس وقت سخت آف تھا۔۔۔ وہ کسی سے بھی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

جب اس کا موبائل ایک بار پھر سے بجا تھا۔۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔؟؟؟ جب ایک بار کال کاٹ دی تو مطلب بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔ سمجھ نہیں آتی یہ بات۔۔۔۔"

وہ اس وقت شدید غصے کا شکار بنا دوسری طرف سے بات سنیں غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔۔۔

مگر دوسری جانب سے سنائی دینے والی آواز پر وہ ایک دم ڈھیلا پڑا تھا۔۔۔۔

"اشنور اکبر بات کر رہی ہوں۔۔۔۔"

اشنور کی مدھر سی آواز سپیکر سے ابھرتی اس کے اعصاب پر اپنا احساس چھوڑتی انہیں ڈھیلا کر گئی تھی۔۔۔اس کے سب دوست اس بپھرے زخمی شیر کو ایک دم ڈھیلا پڑتا دیکھ مشکوک ہوئے تھے۔۔۔ایسا کونسا انسان تھا جس سے بات کرتے وہ شدید غصے سے فوراً نرم پڑ گیا تھا۔۔۔

"آپ نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا۔۔۔؟میں نے آج اسی کا جواب دینے کے لیے کال کی ہے۔۔۔"

اشنور اس کی جانب سے خاموشی پا کر پھر سے بولنا شروع ہوئی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی بنا کچھ بولے اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔

"میں آپ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مگر ابھی آپ کی خاموشی بتا رہی ہے کہ آپ اپنے کہے سے پلٹ گئے ہیں۔۔۔ شاید وہ محبت کا اظہار کچھ وقت کی دل لگی کی خاطر کیا گیا تھا۔۔۔ جو شاید اب ختم ہو چکی ہے۔۔۔"

اشنور کی بات پر زریاب کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئی تھیں۔۔۔۔

"ٹائم پاس کرنا ہوتا تو شادی کا پروپوزل نہ دیتا۔۔۔زریاب ہمدانی اپنے کہے سے پلٹنے والا نہیں ہے۔۔۔ تیار رہنا میں بہت جلد بارات لے کر آؤں گا۔۔"

اس لڑکی نے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ بات کرتے سیدھا زریاب ہمدانی کے دل پر وار کیا تھا۔۔ جو وہ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔

اشنور جو دل ہی دل میں یہی دعا کر رہی تھی کہ وہ انکار کر دے۔۔۔اس کی بات سن کر اشنور کی رنگت مزید زرد ہوئی تھی۔۔۔وہ بہت غلط جگہ پر پھنسنے جا رہی تھی۔۔۔اس کے

پاس انکار کا کوئی آپشن ہی نہیں تھا۔۔۔اسے ایک ہی امید تھی کہ زریاب ہمدانی انکار کر دے گا۔۔۔۔اب وہ بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ کسی قسم کی دلی رضامندی اور محبت کے تحت بالکل بھی نہیں جارہی تھی۔۔۔زریاب ہمدانی اتنا برا انسان نہیں تھا جتنا وہ سمجھی تھی۔۔۔عمیرہ نے اس کے بارے میں جو کچھ بھی جھوٹ بولا تھا وہ سب جان گئی تھی۔۔۔اس نے عمیرہ سے بالکل قطع تعلق کر لیا تھا۔۔۔وہ پہلے بھی اپنی نرم دلی کی وجہ سے بہت دھوکے کھا چکی تھی۔۔۔

یہ کوئی نئی بات نہیں تھی اس کے لیے۔۔۔

مگر اس بار اپنے بھائی کی وجہ سے اس نے اپنی پوری زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔۔۔ اگر زریاب ہمدانی کو یہ بات پتا چل جاتی کہ وہ اس کے باپ سے ستر لاکھ لینے کے بعد اس شادی کے لیے مانی ہے تو نجانے وہ شخص کیا کرتا۔۔۔

کیونکہ اشنور بھی زریاب کی اپنے باپ کے لیے بے پناہ نفرت سے آگاہ ہو چکی تھی۔۔۔ اصل وجہ اسے بھی نہیں بتائی گئی تھی۔۔۔

اشنور کے گھر والوں کا کھنچاؤ ہمیشہ دولت کی جانب زیادہ رہا تھا۔۔۔ان میں سے کسی کو یقین نہیں آیا تھا کہ یاسین ہمدانی ان کے گھر اپنے بیٹے کا رشتہ لے کر آئے ہیں۔۔۔اشنور کے گھر کے تمام لوگ جو اس کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے۔۔۔ان سب کو رویہ اشنور کی جانب بدلنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔

یاسین ہمدانی نے شگن کی صورت نجانے کیا کیا لے کر وہاں پہنچے تھے۔۔۔جس نے ان کا گھر بھر دیا تھا۔۔۔نجانے کتنے بیش قیمت لباس اور زیورات کے لاتعداد سیٹ تھے۔۔۔اس کے

علاوہ بھی بے شمار قیمتی تحائف تھے۔۔۔۔جو انسان رشتہ لاتے وقت یہ سب کر رہا تھا۔۔۔۔رشتہ ہونے کے بعد تو اس نے انہیں بالکل مالا مال کر دینا تھا۔۔۔۔وہ سب ہی یاسین ہمدانی کی حیثیت سے واقف تھے۔۔۔کوثر بیگم سمیت گھر کے تمام افراد کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔زریاب ہمدانی کے آگے طاہر کی کوئی اوقات نہیں تھی۔۔۔جتنی چیزیں آج تک طاہر نے اشنور کی لالچ میں سب تک انہیں لا کر دی تھیں۔۔۔یاسین ہمدانی کی جانب سے لائی گئی چیزیں اس سے سو گنا ہی تھیں۔۔۔۔

انہوں نے فوراً رشتہ کے لیے ہاں بول دی تھی۔۔۔اشنور سے پوچھنا گوارہ ہی نہیں کیا گیا تھا۔۔

رشتہ طے ہوتے ہی اشنور کو ایک دم سے سب کے لہجے بدلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ایک دم سے اس کے سب گھر والوں کو اس پر ٹوٹ کر پیار آنے لگا تھا۔۔۔

یاسین ہمدانی ایک نظر میں ہی اس کے گھر والوں کا لالچ بھانپ گئے تھے۔۔۔انہیں اشنور کے گھر والے بالکل بھی پسند نہیں آئے تھے۔۔۔مگر انہیں صرف اشنور سے مطلب تھا۔۔۔جسے

ان کا بیٹا پسند کرتا تھا۔۔۔اس کے گھر والوں سے ان کا کوئی لینا

دینا نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

رات اس کی آنکھ کس وقت لگی تھی۔۔۔اسے کوئی خبر نہیں ہو پائی

تھی۔۔۔مگر صبح فجر کے وقت جب اس کی آنکھ کھلی تو اجزم روم

میں نہیں تھا۔۔۔شہرزاد کی نگاہیں اپنے پہلو میں موجود شکن

آلود بیڈ شیٹ پر گئی تھیں۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ رات

بھر اس کے ساتھ ہی سویا تھا۔۔۔

شہر زاد کا دل سکڑ کر سمٹا تھا۔۔۔اجزم قریشی کی اتنی نزدیکی کے باوجود آنکھ کیسے لگ گئی تھی اس کی۔۔

فجر ادا کرتی وہ واپس روم میں آئی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اجزم ہمدانی باہر کا دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اس کا حلیہ شہر زاد کے گال لال ہوئے تھے۔۔۔

وہ اس وقت صرف بلیک ٹراؤزر میں ملبوس تھا۔۔اس کا کسرتی وجود شرٹ سے عاری اپنی دلفریب جسامت کے نظارے کرواتا شہر زاد کو چہرا موڑنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

اس کی یہ حرکت اجزم قریشی سے چھپی نہیں رہ سکی تھی۔۔۔وہ نجانے کب سے اس منظر کا تصور کرتا آرہا تھا کہ جب وہ روم میں داخل ہو تو شہزاد سلمان ایسے ہی اس کی منتظر بیٹھی ہو۔۔۔۔وہ موجود تو تھی اسکے روم میں مگر ابھی منتظر نہیں تھی۔۔۔

یہ بھی عنقریب ہونے والا تھا۔۔۔۔اسے خود پر اپنی محبت پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔اس کی جانب اپنی مسکراہٹ اچھالتا وہ قریب آیا تھا۔۔۔شہزاد پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔اس نے دوپٹہ نماز کے سٹائل میں لے رکھا تھا۔۔۔

اجزم نے اسکا دوپٹہ ڈھیلا کرتے اس کے گال کو ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔ وہ شاید اس وقت اپنی معمول کے مطابق کسرت کر کے آرہا تھا۔۔ وہ روز صبح اٹھ کر اپنے جم خانے میں وقت ضرور گزارتا تھا۔۔ تبھی تو اتنی باڈی بنا رکھی تھی۔۔۔ شہرزاد اس کی اس جسارت پر مزید لال ہوتی الٹے قدموں پیچھے گئی تھی۔۔

اجزم اچھے سے جانتا تھا کہ اس لڑکی کے اندر ابلتا آتش فشاں کسی بھی وقت پھٹ سکتا تھا۔۔

"کچھ بولو گی نہیں۔۔۔؟؟"

اس کا چہرا ٹھوڑی سے تھام کر اونچا کرتے اس نے اپنے قریب کیا

تھا۔۔۔

"دور رہو مجھ سے اجزم قریشی۔۔۔۔ میں نے تمہیں خود کو چھونے

کا کوئی حق نہیں دیا۔۔۔۔"

شہرزاد جو کب سے خاموش کھڑی تھی۔۔۔۔ اس شخص کی

وارفتگی بھری نگاہوں نے اسے اب سب کر دیا تھا۔۔۔

اس نے اجزم کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔۔ جس پر وہ خاموش نگاہوں

سے اسے دیکھتے اس سے پہلے کہ کچھ بول پاتا۔۔۔ جب دروازے

پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

شہر زاد تیزی سے دروازے کی جانب بڑھتی دروازہ کھول گئی تھی۔۔۔

اجزم بھی قریب آیا تھا۔۔۔۔جب سامنے کھڑی امینہ بیگم کو دیکھ شہر زاد اس کے گلے سے لگتی بری طرح سے رو دی تھی۔۔۔

"اجزم۔۔۔۔۔"

امینہ بیگم نے بیٹے کو گھورا تھا۔۔۔ انہیں جیسے ہی اس سارے قصے کا پتا چلا تھا۔۔ وہ پہلی فلائیٹ سے ہی پہنچ گئی تھیں۔۔ انہیں باقی لوگ کیا کرتے تھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

انہیں اگر برا لگا تھا تو اپنے بیٹے کے کیے جانے والی فیصلے پر۔۔۔ وہ

سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ ان کا بیٹا حلالہ جیسے فعل کے لیے راضی ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ بس یہی دعا کر رہی تھیں کہ اجزم کچھ غلط نہ کرے۔۔۔ وہ بہت اچھے سے جانتی تھیں کہ اگر ایک بار پھر سے شہرزاد کو حسام کے رحم و کرم پر ڈال دیا گیا۔۔ تو وہ لوگ پھر سے اس معصوم لڑکی کو بہت تنگ کریں گے۔۔۔ اسے پھر سے بے مول کر دیا جائے گا۔۔۔ وہ ہیرے جیسی لڑکی اپنی چمک آہستہ آہستہ کھو رہی تھی۔۔۔ صرف ان لوگوں کی وجہ سے۔۔۔ جو اسے بالکل ہی فالتو مان کر اسے ایک طرح سے استعمال کر رہے تھے۔۔۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی اجزم۔۔۔۔بہت ہرٹ ہوئی ہوں میں تمہارے اس عمل سے۔۔۔۔"

شہزاد جس طرح سے ان کے سینے سے لگ کر شدتوں سے روئی تھی۔۔۔امینہ بیگم یہی سمجھی تھیں کہ ان کا بیٹا مزید غلط کر چکا ہے۔۔۔شاید وہ شرط کے مطابق شہزاد کو طلاق دے چکا ہے۔۔۔۔

"ماما میری بات تو سنیں۔۔۔۔"

شہزاد امینہ بیگم کو ہمیشہ سے بہت پیاری تھی۔۔۔لیکن اجزم کو اس بات کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا کہ شہزاد کے آتے ہی وہ

پوری طرح سے اس کی حامی بن کر اپنی بیٹے کو سائیڈ پر کر دیں گی۔۔۔

"ابھی کچھ سننے کو بچا ہے اجزم قریشی۔۔۔ شہزاد کو رلانے کا باعث بنے ہو تم۔۔۔ یہی محبت تھی تمہاری۔۔۔؟"

امینہ بیگم اسے سرد خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتیں شہزاد کو لیے وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔ جبکہ اجزم وہیں کھڑا سینے پر ہاتھ باندھے ان دونوں کو جاتے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

"تیار ہو جاؤ اجزم قریشی۔۔۔ اب ان دونوں ساس بہو نے تمہاری ایسے ہی بینڈ بجانی ہے۔۔۔ بات سنے بغیر ہی مجھے ڈانٹ کر

چلی گئیں۔۔۔ اور وہ محترمہ ایسے رو رہی ہیں جیسے میں نے رات کو نجانے کونسے ظلم کے پہاڑ توڑے ہیں۔۔۔"

اجزم زیر لب مسکراتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"شہزاد آپ ٹھیک ہو۔۔۔۔؟؟"

امینہ بیگم اسے اپنے قریب صوفے پر بیٹھاتے اس کے آنسو پونچھتے ہوئے بولی تھیں۔۔۔۔ جو مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں سرخ ہوتی سوج چکی تھیں۔۔۔ مگر اس کا رونا ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"میری جان آپ کس بات پر ایسے رو رہی ہو۔۔۔؟؟ مجھے بس اس کا ریزن بتا دو میں سب ٹھیک کر دوں گی۔۔۔"

امینہ بیگم نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے محبت سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا واپس جانا ہے۔۔۔۔"

شہرزاد کی نم آلود آواز بہت مشکل سے ان تک پہنچی تھی۔۔۔

"اجزم نے آپ کو طلاق نہیں دی۔۔۔۔؟؟؟"

امینہ بیگم نے خوشگوار حیرت کے ساتھ پوچھا تھا۔۔۔۔ ان کے لہجے میں چھپی خوشی شہرزاد بھی محسوس کر پائی تھی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔ان نے شرط کے مطابق کچھ نہیں کیا مامی جان۔۔۔
وہ مجھے طلاق نہیں دینا چاہتا۔۔۔نہ ہی اس نے حلالہ والی شرط
پوری کی ہے۔۔۔۔ مگر مجھے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔نہ ہی
مجھے اب حسام کے پاس لوٹنا ہے۔۔۔ آپ پلیز مجھے اجزم سے
طلاق دلوا دیں۔۔۔ میں یہاں سے بہت دور جانا چاہتی ہوں۔۔۔"
شہر زاد روتے ہوئے انہیں سب بتا گئی تھی۔۔۔جو سنتے امینہ بیگم
کے دل میں سکون اتر گیا تھا۔۔۔ان کے بیٹے نے ہمیشہ کی طرح
یہاں بھی اسے سرخرو کر دیا تھا۔۔۔

اس نے طلال قریشی کے برے فعل کو ناکام بنا دیا تھا۔۔۔وہ دونوں وہیں بیٹھی تھیں جب اجزم آفس جانے کے لیے نک سک سے تیار نیچے آیا تھا۔۔۔اس کے بھاری قدموں کی آواز سنتی شہر زاد اس کی جانب سے رخ موڑ گئی تھی۔۔۔امینہ بیگم نے مسکراتے اسے اپنے مزید قریب کر لیا تھا۔۔۔

ان کی کچھ دیر پہلے والی خفگی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔وہ سب محبت پاش نگاہوں سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"تم آج بھی آفس جا رہے ہو۔۔۔؟؟"

وہ ان دونوں کے بالکل سامنے براجمان ہوا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں پوری طرح سے خود کو میرون شال میں چھپائے بیٹھی شہر زاد پر فوکس تھیں۔۔۔یہ لڑکی اسے تڑپا کر مارنے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

"آفس نہ جانے کا کوئی ریزن۔۔۔؟اگر ولیمے کا کوئی سین ہے تو بتا دیں۔۔میں آفس نہیں جاتا۔۔۔"

اس کی ترسی نگاہیں شہر زاد کی جانب اٹھتے دیکھ امینہ بیگم دھیرے سے مسکرادی تھیں۔۔۔اس لڑکی کے لیے ان کے بیٹے کی محبت کبھی کم ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔آج اجزم قریشی کی مسکراتی

آنکھوں کا انداز ہی نرالا تھا۔۔۔ امینہ بیگم نے بے اختیار اس کی نظر اتاری تھی۔۔۔

"نہیں تم آفس جاؤ۔۔۔ یہ میری بیٹی کے لیے زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔"

امینہ بیگم نے شہرزاد کے کانپتے وجود کو اپنے مزید قریب کیا تھا۔۔۔ جو دیکھ اجزم کو سخت قسم کی جلن محسوس ہوئی تھی۔۔

شہرزاد ایک بہت ہی سٹرانگ لڑکی تھی۔۔۔ مگر ابھی جو کچھ بھی ہوا تھا۔ اس کی شخصیت بالکل دب کر رہ گئی تھی۔۔ اس کا نفیڈنس بالکل زیروپر جاچکا تھا۔۔۔ وہ پھر سے وہی ڈری سہمی لڑکی بن چکی

تھی جیسا اسے یہاں لایا گیا تھا۔۔۔۔اجزم اس کا یہ انداز
برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔وہ اسے پھر سے پہلے والی کانفیڈنٹ
سی شہرزاد بنانا چاہتا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔تو چلتا ہوں میں۔۔۔"

اس کے نازک وجود پر ایک گہری بھرپور نگاہ ڈالتا وہ وہاں سے نکل
گیا تھا۔۔۔آج اس کی ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔۔۔مگر وہ
جلدی لوٹ کر آنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"مجھے قریشی ولا واپس جانا ہے۔۔۔۔"

شہر زاد نے اجزم کے جاتے ہی جیسے اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا تھا۔۔۔

اس شخص کی موجودگی اسے بہت زیادہ ڈسٹرب کر دیتی تھی۔۔۔

"میرا بیٹا اتنا برا نہیں ہے جتنا آپ اسے سمجھتی ہو بیٹا۔۔۔"

امینہ بیگم آج پہلی بار اجزم قریشی کی ماں بن کر اس سے بات کر رہی تھیں۔۔۔

شہر زاد نے نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں نے برا کبھی نہیں بولا۔۔۔۔۔ مگر مجھے آپ کا بیٹا پسند نہیں ہے۔۔۔۔ آئی ہیٹ ہم۔۔۔۔"

بہت ہی دیدہ دلیری کے ساتھ وہ ان کے سامنے ان کے کی بیٹے کے لیے نفرت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔ جس بات پر امینہ بیگم اپنی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھیں۔۔۔۔

انہیں شہزاد کی بات میں نفرت سے زیادہ غصے کی جھلک زیادہ دکھائی دی تھی۔۔۔

"مگر میرا بیٹا آپ سے بہت محبت کرتا ہے نا۔۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے آپ کی بات نہیں مانے گا۔۔۔ آسانی سے کیا کسی قیمت پر

نہیں مانے گا۔۔۔ یہ جنگ اب آپ کو خود لڑنی ہو گی۔۔۔۔ میں ہمیشہ ہر معاملے میں آپ کے ساتھ کھڑی ہوں بیٹا۔۔۔ مگر اس معاملے میں آپ مجھے میرے بیٹے کے ساتھ ہی پائیں گی۔۔۔۔"

امینہ بیگم اس کی پیشانی چومتے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔

شہر زاد کو ساتھ لیے وہ قریشی ولا چھوڑ آئی تھیں۔۔۔ جہاں شہر زاد کی زبانی ساری بات سن کر طلال قریشی اور سلمہ بیگم کے ساتھ ساتھ حسام بھی غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔۔۔

طلال قریشی نے پہلے اپنے دونوں بھائیوں کو بلا کر ان کی کلاس لگائی تھی۔۔۔ جنہوں نے بہت ہی یقین کے ساتھ اجزم کی گارنٹی دی تھی۔۔۔

"بھائی صاحب ہمیں اجزم نے یہی کہا تھا کہ اسے شہزاد میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔ وہ یہ صرف آپ کی مدد کے لیے کر رہا ہے۔۔۔ ہمیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسے پلٹ جائے گا۔۔۔ میں کب سے اسے فون کر رہا ہوں۔۔۔ اب تو وہ میری کال بھی پک نہیں کر رہا۔۔۔۔"

جبران قریشی نے اپنی صفائی دی تھی۔۔۔ ایسی ہی وضاحت اقرار قریشی بھی دے چکے تھے۔۔۔ قریشی ولا میں جیسے طوفان سا برپا ہو چکا تھا۔۔۔ شہرزاد اپنے روم میں ہی تھی۔۔ مگر اس تک نیچے سے ساری خبریں پہنچ رہی تھیں فریحہ بیگم کے ذریعے۔۔۔

دانیہ کا الگ رو رو کر برا حال تھا۔۔ ہمیشہ سے اس کی ماں نے اس کے دل میں یہی بات ڈالی تھی کہ وہ اس کی شادی اجزم سے کریں گے۔۔۔ اجزم قریشی جس پر خاندان کی سب لڑکیوں کی نظر تھی۔۔ خاندان کا سب سے زیادہ چاہے جانے والا لڑکا شہرزاد سلمان پر مرمٹا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں اس کے ملازم کے

حوالے سے کی گئی بات اور پھر اتنے سال حسام کے نکاح میں رہنے کے باوجود بھی اجزم قریشی اسے اپنے پاس رکھنے وہ تیار تھا۔۔۔

کسی کو بھی یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

"تم تو اجزم سے ایک سال بڑی بھی ہونا۔۔۔ اور ساتھ ایک طلاق یافتہ لڑکی بھی۔۔۔۔ پھر بھی اجزم کو یہ سب نظر کیوں نہیں آرہا۔۔ اجزم نے ہمیشہ مجھے اگنور کیا ہے۔۔۔ کیا کمی ہے مجھ میں۔۔۔۔؟؟"

دانیہ شہزاد کے روم میں آتی اپنا غصہ اس پر نکالتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جہاں پہلے سے موجود فریحہ بیگم نے بہت ہی ناگواری کے ساتھ اس کی یہ بات سنی تھی۔۔۔ شہزاد کے حسن کے آگے خاندان کی کسی لڑکی کا ہوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔ اور سب سے اچھی بات وہ جتنے پیارے دل کی مالک تھی۔۔۔ اجزم قریشی کیا کسی کو بھی دل اس پر آسکتا تھا۔۔۔ یہ صرف حسام قریشی ہی تھا جس نے ہمیشہ لالچ میں اندھا ہو کر اس ساری باتوں کو دیکھا ہی کبھی نہیں تھا۔۔۔

"تو کہو یہ ساری باتیں اجزم قریشی کو۔۔۔ میرا ابھی کچھ بھلا ہو جائے گا۔۔۔"

شہر زاد جو ایک جانب صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔بے دلی سے بولی تھی۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ دانیہ واقعی اجزم کا نمبر ملا دے گی۔۔۔وہ بھی اس کے موبائل سے۔۔۔

شہر زاد اسے روکنے کے لیے اٹھی تھی مگر تب تک میٹنگ میں بہت زیادہ مصروف ہونے کے باوجود اجزم نے اس کی کال پک کر لی تھی۔۔۔وہاں موجود تمام لوگوں کو اس نے دس منٹ کی بریک دیتے باہر بھیج دیا تھا۔۔۔اور اب کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آرام دہ حالت میں بیٹھتا وہ شہر زاد کی کال پک کر گیا تھا۔۔

"السلام و علیکم مائی لائف لائن۔۔۔۔یقین نہیں آرہا آپ نے مجھے کال کی ہے۔۔۔اتنی جلدی میری یاد آگئی۔۔۔۔کیا اب آپ کے لیے بھی مجھ سے دور رہنا ممکن نہیں رہا۔۔۔۔"

شہزاد جو اٹھ کر دانیہ کے پاس آئی تھی۔۔۔۔دانیہ کے سپیکر اونچا کر دینے کی وجہ سے دوسری جانب سے بولے جانے والے الفاظ اس کی سماعتوں سے بھی ان ٹکرائے تھے۔۔۔۔

جہاں دانیہ شرمندگی سے چور ہوئی تھی۔۔۔۔وہیں فریحہ بیگم نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپائی

تھی۔۔۔وہ تو اجزم کی شہر زاد کے لیے اس دیوانگی سے بہت اچھی طرح واقف تھیں۔۔۔

انہوں نے نگاہیں موڑ کر شہر زاد کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی رنگت شرم اور غصے کے مارے خطرناک حد تک لال ہو چکی تھی۔۔۔

"کر لو بات اب تم۔۔۔۔"

اس نے دانیہ کو غصے سے اشارہ کیا تھا۔۔۔ جسے اجزم کے لہجے میں شہر زاد کے لیے چھپی بے پناہ محبت کا اندازہ ہو چکا تھا۔۔۔۔وہ

موبائل شہر زاد کو تھماتی روتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

فریحہ بیگم بھی مسکرا کر اسے دیکھتیں وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

"انسان کو بولنے سے پہلے پتا لگا لینا چاہیے کے وہ کس سے اور کیا بات کر رہا ہے۔۔۔۔ یہ کال میں نے نہیں۔۔ میرے نمبر سے دانیہ نے کی تھی۔۔۔۔"

شہر زاد تپ کر بولی تھی۔۔ جبکہ اس کی آواز سنتے اجزم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

"تو اس کا مطلب میری زوجہ محترمہ کو برا لگ رہا ہے کہ یہ باتیں میں نے کسی اور لڑکی کو کیوں کہیں۔۔۔۔۔اگر آپ کہیں تو آپ سے دوبارہ اظہار محبت کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔"

اجزم قریشی اور کسی بات سے شرمندہ ہو جائے ناممکن بات تھی۔۔۔۔

"بھاڑ میں جاؤ تم اجزم قریشی۔۔۔۔۔"

شہزاد تپ کر بولتی کال ہی کاٹ گئی تھی۔۔۔۔اس انسان کے سر پر ہمیشہ محبت کا بھوت ہی سوار رہتا تھا۔۔۔

"اگر تم ساتھ ہو تو کہیں بھی آنے کو تیار ہوں شہزاد سلمان۔۔۔ تھوڑا سا دل کو میرے لیے نرم کر کے تو دیکھو۔۔۔ اتنی کٹھور کیوں ہو تم میرے معاملے میں۔۔۔۔ مجھے میرا قصور ہی بتا دو۔۔۔۔"

کرسی پر جھولتا وہ ہونے بے قرار دل کو تھام کر رہ گیا تھا۔۔۔ جو کچھ لمحوں کی قربت پانے کے بعد اب اس لڑکی کی جانب ہی ہمک رہا تھا۔۔۔ رات اس کی بانہوں میں تھی وہ۔۔۔ اس منظر کو تصور میں لاتے ہی اجزم قریشی کی آنکھوں میں خمار سا اتر آیا تھا۔۔۔

دل تھا کہ اس کی قربت پانے کو بے چین ہوئے جا رہا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ سنگدل تو اس سے بات کرنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اسے امینہ بیگم کی کال آئی تھی۔۔۔۔وہ قریشی ولا میں ہوتے ہنگامے کے حوالے سے انفارم کرتیں۔۔۔وہاں آنے کا بول گئی تھیں۔۔۔۔

اجزم فوری طور پر وہاں پہنچا تھا۔۔۔۔۔

"دیکھیں امینہ بھابھی ہم آپ کی بہت زیادہ عزت کرتے ہیں۔۔۔ مگر آپ کا بیٹا جو کر رہا ہے۔۔۔ وہ کسی صورت

قابلے قبول نہیں ہو گا ہمارے لیے۔۔۔ آپ اسے سمجھا دیں ورنہ نتائج کے زمہ دار ہم نہیں ہونگے۔۔۔۔"

طلال قریشی بہت مشکل سے اپنے غصے پر ضبط کیے بول رہے تھے۔۔

اس وقت قریشی خاندان کے تمام افراد ایک جگہ جمع تھے۔۔۔ سوائے ایک فرد کے۔۔۔

آج پھر سے ایک ہستی کا تماشا لگایا جارہا تھا۔۔۔ جو کہنے کو اس گھر کی لاڈلی بیٹی تھی۔۔۔ مگر جس طرح کا سلوک اس کے ساتھ ہو رہا تھا۔۔۔ اسے اپنی زندگی سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

دنیا کا ہر فرد دھوکے باز اور منافق معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ڈرپورک، دبو قسم کی لڑکی نہیں تھی کہ ان حالات سے ڈر جاتی۔۔۔ سہم جاتی۔۔۔۔

مگر مجبوریوں کی کچھ زنجیریں ایسی تھیں جس نے اس کے پیروں کو باندھ رکھا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب میں اس بارے میں بالکل بے بس ہوں۔۔۔ آپ لوگوں نے یہ ساری پلاننگ کرتے ہوئے نہ تو مجھے کچھ بتایا نہ شامل کیا۔۔۔ سچ کہوں تو اگر مجھے ساری حقیقت پتا ہوتی تو میں اپنے بیٹے کو

اس عمل کا مرتکب نہ ہونے دیتی جسے میرے مذہب میں

ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔۔۔

آپ کا اس حوالے سے جس سے معاہدہ ہوا تھا۔۔۔ آپ اسی سے

بات کریں۔۔۔ میں اس سب میں پڑ کر آپ لوگوں سے تعلقات

خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔"

امینہ بیگم نے بات ختم کرتے کلائی میں پہنی اپنی قیمتی گھڑی کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔ ان کی ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔۔۔ جسے

میں ابھی ان کا جانا ضروری تھا۔۔۔

ان کے دوٹوک انداز پر طلال قریشی نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔اب انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ اجزم قریشی پر بھروسہ کر کے انہوں نے اپنی زندگی کی کتنی بڑی غلطی کی تھی۔۔۔۔

"بھابھی وہ کسی کی سننے کو تیار ہی نہیں ہے۔۔۔"

اب کی بار اقرار قریشی بھی زچ ہوتے بولے تھے۔۔۔جس پر امینہ بیگم نے خوشمگی نگاہوں کے ساتھ انہیں گھورا تھا۔۔۔وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ اقرار قریشی اور جبران قریشی اپنے بھتیجے کے ساتھ ہر معاملے میں شامل تھے۔۔۔مگر اس وقت جان بوجھ کر اپنے بڑے بھائی کے حامی ہوئے پڑے تھے۔۔۔۔

"تائی جان اپنے بیٹے کو بولیں آج کے آج شہر زاد کو طلاق دے

ورنہ میں اسے کل کا سورج دیکھنے لائق نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"

حسام جو کب سے بڑوں کا لحاظ کیا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔۔امینہ بیگم

کی جانب سے ہری جھنڈی دکھانے پر وہ غصے سے آگ بگولا ہوتا

اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کا انداز کافی بد لحاظی لیے ہوئے تھا۔۔۔جو وہاں بیٹھے تمام

لوگوں کو ناگوار لگنے کے ساتھ ساتھ اسی لمحے وہاں قدم رکھتے

اجزم قریشی کو بھی آتش فشاں بنا گیا تھا۔۔۔

"وہ منکوحہ ہے میری۔۔۔۔ جسے بہت جلد بیوی بنا کر اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا تمہاری آنکھوں کے سامنے۔۔۔ بولو کیا کرو گے تم۔۔۔۔ تم جیسے گیدڑ صرف عورتوں پر انگلی اٹھانے اور ان کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ آج پہلی بار مرد سے مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے تو چیخیں کیوں نکل رہی ہیں تمہاری۔۔۔۔"

اجزم قریشی اپنی چھا جانے والی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ بنا کسی سے خوف کھائے وہاں ان سب کے بیچ آ کر اپنی ماں کے برابر

بڑے شاہانہ انداز میں ٹانگ پر ٹانگ جما کر صوفے پر بیٹھتا پورے ہال میں سناٹا کر گیا تھا۔۔۔

اس کی بے قرار نگاہوں نے بے اختیار اس نازک دوشیزہ کو ڈھونڈنا چاہا تھا۔۔۔جو اس وقت سب سے زیادہ اسے قتل کرنے کے درپے تھی۔۔۔

"وہ میری منکوحہ۔۔۔۔۔"

حسام قریشی نے بولنا چاہا تھا۔۔۔

"تھی۔۔۔۔۔وہ تمہاری منکوحہ تھی۔۔۔پر تم اسے طلاق دے چکے ہو۔۔۔۔اب وہ میرے نکاح میں ہے۔۔۔اپنی یہ بکواس بند رکھو اب۔۔۔۔"

اجزم نے اس کی جانب اپنی سرد نگاہیں ڈالتے درمیان میں کی کاٹ دیا تھا۔۔۔

"تم نے حلالہ کی نیت سے یہ نکاح کیا تھا۔۔۔تم نے بولا تھا تم۔۔۔۔"

طلال قریشی نے حسام کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے خود اجزم کو زرا نرمی سے مخاطب کیا تھا۔۔۔

یہ تو وہ سب ہی جانتے تھے کہ اجزم کتنا ٹیڑھا انسان تھا۔۔غصے میں کہی بات تو وہ سنتا ہی نہیں تھا۔۔۔

بلکہ مقابل کے اتنے مخالف ہو جاتا تھا کہ اگلا بندہ پچھتانے کے سوا کچھ نہ کر پائے۔۔۔۔

"کہتا تو میں بہت کچھ ہوں چاچا جان۔۔۔ بھول آپ سے ہوئی میرے کہے پر یقین کر کے۔۔۔ آپ کو یقین نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ افسوس صد افسوس۔۔۔۔ آپ جیسا سمجھدار انسان میرے ہاتھوں مار کھا گیا۔۔۔ آپ سب کی نیت کا پتا تھا مجھے۔۔۔

اگر میں ایسا نہ کہتا تو آپ اس معصوم لڑکی کو کسی اور کے ساتھ یہ لعنتی فعل کرنے پر رضامند ہو جاتے۔۔۔

اس لیے میں نے آپ کے سامنے جھوٹ بولا کہ میں حلالہ کی نیت سے یہ نکاح کر رہا ہوں۔۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ میں نے شہزاد کو سچے دل سے اپنے نکاح میں قبول کیا ہے۔۔۔ اور اب میرے رب کے سوا دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔۔۔"

اجزم قریشی مضبوط اور پختہ لہجے میں بولتا امینہ بیگم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔۔

انہیں اپنے بیٹے کی سوچ پر فخر محسوس ہوا تھا۔۔۔

وائٹ شرٹ کی سلیوز کہنیوں تک فولڈ کیے، مضبوط مردانہ کلائی میں رولیکس کی گھڑی پہنے، ماتھے پر بکھرے سیاہ بالوں کو ہاتھ کی مدد سے پیچھے سمیٹتے وہ رف سے حلیے میں بھی بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔

امینہ بیگم نے بے اختیار اپنے بیٹے کی نظر اتار لی تھی۔۔۔ تاکہ اردگرد بکھری بری نگاہوں سے محفوظ رہ سکے وہ۔۔۔

"ہمارا اپنا خون ہمیں دھوکا دے گا۔۔۔ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔"

طلال قریشی نے اب کی بار اسے ایموشنلی بلیک میل کیا تھا۔۔۔

"اپنی ہی یتیم بھانجی کا حلالہ جیسے فعل کروانے کے لیے راضی ہو جائیں گے آپ۔۔ میں نے بھی یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ زرا ایک بار شہر زاد کی جگہ اپنی بیٹی کو رکھ کر سوچیں۔۔۔۔ پھر میں آپ سے پوچھوں گا۔۔ کہ تب بھی یہ سب کرنا آپ کو اتنا ہی آسان لگتا۔۔۔۔۔؟؟"

اجزم قریشی کے الفاظ پر طلال قریشی کی نگاہیں جھک گئی تھیں۔۔۔۔ ان کے ہاتھ سے ساری دولت نکل چکی تھی۔۔۔ مگر وہ امینہ بیگم اور اجزم سے بگاڑ کر اپنی کمپنی کو مزید گھاٹے میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔۔۔۔ جس کو گھاٹے سے نکالنے کے لیے ہی امینہ

بیگم نے اپنے شیئرز زانوسٹ کیے تھے۔۔۔ جس کے بعد اب ان کی کمپنی بہت اچھی پوزیشن پر چل رہی تھی صرف امینہ بیگم کی وجہ سے۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد انہوں نے فیصلہ کرتے سر اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

"بھابھی اجزم نے جو غلط بیانی کی ہمارے ساتھ۔۔۔ میں اسے دھوکا ہی مانتا ہوں۔۔۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا ہے آپ لوگوں کے ساتھ دشمنی ڈال کر یا اس بات کو کوٹ کچھریوں میں لے جا کر اپنے خاندان کی عزت اچھالوں۔۔۔ اگر آپ لوگ یہی چاہتے ہیں تو

ٹھیک ہے۔۔۔۔ شہزاد کو آپ اپنی بہو بنا کر اجزم ہاؤس لے جاسکتی ہیں۔۔۔۔"

کسی کو بھی امید نہیں تھی کہ طلال قریشی اتنے آرام سے مان جائیں گے۔۔ ان کی بات سنتا حسام قریشی غصے کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔۔

"یہ غلط ہے پاپا۔۔۔۔ آپ ایسا فیصلہ کیسے کرسکتے ہیں۔۔۔؟؟"

حسام کافی بدتمیزی سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔

"یہ بات اس معصوم بچی کو طلاق دینے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔۔اب جاسکتے ہو تم یہاں سے۔۔۔ میں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے۔۔۔"

طلال قریشی نے اشارے سے اسے تحمل سے کام لینے کا کہا تھا۔۔۔ جس کو حسام مٹھیاں بھینچتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ اجزم قریشی کے چہرے پر تو ایسے مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔۔۔

امینہ بیگم بھی خوش تھیں۔۔۔ مگر وہ دونوں بہت اچھے سے جانتے تھے کہ بظاہر جیسا نظر آرہا تھا اندر سے ویسا بالکل بھی نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

لیکن اجزم قریشی اپنی محبت کی خاطر ہر جنگ لڑنے کو تیار تھا۔۔۔

"ابھی کچھ وقت پہلے جو کچھ بھی ہوا ہے۔۔۔ شہزاد اس سے کافی ہرٹ ہے۔۔۔ ابھی دوبارہ کسی طرح کا فنکشن کرنا مناسب نہیں رہے گا۔۔۔ مجھے لگتا ہے ابھی سادگی سے رخصتی کردی جانی چاہیے۔۔ بعد میں جب ماحول تھوڑا بہتر ہو گا۔۔۔ اور شہزاد بھی سنبھل جائے گی تو ہم بچوں کی خوشی کرلیں گے۔۔۔"

اقرار قریشی کی بات ان سب کو ٹھیک لگی تھی۔۔۔۔اجزم قریشی کو اس سب پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔اسے شہر زاد سلمان دی جارہی تھی۔۔۔۔اس سے اوپر اسے کچھ چاہیے ہی نہیں تھا۔۔۔۔

اس کا دل اپنے رب کے آگے سجدہ ریز ہوا تھا۔۔۔

جس نے اس کی محبت اس کی جھولی میں ڈال دی تھی۔۔

شہر زاد تک بھی یہ خبر پہنچ گئی تھی۔۔۔۔جس خبر نے اسے بالکل آگ بگولا کر کے رکھ دیا تھا۔۔وہ کسی بھی قیمت پر اس فیصلے کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔

وہ انکار کر دینا چاہتی تھی جب امینہ بیگم اس کے روم میں آئی تھیں۔۔۔

"بیٹا میں جانتی ہوں آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے۔۔۔۔وہ ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔ آپ بہت ہمت والی ہیں جو یہ سب برداشت کیے بیٹھی ہیں۔۔۔۔ آپ حسام سے محبت کرتی ہیں اور آپ کو اجزم کے ساتھ رخصت ہونا پڑ رہا ہے۔۔۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ اس غفور و رحیم پروردگار نے جو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی بڑھ کر محبت کرتا ہے۔۔۔اس نے آپ سے بہتر لے کر آپ کو بہترین سے نوازا ہو۔۔۔۔میں کبھی نہیں بولی آپ

کے کسی بھی معاملے میں۔۔ مگر میں نے اکثر حسام کو آپ کی ڈس

ریسپیکٹ اور ہرٹ کرتے دیکھا ہے۔۔۔ لیکن اجزم قریشی کی

جانب سے ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔ اس بات کی گارنٹی میں آپ کو

دیتی ہوں۔۔۔ اجزم ہاؤس میں وہی ہو گا جو آپ چاہیئے گی۔۔ آپ

جب تک اجزم کے ساتھ رہنے کے لیے کمفرٹیبل فیل نہیں

کر رہیں۔۔۔ آپ الگ روم میں رہ سکتی ہیں۔۔۔ مجھے کسی بھی

بات سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔ آپ میرے لیے بہو نہیں

میری بیٹی ہو۔۔۔ جس کی خوشی میرے لیے اب اجزم سے پہلے

ہو گی۔۔۔ میں یہ ساری باتیں آپ سے اجزم کی نہیں بلکہ آپ کی مدر بن کے کر رہی ہوں۔۔۔"

امینہ بیگم بہت ہی نرم لہجے میں اسے ساری باتیں سمجھا رہی تھیں۔۔ شہزاد کی آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

ان کی بولے جانے والی ایک بات شہزاد کے دل میں کھب کر رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ حسام سے محبت کرتی ہیں اور آپ کو اجزم کے ساتھ رخصت ہونا پڑ رہا ہے۔۔۔"

اسی بات کی وجہ سے اس کے آنسوؤں میں شدت آگئی تھی۔۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس کے دل میں کیا تھا۔۔ کیونکہ اس نے آج تک کسی کو بتایا ہی کب تھا۔۔۔ نہ اپنے کسی بھی عمل سے ظاہر ہونے دیا تھا۔۔۔

"کیا آپ میرے ساتھ آنے کو تیار ہو۔۔۔؟؟"

اسے روتے دیکھ امینہ بیگم کا دل کٹ گیا تھا۔ جبکہ ان کے سوال کے جواب میں شہزاد نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔ اس کی اس فرمابرداری پر امینہ بیگم کو اس پر ٹوٹ کے پیار آیا تھا۔۔

اجزم جو نیچے سب کے بیچ بیٹھا بے چینی سے منتظر تھا۔۔۔ اسے ایک فیصد بھی چانس نہیں تھا کہ شہر زاد آنے پر راضی ہو گئی۔۔۔ مگر اسے امینہ بیگم کے ساتھ نیچے اترتا دیکھ اجزم کے چہرے پر پر سکون مسکراہٹ اتر گئی تھی۔۔۔

اس کی سوجی دلنشین آنکھیں اجزم کو بے چین سا کر گئی تھیں۔۔۔ نجانے یہ لڑکی مزید کب تک خود کو ایسے ہی تکلیف دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"بھائی صاحب آپ کا بہت شکریہ۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو لے کر جا رہی ہوں۔۔۔ اجزم ہاؤس کی ملکہ بنا کر رکھوں گی اسے۔۔۔"

ان تینوں بھائیوں کی جانب دیکھ کر ان سے ہمیشہ شہزاد کا خیال رکھنے کا وعدہ کرتیں وہ اسے لیے وہاں سے نکل آئی تھیں۔۔۔

اجزم قریشی نے بھی سرشاری بھرے انداز میں یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔فائنلی اب وہ اسے سب کے سامنے اپنی بیوی کی حیثیت سے لے کر جارہا تھا۔۔۔

اب شہزاد سلمان پر سب سے زیادہ حق اجزم قریشی کا ہی ہونے والا تھا۔۔۔

امینہ بیگم کو اپنے بیڈ روم کے بجائے شہزاد کو دوسرے روم میں لے جاتا دیکھ اجزم ٹھنڈی سانس خارج کر کے رہ گیا تھا۔۔۔۔

"عشق میں ابھی امتحان اور بھی ہیں۔۔۔۔"

صوفے پر ٹکتا وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔۔ لیکن دل میں ایک سکون سا تھا کہ شہر زاد اب پوری طرح سے اس کی دسترس میں تھی۔۔۔

"آپ تو مجھے اپنی ظالم ساس لگ رہی ہیں اب۔۔۔ مجھے میری ماما واپس چاہیے۔۔۔"

انہیں واپس لوٹتے دیکھ اجزم خفگی کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔۔

جس پر امینہ بیگم اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھیں۔۔۔

"میری بیٹی کو تنگ کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔ ورنہ اس وقت جو خطرناک ساس دیکھنے کو ملے گی نا تمہیں برداشت نہیں کر پاؤ گے۔۔۔۔"

امینہ بیگم نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیتے کہا تھا۔۔۔ جس پر اجزم بھی کھل کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

"میں وارن کر رہی ہوں اجزم اسے تنگ مت کرنا۔۔۔۔ میں ابھی میٹنگ کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔۔"

انہیں اپنے بیٹے کی شہر زاد کے لیے دیوانگی کا بہت اچھے سے علم تھا۔۔۔اس لیے جاتے جاتے بھی اسے وارن کرنا نہیں بھولی تھیں۔۔۔۔

اجزم نے سر تسلیم خم کرتے انہیں اپنی جانب سے پوری تسلی دی تھی۔۔۔

اسے آن لائن کوئی کانفرنس اٹینڈ کرنی تھی۔۔۔۔

امینہ بیگم کو گئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔اجزم قریشی وہیں بیٹھا اپنا لیپ ٹاپ کھول گیا تھا۔۔۔۔اس کی بے قرار نگاہیں شہر زاد کے روم کے باہر ہی ٹکی ہوئی تھیں۔۔۔۔ابھی اس کی کانفرنس شروع

ہوئے کچھ دیر کی گزری تھی۔۔۔۔ وہ ہیڈ فون لگائے بہت ہی توجہ کے ساتھ کانفرنس سنتا اس میں حصہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی نگاہیں گاہے بگاہے دروازے پر بھی پڑ رہی تھیں۔۔۔ لیکن وہ ظالم لڑکی ایک بار بھی اپنا دیدار کروانے باہر نہیں نکلی تھی۔۔ تین گھنٹوں کی کانفرنس بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔ اتنی دیر مسلسل وہاں بیٹھنے کی وجہ سے اب اسے صوفہ بھی نیچے دبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ اب وہ اپنا روم اسی جگہ پر شفٹ کر لے گا۔۔۔ جہاں سے اس لڑکی کو آتے جاتے ہی دیکھ لے۔۔۔۔

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر شہر زاد کو اس بات کا پتا چل جاتا تو اس لڑکی نے روم سے ہی نکلنا چھوڑ دینا تھا۔۔۔۔ کیونکہ اس لڑکی نے اسے مارنے کی قسم کھا رکھی تھی۔۔۔

"اجزم تم ابھی تک یہیں بیٹھو ہو۔۔۔ تم نے چینج بھی نہیں کیا۔۔۔؟؟"

امینہ بیگم واپس آتے اجزم کو ایسے بیٹھے دیکھ شاک ہوئی تھیں۔۔۔

جس کا کوٹ صوفے پر قریب ہی پڑا تھا۔۔۔ ٹائی ڈھیلی کر کے اپنی گردن میں ہی لٹک رہی تھی۔۔۔ سلیوز کے بٹن کھول کر اسے

پیچھے فولڈ کرر کھا تھا۔۔۔ جس سے اس کی مضبوط مردانہ کلائیاں جھانکتی اس کی وجاہت میں اضافہ کر رہی تھیں۔۔۔

"جی وہ کانفرنس اٹینڈ کرنی تھی تو میں اٹھا ہی نہیں۔۔۔"

اس کی بات پر امینہ بیگم مسکراتے ہوئے سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

"ابھی رات کے دس بج رہے ہیں۔۔۔ جاؤ جا کر فریش ہو اور ریسٹ کرو۔۔۔ تمہاری بیوی آج روم سے باہر نہیں نکلنے والی۔۔۔ دیدار مشکل ہے آج۔۔۔"

مسکرا کر اسے چھیڑتیں وہ اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔

جبکہ اجزم اپنی چوری پکڑے جانے پر خفیف سا ہوتا مسکرا دیا تھا۔۔۔

امینہ بیگم بہت زیادہ تھکی ہوئی تھیں۔۔۔۔اس وقت شہزاد کو بھی ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔۔اس لیے اس سے صبح ملنے کا ارادہ کرتیں وہ اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔۔

اجزم بھی کچھ دیر بعد اٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا جب اسی لمحے شہزاد کے روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔اجزم کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔۔۔۔

اس کی اتنے دیر سے یہاں بیٹھے رہنے کی مشقت رائیگاں نہیں گئی تھی۔۔۔۔ آخر کار اس کا دلفریب چمکتا دمکتا چاند اس کی چوکھٹ پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔۔

شہزاد اس وقت فیروزی کلر کے خوبصورت سے ڈریس میں ملبوس روم سے نکلی تھی۔۔۔۔ شولڈر میں اپنا پرس پہنے اس نے اپنا پریس شدہ وائٹ کوٹ بازو پر ڈال رکھا تھا۔۔۔۔۔ دوپٹے کے ہالے میں سے دہمکتا اس کا روشن چہرا اور چہرے کے گرد بکھری بالوں کی لٹو نے اس کی دلکشی میں مزید اضافہ کرر کھا تھا۔۔۔

اجزم قریشی مبہوت سا اس کی جانب تکے گیا تھا۔۔۔

وہ رات کے اس پہر بھی نکھری نکھری سی اجزم کے دل میں اتر گئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ اس وقت کہاں جا رہی تھی۔۔۔۔ اجزم نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس وقت گیارہ کا ہندسہ بھی کراس کر چکے تھے۔۔۔۔۔

شہزاد کی نظر بھی اس پہ پڑ چکی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ رکی تھی۔۔۔ کیونکہ اجزم اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"مجھے ہاسپٹل جانا ہے ابھی۔۔۔۔ ایک بہت ایمر جنسی کیس ہے۔۔۔۔۔ میرا وہاں پہنچنا بہت ضروری ہے۔۔۔۔ تم ڈرائیور سے کہو مجھے ڈراپ کر دے۔۔۔۔"

شہر زاد رات کے اس پہر ڈرائیور کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن وہ اس شخص کو بھی خود سے ساتھ آنے کا نہیں کہہ سکتی تھی۔۔۔۔ جسے آج تک ہر بار وہ خود لینے آنے پر بے عزت کرتی رہی تھی۔۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ تھا کہ ہمیشہ ڈرائیور کی جگہ اسے دیکھ اس کے دل کو تسلی ہی ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ اس شخص پر اس وقت بھی اعتبار کر کے اس کے ساتھ آجاتی تھی جب وہ اس کے لیے نامحرم تھا۔۔۔تو اب تو ویسے بھی کوئی پردہ نہیں بچا تھا۔۔۔۔۔

اس کا اس طرح مخاطب کرنا ازکم قریشی کے دل میں بہار اتار گیا تھا۔۔۔

"میں لے جاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔ڈرائیور کے ساتھ جانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تمہیں جب بھی کہیں جانا ہو تم مجھے کال کر سکتی ہو۔۔۔۔میں ہر وقت تمہارے لیے موجود رہوں گا۔۔۔۔

تم اب میری بیوی ہو۔۔۔تمہاری پوری زمہ داری اب میری

ہے۔۔۔ کسی بھی کام کے لیے تم مجھے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔

بلا جھجک۔۔۔۔ اس بات کو دل میں لائے بغیر کے میں بدلے میں

تم سے کچھ بھی مانگوں گا۔۔۔۔ یا کسی بھی قسم کی ڈیمانڈ رکھو

گا۔۔۔ہاں بس کبھی جذبات میں آ کر ہوئی ان چھوٹی موٹی

غلطیوں کو در گزر کر دینا۔۔۔۔"

اجزم بہت سنجیدگی بھرے انداز میں بولتا آخر میں زرا سا شوخ ہوا

تھا۔۔۔

شہر زاد جو چہرا اٹھائے توجہ سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔

اس کی اگلی حرکت سے بالکل انجان تھی۔۔۔

جب اجزم اپنی بات مکمل کرتا اس کی جانب جھکا تھا اور اس کے ہلکے سے واں ہوئے ہونٹوں کو اپنے لبوں سے چھوتا ایک سیکنڈ میں اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی اس حرکت پر شہزاد کے ہونٹوں مزید واں ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ پہلے تو سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔۔۔۔

اس کا چہرا ایک دم لال ہوا تھا۔۔۔ جب تک اسے اس بات کا ادراک ہوا کہ اجزم قریشی اپنا پہلا استحقاق استعمال کرتا بہت ہی صفائی کے ساتھ اس کے ہونٹوں کو چھو گیا ہے۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس نے دروازے کی جانب بڑھتے اجزم قریشی کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔اور دھیرے سے اپنی انگلی کی پوروں سے ہونٹوں کو چھوا تھا۔۔جہاں ابھی بھی اس شخص کا تپش زدہ لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔

دروازے تک پہنچتے اسی لمحے اجزم نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔شہزاد نے گھبرا کر اپنے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔جبکہ اس کی اس حرکت پر اجزم قریشی کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔اس کی پورے دن کی بے آرامی اور تھکن بالکل زائل ہو چکی تھی۔۔۔

شہر زاد کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ ورنہ وہ اس شخص کو اس حرکت پر منہ توڑ جواب دینے کا پورا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

اجزم نے آج بھی اس کے لیے فرنٹ ڈور اوپن کر رکھا تھا۔۔۔

شہر زاد کا ہاتھ پچھلے دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"تمہارے ہاسپٹل والے کیا کہیں گے۔۔۔ کہ ڈاکٹر شہر زاد اپنے شوہر کو ڈرائیور کے جیسا ٹریٹ کرتی ہیں۔۔۔ ان کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا بھی گوارہ نہیں ہے۔۔۔"

اجزم نے چہرے پر مسکینیت طاری کرتے کہا تھا۔۔۔

"وہاں کوئی نہیں جانتا کہ تم میرے شوہر ہو۔۔۔۔"

شہر زاد نے سرد لہجے میں جواب دیتے دروازہ کھول دیا تھا۔۔

"پوری دنیا جانتی ہے کہ اجزم قریشی اور شہر زاد سلمان کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔۔۔"

اجزم قریشی نے گاڑی میں رکھا نیوز پیپر اٹھا کر اس کے سامنے کیا تھا۔۔ جہاں بڑے بڑے لفظوں میں اس حقیقت کے بارے میں بہت ہی خوبصورت طریقے سے لکھا گیا تھا۔۔

"اجزم قریشی کو اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی ہے۔۔ پوری دنیا سے اس کا اظہار کرنا تو بنتا تھا نا۔۔۔"

اجزم نے اس کی جانب محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

"تمہاری بھول ہے اجزم قریشی کہ میں کبھی تمہارے لیے خوشی ثابت ہو نگی۔۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی تڑپو گے۔۔۔"

اس اخبار کے ٹکڑے کر کے دور اچھالتے وہ اجزم کی جانب سے کھولے گئے دروازے سے فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

"اجزم قریشی کی چاہت سے ابھی آگاہ نہیں ہوئی تم۔۔۔۔ تمہارے فراق میں ساری زندگی کے لیے تڑپ برداشت کر سکتا ہوں۔۔۔ اجزم قریشی اتنا حوصلہ رکھتا ہے۔۔۔۔"

اس کی جانب جھک کر اس کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں اتارتے وہ اس کی سائیڈ کا دروازہ بند کرتا اپنی سائیڈ پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

شہزاد نے مڑ کر اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔ وہ اس کی طرف سے رخ موڑے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ گاڑی میں گھمبیر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

اجزم قریشی نے ہاتھ بڑھاتے شہزاد کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔۔۔

"کیا بد تمیزی ہے۔۔۔؟؟؟ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔"

شہر زاد اس کی جانب مڑتی چلائی تھی۔۔۔

"یار اتنی تو اجازت دے دو۔۔۔۔۔

ان ہاتھوں کے لمس کو ہی محسوس کر سکوں۔۔۔"

وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔۔۔۔ جس پر شہر زاد نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اس کے سیاہ بال کشادہ پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے، وہ صبح چار بجے کا اٹھا ہوا تھا۔۔ کافی تھک چکا تھا۔۔۔ مگر آج اس کی زندگی میں جو خوشگوار اضافہ ہوا تھا۔۔۔ اس نے اجزم قریشی کو ایک دم فریش کر دیا تھا۔۔۔۔

بہت ہی بہترین موڈ کے ساتھ اس وقت وہ شہزاد کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ مگر یہ لڑکی اسے قریب آنے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

شہزاد کتنے ہی لمحے اس کے خوبرو چہرے کی جانب تکی گئی تھی۔۔۔ وہ واقعی مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا۔۔۔ کانچ سی سیاہ آنکھیں سامنے روڈ پر جمی ہوئی تھیں۔ اعنابی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست اس لڑکی کے قریب ہونے کے باوجودِ اس سے برقرار اس دوری پر خود پر ضبط کیے ہوئے تھے۔۔۔

اس نے شہر زاد کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے اسے اسٹیئرنگ پر رکھا ہوا تھا۔۔

اس کے مضبوط ہاتھوں میں مقید اپنے نازک سے ہاتھ کو دیکھتے شہر زاد نے اس کی جانب سے اپنا رخ موڑ لیا تھا۔۔اس کا بے وجہ دھڑکتا دل اسے زچ کر رہا تھا۔۔ شہر زاد نے دوبارہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔

وہ ایسے ہی اس کی گرفت میں قید رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کی گرمائش شہر زاد پر اثر انداز ہو رہی تھی۔۔یہ شخص اسے اپنی جانب اٹریکٹ کرنے لگا تھا۔۔۔

ہاسپٹل کے اندر گاڑی رکتے ہی شہزاد تیزی سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔ اسے لگا تھا اجزم واپس چلا جائے گا۔۔ کیونکہ آج تک حسام اسے بہت مشکل سے احسان کر کے چھوڑنے آتا بھی تھا تو باہر سے ہی واپس لوٹ جاتا تھا۔۔۔ اور بعد میں اسی پر شک بھی کرتا تھا کہ وہ ساری رات غیر مردوں کے ساتھ کام کرتی ہے۔۔۔۔

اس وقت اجزم کو اپنے پیچھے آتا دیکھ وہ رک گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟؟؟"

اجزم قریشی اس کے مقابل رکتا اس کے چہرے پر پھسلی بالوں کی لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑس گیا تھا۔۔۔

"میرے ساتھ کیوں آرہے ہو۔۔۔؟؟؟رکھوالی کرنے آرہے ہو میری۔۔۔۔؟ تمہیں بھی شک ہے مجھ پر کہ کہیں کسی غیر مرد سے نہ ملنے آئی ہوں میں یہاں۔۔۔یا ساری رات کسی غیر مرد کے ساتھ نہ گزار۔۔۔۔"

شہرزاد اس سے آگے کہ مزید اپنے بارے میں کچھ غلط بولتی جب اجزم نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے سے قریب تر کر لیا تھا۔۔۔

اسے شہر زاد کی بات کتنی بری لگی تھی۔۔۔۔ وہ اس وقت اس کے غصہ چھلکاتے چہرے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔۔

"میری ایک بات اچھے سے جان لو۔۔۔۔ تم ایک باکردار لڑکی ہو۔۔ اجزم قریشی مر تو سکتا ہے۔۔۔۔ مگر تم پر شک نہیں کر سکتا۔۔۔۔ اس ایک انسان کی باتوں کو اتنی اہمیت مت دو۔۔۔۔ اس کی کہی ہر بات بھول کر صرف اجزم قریشی کو یاد رکھو۔۔۔۔ اگر دوبارہ تم نے ایسی کوئی فضول گوئی کی تو یاد رکھنا میں اپنے طریقے سے اگلی بار چپ کرواؤں گا۔۔۔۔ گلا مت کرنا پھر مجھ پر۔۔۔۔"

اجزم قریشی اپنے غصے کو ضبط کرتا بہت ہی محبت سے اسے اپنی بات سمجھا گیا تھا۔۔۔۔

شہرزاد خاموش نگاہوں سے اس کی جانب تکے گئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو گرتا گال پر بکھر گیا تھا۔۔۔۔ جس کے بے مول ہونے سے پہلے ہی اجزم قریشی اس پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔۔۔ شہرزاد اس کے حصار میں کانپ گئی تھی۔۔۔۔

"تو پھر کیوں آرہے ہو یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟ مجھے دو سے تین گھنٹے لگیں گے ابھی۔۔۔۔"

شہرزاد اس کے سینے پر ہتھیلیاں جماتی اس کا حصار توڑ کر دور ہوتے بولی تھی۔۔۔

"میں پوری رات انتظار کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔ دو گھنٹے تو کچھ بھی نہیں ہیں۔۔۔۔ میں باہر گاڑی میں ہی ویٹ کر لیتا ہوں۔۔۔ تم ریلیکس ہو کر اپنا کام کرو۔۔۔۔"

اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتا وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔۔

شہرزاد خاموشی سے وہاں کھڑی اسے گاڑی کی جانب جاتے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔ جو گاڑی کے اندر بیٹھنے کے بجائے گاڑی سے ٹیک لگا کر سینے پر بازو باندھے اسے تکنے لگا تھا۔۔۔۔

شہر زاد سلمان کو ابھی تک اجزم قریشی کی دیوانگی کا احساس بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

شہر زاد نے پرس سے موبائل نکالتے اسے کال کی تھی۔۔۔

"اندر آسکتے ہو تم۔۔۔۔ مگر وہاں کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا۔۔۔۔"

شہر زاد کی بات پر اجزم قریشی کے ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔ وہ کس الٹی سیدھی حرکت کی بات کر رہی تھی وہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔ اسے مسکراتا دیکھ شہر زاد اسے گھورتی اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

اجزم بھی پیچھے پیچھے ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا۔۔۔

"آپ ڈاکٹر شہرزاد کے ہزبینڈ ہیں۔۔۔؟؟؟"

نرس نے اس کی جانب ستائشی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

آج تک لوگ اسے ایک کامیاب اور سب سے ینگسٹ بزنس مین کے طور پر جانتے تھے۔۔۔وہ ہر جگہ اسی نام سے ہی متعارف ہوتا آیا تھا۔۔۔

آج پہلی بار اسے اپنے بارے میں یہ حوالہ سن کر بہت زیادہ خوشی ہوئی تھی۔۔۔

"جی۔۔۔میں ڈاکٹر شہرزاد کا ہزبینڈ ہوں۔۔۔"

اس نے جان بوجھ کر یہ جملہ دوہرایا تھا۔۔

اس نے ارد گرد موجود نرسز اور ڈاکٹرز کو دیکھا تھا۔۔جو ستائشی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔ان سب کو شہزاد سلمان کی قسمت پر رشک آیا تھا۔۔۔اور ساتھ ہی اجزم قریشی پر بھی۔۔۔

"انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو ان کے آفس میں بیٹھا دوں۔۔۔"

نرس عالیہ نے اجزم کو بتایا تھا۔۔

جس پر خاموشی سے سر ہلاتا اس کے ساتھ چل دیا تھا۔۔

اپنی بیگم صاحبہ کا دیا گیا آرڈر بھلا وہ ٹال سکتا تھا۔۔۔

"آپ بہت لکی ہیں سر آپ کو ڈاکٹر شہر زاد جیسی وائف ملی ہیں۔۔۔۔ بہت ہی زیادہ صاف دل کی مالک ہیں وہ۔۔۔۔"

عالیہ شہر زاد کے پہلے شوہر کے حوالے سے ساری باتیں جانتی تھی۔۔۔۔ وہ کئی بار حسام ک شہر زاد سے لڑتا اور اس پر الزامات کی برسات کرتے دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

کئی بار اس نے خود شہر زاد کے آنسو پونچھے تھے۔۔۔ وہ شہر زاد کے کافی کلوز تھی۔۔۔

وہ اجزم کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔ لیکن وہ اسے دیکھنے میں حسام سے کئی گنا بہتر انسان ہی لگا تھا۔۔۔۔ اس لیے اس نے اپنی پیاری سی ڈاکٹر کے حوالے سے یہ بات کہنا اپنا فرض سمجھا تھا۔۔۔۔

"جی شکریہ۔۔۔۔ میری وائف واقعی بہت سپیشل ہیں۔۔۔۔"

اجزم قریشی اس کی تعریف سن کر مسکرا دیا تھا۔۔۔

اسے وہاں بیٹھے چار گھنٹوں سے بھی اوپر کا ٹائم ہو چکا تھا۔۔۔ مگر شہزادا ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔۔

اجزم پوری رات بھی بیٹھ کر اس کا انتظار کر سکتا تھا۔۔۔۔

اسے ابھی بس یہی بات بری لگ رہی تھی کہ شہزاد اتنی دیر مسلسل کام کر کے کتنا تھک گئی ہو گی۔۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ شہزاد پوری پوری رات کی ڈیوٹی بھی کر چکی تھی کئی بار۔۔۔اس کے لیے یہ بڑی بات نہیں تھی۔۔۔ مگر اجزم قریشی اسے زرا سی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

وہ شہزاد کے آفس میں ایک جانب صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔
جب وہ اپنے دھیان میں اندر داخل ہوئی تھی۔۔

اس سارے کام میں وہ اجزم قریشی کو پوری طرح سے فراموش کر گئی تھی۔۔۔ ایمر جنسی کیس تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اسے سرجری کرنی پڑی تھی۔۔۔ سینئر ڈاکٹرز کے ساتھ مل کر۔۔۔

مگر اس سب میں برا یہ ہوا تھا کہ ان کا آپریشن کامیاب نہیں رہا تھا۔۔۔ پیشنٹ کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔

ان سب نے اپنی جانب سے بھرپور کوشش کی تھی پیشنٹ کو بچانے کی۔۔ مگر اسے بچا نہیں پائے تھے۔۔۔

باقی سینئر ڈاکٹرز ایسے کئی کیس ہینڈل کر چکے تھے۔۔۔ شہزاد کا آج پہلی بار ایسا کوئی آپریشن تھا۔۔ جس میں اس نے اپنے ہاتھوں

میں کسی انسان کو اپنی زندگی ہارتے دیکھا تھا۔۔۔اور اب باہر کھڑے ہو کر روتے اس کے بیوی بچوں کو دیکھ شہزاد کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

وہ اپنے آفس میں آتی ٹیبل پر سر رکھے سسک اٹھی تھی۔۔

اجزم قریشی اپنی جگہ سے اٹھتا پریشانی کے عالم میں اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کو ایسے روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"شہزاد کیا ہوا ہے۔۔۔؟"

اس کی پکار پر شہر زاد نے آنسوؤں سے بھیگے چہرے کے ساتھ سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے چوڑے سینے میں سماتی مزید شدت سے رو دی تھی۔۔۔

اجزم نے اسے اپنی پناہوں میں لیتے اس کے گرد اپنا مضبوط حصار قائم کیا تھا۔۔

"ہم نے اسے بچانے کی بہت کوشش کی مگر اسے نہیں بچا پائے۔۔۔ وہ اپنے بچوں کو اس دنیا پر تنہا چھوڑ گیا۔۔ جیسے میرے ماما بابا مجھے چھوڑ گئے تھے۔۔۔ میری آنکھوں کے سامنے

انہیں مارا گیا تھا۔۔۔میں انہیں نہیں بچا پائی۔۔۔میں نے بہت کوشش کی اسے بھی بچانے کی مگر نہیں بچا پائی۔۔۔"

شہر زاد سسک کر رو دی تھی۔۔اس لمحے اسے وہ سارے منظر یاد آئے تھے جب ان ظالموں نے بے دردی سے اس کے پیرنٹس کو مار دیا تھا۔۔۔آج تک اس نے کبھی اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

سب نے بہت بار کوشش کی تھی کہ وہ اپنے دل میں رکھا یہ غبار باہر نکال دے۔۔۔اور باقی سب کی طرح خوش و خرم رہے۔۔۔

لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔۔ وہ ہمیشہ اس اذیت کو اپنے دل میں رکھتی گھٹ گھٹ کر جیتی آئی تھی۔۔

آج جب اس نے اپنے اندر کی اذیت عیاں کی بھی تھی تو کس انسان پر۔۔۔ جس سے وہ دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کی دعوے دار تھی۔۔۔ اسی کے آگے اپنا درد عیاں کر گئی تھی۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ اب کہیں نہ کہیں اس کے دل میں اس بات کا ادراک ہو چکا تھا کہ اس دنیا میں اس کے درد کو سب سے زیادہ سمجھنے والا یہی انسان تھا۔۔

حسام کو جو بھی خط لکھا گیا تھا وہ بات بالکل جھوٹ تھی۔۔۔ اسے کسی بھی غیر شخص نے چھوا تک نہیں تھا۔۔ اس سے زیادتی کرنا تو بہت دور کی بات تھی۔۔۔ اس وقت حسام نے اتنے سارے لوگوں کے بیچ جس طرح اسے سوال جواب کیے تھے۔۔ وہ کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔ اسے وہ سارے اذیت بھرے لمحات یاد آئے تھے۔۔ جن پر ہر بار وہ ایسے ہی گم صُم ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

حلیمہ بیگم ان کی خاندانی ملازمہ تھیں۔۔۔ جو ان پر جان تو دے سکتی تھیں۔۔۔ مگر کچھ بھی برا نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔۔ انہوں نے آخری لمحوں تک شہرزاد کی حفاظت کی تھی۔۔۔ اس کے گھر

والوں کے وہاں پہنچتے ہی وہ دوسرے راستے سے نکل گئی تھیں۔۔۔

وہ اس پاکیزگی کی گواہ تھیں۔۔۔۔ شہزاد نے روتے ہوئے اجزم کو ساری سچائی بتا تھی۔۔۔۔

یہ لیٹر اسی گاؤں سے بھیجا گیا تھا۔۔ جن لوگوں نے اس کے پیرنٹس کا قتل کیا تھا۔۔۔ اب وہ اس کی جائیداد میں ہتھیانا چاہتے تھے۔۔۔۔ دو دن پہلے ہی انہوں نے شہزاد کی کال کرکے بلیک میل کیا تھا کہ اگر اس نے وہ جائیداد اپنے گھر والوں سے چھپ کر ان کے نام نہ کی تو وہ اسے بھی مار دے گے۔۔۔۔۔

شہر زاد کسی بھی قیمت پر اپنے والدین کے قاتلوں کو اس زمین کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دینا چاہتی تھی۔۔ چاہے وہ لوگ اسے مار دیتے۔۔۔

وہ یہ ساری باتیں کسی کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اجزم قریشی نے جس طرح اس کی سے بنا کوئی صفائی مانگے، حسام کے الزام لگانے کے باوجود اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔۔ اس سب نے شہر زاد کے دل میں اجزم کے لیے اعتبار بڑھا دیا تھا۔۔۔ وہ اس پر اعتبار کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے پہلے اس لیٹر کے حوالے سے شدید غصے میں آکر اس پر شک کیا تھا۔۔۔

مگر جب اسے کالز کر کے ان قاتلوں نے اسے برباد کرنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔

اس دن وہ بہت زیادہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔ اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اجزم قریشی کو کچھ زیادہ ہی برا سمجھتی تھی۔۔۔۔

اور آج بنا سوچے سمجھے وہ اپنے دل کے کہے میں آکر اجزم قریشی کے آگے سب کچھ بیان کر گئی تھی۔۔۔ جو سنتے اجزم قریشی نے

اس کا ہر آنسو اور درد اپنے سینے پر جذب کرتے اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"وہ لوگ نہ تو تمہیں کچھ کر پائیں گے اور نہ ہی تمہاری کسی شے کو نقصان پہنچا سکے گے۔۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔ خود کو اذیت دینا چھوڑ دو لڑکی میں وہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔'

اجزم قریشی کو اس بات کا اندازہ ہی نہیں تھا کہ وہ اندر ہی اندر کس تکلیف سے گزر رہی تھی۔۔ اس نازک جان پر تکلیفوں کے پہاڑ ٹوٹتے رہے تھے۔۔۔ مگر اس نے کبھی کسی سے شیئر نہیں کیا تھا۔۔۔

آج یہ اہمیت اسے دی گئی تھی۔۔۔۔اجزم قریشی کے رگ و پے

میں ایک سکون سے سرایت کر گیا تھا۔۔۔یہ لڑکی آہستہ آہستہ

اس کی ہو رہی تھی۔۔۔۔

کافی دیر اس کے سینے سے لگے رہنے کے بعد نارمل ہوتے شہرزاد

اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔اجزم فکر بھری نگاہوں سے اس کی

لال پڑتی رنگت کو تکے گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں ہمیشہ رونے سے سوج جایا کرتی تھیں۔۔۔۔اجزم

کی وائٹ شرٹ سینے کے مقام سے بالکل گیلی ہو چکی تھی۔۔۔جو

دیکھ شہرزاد شرمندگی سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔مگر اجزم

اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اپنے مقابل کرتا اس کی سوجی بھیگتی آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھتا شہزاد سلمان کی جلتی آنکھوں کو مرہم بخش گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ سیکنڈز آں کھیں موندے کھڑی رہی تھی۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس کا حصار توڑتی وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ شاید وہ اسے سب بتا کر عجیب محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اسے اپنا آپ بالکل ہلکا پھلکا ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اتنے وقت سے دل پر جو بوجھ لے کر وہ جی رہی تھی۔۔۔۔ اس میں کسی کو ہمسفر بنا لینے کی وجہ سے وہ ایک دم سے سرکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر وہ اسے ہی اگنور کرنے لگ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زریاب یہ تم کیا بول رہے ہو۔۔۔؟؟وہ تمہارے ڈیڈ ہیں۔۔۔ وہ اگر تمہاری بارات میں نہیں جائیں گے تو کون جائے گا۔۔۔ پلیز اتنے سنگدل مت بنو۔۔۔کہ بعد میں تمہیں بھی پچھتانا پڑے۔۔۔"

امینہ بیگم زریاب کی شادی کی خبر سن کر بہت بہت خوشی خوشی ہمدانی ولا میں آئی تھیں۔۔۔مگر زریاب کا مطالبہ سن کر انہیں گہرا

دکھ ہوا تھا۔۔۔زریاب چاہتا تھا کہ اس کی شادی کے فنکشن میں یاسین ہمدانی شرکت نہ کریں۔۔۔تب ہی وہ یہ شادی کرے گا۔۔۔ورنہ نہیں کرے گا۔۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔۔چاہے پوری دنیا میں ظالم اور نافرمان بیٹا کہے۔۔۔دنیا کی ہر شے مجھ سے چھن جائے۔۔۔میں تب بھی اس شخص کو اپنے قریب نہیں آنے دوں گا۔۔۔آپ انہیں بتا دیں کے اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں شادی کروں تو اس میں شرکت کے لیے نہ آئیں۔۔۔یہ اب تک میرے لیے جو کچھ بھی کر چکے ہیں وہ ہی کافی ہے۔۔۔"

وہاں ایک جانب بیٹھے یاسین ہمدانی پر طنزیہ نگاہیں ڈالتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ امینہ بیگم آنکھوں میں نمی بھرے یاسین ہمدانی کے قریب آئی تھیں۔۔۔

"بھائی میں اسے پھر سے سمجھاؤں گی۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔"

ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے امینہ بیگم نے اس بات کی تسلی دی تھی۔۔۔ جس کے بارے میں وہ خود بھی پوری طرح سے پر امید نہیں تھیں۔۔۔ زریاب نے ایک بار جو بات بول دی تھی۔۔۔ وہ اب اس سے پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا۔۔۔

اور ہوا بھی وہی تھا۔۔۔ شادی کا دن آگیا تھا۔۔۔ مگر زریاب ہمدانی اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔ اس کی شادی میں امینہ بیگم سمیت اس کے تمام دوست اور رشتہ داروں نے شرکت کی تھی۔۔۔ سوائے یاسین ہمدانی کے۔۔۔

لیکن زریاب ہمدانی کے چہرے پر ان کے حوالے سے زرا سا بھی احساس نہیں تھا۔۔۔ اسے اس بات کی بالکل بھی پرواہ نہیں تھی کہ اس نے اپنے باپ کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔

جو انسان بہت خوشی کے ساتھ یہ رشتہ جوڑ کر گیا تھا۔۔۔ اسے ہی اس خوشی میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔۔۔

اشنور لال عروسی جوڑے میں دلہن بنی پوری طرح سے سجی سنوری زریاب ہمدانی کے خوبصورت سے کمرے میں آن بیٹھی تھی۔۔۔جہاں اس کے استقبال کے لیے ایک پھول کی پتی بھی نہیں سجائی گئی تھی۔۔۔

اشنور اس وقت ویسے ہی پوری طرح اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔وہ اس سب کے لیے پوری طرح سے تیار ہی نہیں تھی۔۔۔نہ اتنی جلدی اس شادی کے لیے اور نہ زریاب ہمدانی کے سامنے آنے کے لیے۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ خود کو اس شخص کا مجرم تصور کر رہی تھی۔۔۔۔ جس کے ساتھ ایک طرح سے دھوکا ہی کیا گیا تھا۔۔۔۔

اس کا دل بہت بری طرح سے دھڑک رہا تھا۔۔ وہ یونیورسٹی میں اس شخص کا غصہ دیکھ بھی چکی تھی اور اس کے بہت سارے بھیانک قصے سن بھی چکی تھی۔۔۔ اسے بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ اگر زریاب کو اس بات کا پتا چل گیا کہ وہ اس شادی کے لیے کس شرط کے تحت راضی ہوئی ہے اور دلی طور پر اس کے حوالے سے کوئی فیلنگز نہیں رکھتی تو نجانے وہ کیا سلوک کرے گا اس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی جب باہر زریاب ہمدانی کے دوستوں کا شور بلند ہوا تھا۔۔۔وہ اسے روم میں نہیں آنے دے رہے تھے۔۔۔اس کی تینوں دوستیں اس سے بھاری نیگ کی ڈیمانڈ کر رہی تھیں۔۔۔۔ جبکہ وہ ان کی باتوں کا مذاق میں جواب دیتا کچھ دیر کے بعد بھاری رقم دیتا روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن اندر آتے بیڈ پر بیٹھے وجود پر نظر پڑتے ہی اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔۔۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بھرا تھا اور اشنور کی گجروں اور چوڑیوں سے سجی کلائی دبوچ کر اسے کھینچتے ہوئے بیڈ سے اتار چکا تھا۔۔۔۔

اس جارحانہ کاروائی پر اشنور نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔یہ شخص آخر اس کے ساتھ کرنے کیا والا تھا۔۔۔وہ ایک دم خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔

اس کی کلائی کو کمر پر موڑ کر اپنے قریب تر کرتے زریاب نے اس کے چہرے سے گھونگھٹ الٹ دیا تھا۔۔۔جس کے ساتھ ہی وہ کچھ لمحوں کے لیے مبہوت رہ گیا تھا۔۔۔جس لڑکی کو اس نے ہمیشہ سادگی میں دیکھا تھا۔۔۔اس وقت اس کے سجے سجائے دو آتشہ حسن کو دیکھتے زریاب ہمدانی کا دل اس لڑکی کی جانب ہمکنے لگا تھا۔۔۔

وہ لرزتی پلکوں کو آرزوں پر جھکائے، ریڈ لپسٹک سے سجے کٹاؤ دار لب، ناک میں پہنی نتھ جو اس کے ہونٹوں سے ٹچ ہوتی ان کی لپسٹک بکھیرتی اس لمحے زریاب ہمدانی کا چین و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔

مگر یہ کیفیت صرف کچھ وقت کے لیے ہی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کی کلائی پر مزید دباؤ ڈالتا اسے خود سے قریب تر کر گیا تھا۔۔۔

"تو تم بھی میرے باپ کے ساتھ مل کر کھیل کھیل گئی میرے ساتھ۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی کے لہجے میں عجیب سا احساس تھا۔۔۔اذیت بھرا احساس جو اشنور کو اس کی جانب دیکھنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی کی آنکھیں خطرناک حد تک لال ہو چکی تھیں۔۔۔

وہ اس پر نگاہیں گاڑھے کھڑا جیسے آنکھوں ہی آنکھوں سے نگلنے پر آمادہ تھا۔۔۔

اشنور کو گھبراہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"تم وہ لڑکی نہیں ہو جسے پہلی نظر میں زریاب ہمدانی کے دل نے پسند کیا تھا۔۔۔تم دولت کے پیچھے بھاگنے والی ایک لالچی لڑکی

ہو۔۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم جیسی لڑکیوں سے۔۔۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔؟؟؟ بولو۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی غصے کے عالم میں دھاڑ رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے دل نے جس لڑکی کو پسند کیا تھا وہ اسکے ساتھ کوئی دھوکا نہ کرے۔۔۔ مگر وہی ہوا تھا۔۔۔۔ اس کی باپ نے یہاں بھی اپنی ہی چلاتے زریاب ہمدانی کے دل کے ساتھ کھلواڑ کر دیا تھا۔۔۔

زریاب کے تصور سے اشنور اس دن سے نہیں نکل پا رہی تھی۔۔ جب پہلے دن وہ یونیورسٹی میں اس سے ٹکراتی گھبرائی خوفزدہ سی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔ وہ کوشش کے باوجود اس کا

احساس اپنے دل سے نہیں نکال پایا تھا۔۔اس نے بہت کوشش کی

تھی کہ وہ اس لڑکی کے خیال کو اپنے دل و دماغ سے جھٹلا

دے۔۔۔مگر کوشش کے باوجود ایسا بھی نہیں کر پایا تھا۔۔

اسے اسی بات کا خوف تھا کہ یہ لڑکی کہیں اس کے دل کی بربادی کی

وجہ نہ بن جائے۔۔۔اس کا دل پہلے ہی زخموں سے چور پوری

طرح سے لہولہان تھا۔۔۔اس میں مزید سکت نہیں تھی یہ درد

سہنے کی۔۔۔لیکن اس سے پہلے کہاں اس پر رحم کیا گیا تھا جو اب کیا

جاتا۔۔۔

"کتنے پیسے لیے ہیں مجھ سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔ ستر لاکھ۔۔۔؟؟؟؟اتنی کم قیمت کیوں لگائی اپنی۔۔۔۔ ستر لاکھ میں کسی کے آگے بھی بک جاؤ گی۔۔۔؟؟کیا تمہارے نزدیک پیسوں کی اتنی ہی ویلیو ہے۔۔۔"

اس کے چہرے پر اپنی گرم جھلساتی سانسوں کا لمس چھوڑتا وہ اشنور اکبر کو اپنے سے دور کرتا بیڈ پر دھکیل گیا تھا۔۔۔اس لڑکی سے نزدیکی اس پر اثر انداز ہو رہی تھی۔۔۔جو وہ ہونے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

اشنور کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا تھا۔۔۔ یہ شخص سچائی جانتے ہی پاگل ہو گیا تھا۔۔۔

"زریاب ہمدانی اپنی زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔۔ میں نے وہ رقم۔۔۔۔۔۔"

اشنور کو اس کے الفاظ برداشت نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

"اپنے بھائی کے علاج کے لیے لی تھی رائٹ۔۔۔۔؟؟ مگر بدلے میں یاسین ہمدانی کہ شرط مانی کہ ان کے بیٹے کو ان کی قریب لانے کا باعث بنو گی۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے لال آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ ساری حقیقت جانتا تھا۔۔۔اشنور اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔

"یاسین ہمدانی کی بہت بری بھول ہے کہ تم جیسی لڑکی زریاب ہمدانی کو کچھ بھی کرنے پر مجبور کر سکتی ہے۔۔۔تم اتنی بھی اہم نہیں ہو میرے لیے۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی غصے سے بپھر ا دھاڑ رہا تھا۔۔۔جبکہ اشنور کانپتے وجود کے ساتھ کھڑی اسے سن رہی تھی۔۔۔اسے اس لمحے زریاب ہمدانی پر غصہ نہیں آیا تھا۔۔۔اس کی خون رنگ آنکھوں کو دیکھتے وہ عجیب سے احساسات میں گھر گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے بدکردار مان کر ایک جانب شدید نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔ جبکہ دوسری جانب پیسوں کی خاطر میری ہی دلہن بن گئی۔۔۔۔ تمہاری لائف میں پیسہ شاہد سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔۔۔ فکر مت کرو وہ تمہیں وافر مقدار میں ملے گا یہاں۔۔۔۔۔"

وہ طنز کے تیر چلاتا اس کی ذات کی دھجیاں اڑا رہا تھا۔۔۔ لیکن اشنور کو اس لمحے وہ حق بجانب لگا تھا۔۔۔

اس کا دل جیسے کسی بھی لمحے بند ہونے والا تھا۔۔۔ تو کیا زریاب ہمدانی نے ساری بات جانتے ہوئے اس سے شادی کی تھی۔۔۔۔

"اگر رقم لینی ہی تھی تو مجھ سے کیوں نہیں لی۔۔۔۔اس شخص سے کیوں لی وہ بھی میرے حوالے سے۔۔۔۔تم جانتی بھی نہیں ہو تم نے یہ کر کے اپنے زندگی کی کتنی بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔۔جس کی سزا اب تمہیں زندگی بھر ملے گی۔۔۔کیونکہ دانستگی میں کی گئ خطائیں معاف نہیں کرتا میں۔۔۔۔یاسین ہمدانی کے ساتھ ملا انسان میرے لیے قابلِ نفرت ہے۔۔۔اور اب تم بھی اس فہرست میں شریک ہو چکی ہو۔۔۔۔ستر لاکھ کا قرض چکانے آئی ہونا یہاں، میری بیوی بن کر نہیں۔۔میں یاسین ہمدانی کو اس کے ستر لاکھ لوٹا آیا ہوں۔۔۔اب تم پوری طرح سے میری قرض دار

ہو۔۔۔اب میرے پاس ایک قرض دار کی حیثیت سے رہ کر میرا چھوٹے سے چھوٹا کام کر کے اپنا قرض اتارو گی تم۔۔۔جب مجھے لگے گا کہ تم اپنا قرض اتار چکی ہو۔۔۔تو میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس گھر سے نکال دوں گا۔۔۔کیونکہ تم جیسی لڑکی کو زریاب ہمدانی بیوی کے روپ میں قبول نہیں کر سکتا جو کبھی بھی پیسوں کی خاطر کسی سے بھی معاہدہ کر لے۔۔۔"

زریاب ہمدانی کے لہجے میں اس کے لیے حقارت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔اشنور کو اس عالیشان محل کی چھت اپنے سر پر آن گرتی

محسوس ہوئی تھی۔۔۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اس کے ساتھ ایسا بدتر سلوک کرے گا۔۔۔

کہاں گئی تھی اس کی وہ محبت۔۔۔جس کا وہ دعوے دار تھا۔۔۔

اشنور جتنا سوچ رہی تھی اس سے کہیں زیادہ برا پھنس گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔جسے پیچھے دھکیلتے وہ اس کی جانب سے سنائی جانے والی سزا خاموشی سے سن رہی تھی۔۔۔جسے ماننے کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی دروازہ پوری قوت کے ساتھ بند کرتا روم سے نکل گیا تھا۔۔۔اس نے دوبارہ ایک نگاہ غلط بھی ڈالنے کی کوشش نہیں کی تھی اس پر۔۔۔۔۔

"کہاں پھنس گئی میں۔۔۔؟؟؟جتنی میری حیثیت ہے۔۔۔ستر لاکھ تو میں اگلے دس سال تک بھی اکٹھے نہیں کر پاؤں گی۔۔۔کیا تب تک یہ جنگلی کے ساتھ رہنا پڑے گا۔۔۔"

اشنور اپنا بھاری بھر کم لہنگا سنبھالتی ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔اتنے گھنٹوں سے وہ یہ لباس اور زیورات پہن کر خود کو تھکائے ہوئے تھی۔۔۔مگر اس شخص نے تعریف کرنا تو دور کی

بات اس پر ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارہ نہیں کی تھی۔۔۔۔ جو بات اشنور کو بہت زیادہ فیل ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ اب سوچ چکی تھی کہ اس شخص کے سامنے اب کبھی تیار ہو کر نہیں آئے گی۔۔۔۔

چینج کر کے واپس روم میں لوٹتی وہ بیڈ سے کمفرٹر اٹھا کر صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

وہ واپس لوٹ کر نہیں آیا تھا۔۔ جبکہ اشنور ہونٹ کاٹتی ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یاسین ہمدانی نے اسے جو زمہ داری دی تھی وہ اسے کیسے پورا کرے گی۔۔۔ان کا بگڑیل بیٹا کسی کے بھی قابو میں آنے والی شے نہیں تھی۔۔۔

وہ پورے دن کی شدید تھکی ہوئی تھی۔۔۔رات کا ایک بج چکا تھا۔۔۔صوفے پر نیم دراز ہوتے اس نے کمفرٹر سر سے پیر تک اوڑھ لیا تھا۔۔۔ابھی اسے سوئے ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا جب کسی نے بہت بری طرح اسے جھنجھوڑتے اس کے اوپر سے کمفرٹر کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

اشنور ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔۔ اتنے جنگلی طریقے سے آج تک اسے کسی نے نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

جب اپنے سر پر کھڑے شخص کو دیکھ اسے سب یاد آیا تھا کہ وہ اس وقت کہاں اور کس کے رحم و کرم پر ہے۔۔۔۔

"یہ کیا طریقہ ہے کسی کو اٹھانے کا۔۔۔۔؟؟؟"

اشنور کو اب کی بار شدید تپ چڑھی تھی۔۔۔۔ اسے جب بھی گہری نیند سے اٹھایا جاتا تھا وہ ایسے ہی غصہ کرتی تھی۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

جب زریاب نے ایک گہری تفصیلی نظر اس کے حلیے پر ڈالی تھی۔۔ وہ اس وقت بلیک کلر کی شارٹ شرٹ اور کھلے پائنچوں والے ٹراؤزر میں ملبوس بالوں کی چٹیا بنا کر تراشیدہ نازک کمر پر ڈالے۔۔۔ دوپٹے کے تکلف سے آزاد وہ اس کے مقابل کھڑی۔۔۔ زریاب ہمدانی کی آنکھوں میں خمار بھر گئی تھی۔۔۔

"تم میرے آنے سے پہلے کیسے سو سکتی ہو۔۔۔۔؟ اجازت نہیں ہے تمہیں اس بات کی۔۔۔"

اس کے حسین سراپے میں اپنی نگاہیں الجھائے وہ وارننگ دیتی نگاہوں سے بولا تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہے۔۔۔؟ تم نے مجھے نیند سے جگا دیا۔۔ صرف یہ کہنے کے لیے۔۔۔"

اشنور کو اس شخص کی دماغی حالت پر شبہ گزرا تھا۔۔۔

جب اشنور کی بدلحاظی پر غصے میں آتے وہ اس کا بازو تھام کر اسے اپنے مقابل کر گیا تھا۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔میں تمہارا یہ لہجہ بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔ شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ جو کہوں گا وہ کرو گی تم۔۔۔ اگر نہ کیا تو تمہارے خاندان والوں سے وہ ستر لاکھ روپے نکلوانے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا۔۔ اور انہیں

سڑک پر آنے میں۔۔۔۔اس لیے جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔

ورنہ نتائج کی زمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔"

اشنور کے بازو پر اس کی گرفت مضبوط تھی۔۔زریاب کا چہرا اشنور کے بالوں سے ٹکرا رہا تھا۔جن سے اٹھتی دلفریب مہک نے زریاب ہمدانی کو اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی کے لیے اپنے دل میں جو جذبات محسوس کرتا تھا وہی اس کی جانب سے بھی چاہتا تھا۔۔۔۔

لیکن اسے یہ بات برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ اشنور صرف ایک مجبوری کے تحت اس کے باپ کے ایموشنلی بلیک میل کرنے کے وجہ سے اس سے شادی کے لیے رضامند ہوئی تھی۔۔۔

زریاب کو ان باتوں کا علم شادی سے ایک دن پہلے ہوا تھا۔۔۔ اگر اسے اس سے بھی پہلے پتا ہوتا تو وہ تب بھی شاید اس شادی سے انکار نہ کر پاتا۔۔۔ اشنور اکبر نے پہلی ملاقات میں ہی اس پر ایسا اثر چھوڑا تھا کہ وہ اسے اپنے آس پاس دیکھنے کا خواہشمند ہو چکا تھا۔۔۔

اس کا دل اشنور کی طلب کرتا تھا۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اپنے دل کی کہی کو کہی جھٹلا پایا تھا۔۔۔

اسے عمیرہ نے بہت ہی غلط طریقے سے یہ ساری باتیں بتائی تھیں۔۔۔ کہ اشنور اسے ایک بدکردار انسان سمجھتی ہے، اور اشنور بھی ایک ہلکے کردار کی مالک ہے۔۔۔ جو دولت کی خاطر کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔۔۔ عمیرہ سے برداشت ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اشنور کی شادی زریاب ہمدانی سے ہو رہی ہے۔۔۔

اسی لیے اس سے جتنا ہو سکا تھا اس نے زریاب ہمدانی کے دل میں اشنور کے لیے زہر بھر دیا تھا۔۔۔ جبکہ زریاب جس نے زندگی میں کوئی ایسا رشتہ ہی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ کہ جس پر وہ پوری

طرح سے اعتبار کر سکے۔۔۔اس پر اشنور پر بھی بھروسہ کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔

اسے عمیرہ کی بہت ساری باتیں ٹھیک لگی تھیں۔۔۔اشنور کا اس پر بدکردار ہونے کا الزام لگانا۔۔۔مونا کو بلا کر اس کے ساتھ بدنام کرنے کی کوشش اور سب سے بڑی بات اشنور کا احسن جیسے انسان کے قریب جانا اور اب اس کی باپ سے پیسے لے کر اس سے شادی کے لیے مان جانے جیسا بڑا اقدم اٹھانا۔۔۔

زریاب ہمدانی نے کبھی بھی رشتوں کے خوبصورت رنگ دیکھے ہی نہیں تھے۔۔۔اسے صرف اتنا پتا تھا کہ اگر کسی انسان پر اندھا

اعتماد کیا تو وہ آپ کو بربادی کی جانب لے جائے گا۔۔۔ پھر آپ کے پاس کچھ نہیں بچے گا۔۔۔

زریاب اسی لیے خود کو کسی بھی طرح کے رشتے میں بندھنے سے دور ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔

وہ اشنور کو بھی اپنے اتنے قریب نہیں لانا چاہتا تھا۔۔ اس نے اشنور سے بالکل سچ بولا تھا کہ وہ اسے چھوڑ دے گا۔۔

اسے اپنے قریب رکھنے کا مقصد صرف اس بات کا بدلہ لینا تھا جو اس لڑکی نے اس کے باپ کے ساتھ مل کر اسے دینا چاہا تھا۔۔۔

اور دوسری وجہ اس لڑکی کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنے کا

خواہشمند تھا وہ۔۔۔ جو دیکھ کر اس کی انا کو سکون مل جانا

تھا۔۔۔

اور جس دن ایسا ہو جاتا۔۔۔ اس نے اس نے اشنور اکبر کو اس گھر

اور اپنی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکال دینا تھا۔۔۔ اسے

ایسے کسی بھی انسان کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کرنا تھا جو اس

کے باپ کے توسط سے اس کی زندگی میں آیا ہو۔۔۔ وہ جانتا تھا

یاسین ہمدانی نے اس کی پسندیدہ لڑکی سے اس کی شادی کی یہ

پلاننگ کرتے اس کے دل میں جگہ بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ اپنے دل کے دروازے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کے لیے بند کر چکا تھا۔۔۔

اب ان کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

"میرے گھر والوں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔ تم ان کے ساتھ کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"

اشنور نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ شخص اب اسے مزید برا لگنے لگ گیا تھا۔۔۔

اس کے گھر والوں نے آج تک اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تھا۔۔۔ کئی بار بنا کسی قصور کر اس کے بابا اور تایا نے اس پر ہاتھ

اٹھایا تھا۔۔۔طاہر سے شادی سے انکار پر کئی کئی دن تک بھوکا بھی رکھا گیا تھا۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ ان لوگوں کے ساتھ برا ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔

کیونکہ ان لوگوں میں اس کے بھائی اور بابا بھی شامل تھے۔۔۔ جس باپ کی کبھی دھوپ چھاؤں نہیں رہی تھی۔۔۔

"تم آرام سے میری کہی ہر بات مانتی رہو۔۔۔میں ان کے ساتھ کچھ نہیں کروں گا۔۔۔"

زریاب ہمدانی اسے بلیک میل کر رہا تھا۔۔۔اشنور نے نم آنکھیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔زریاب ہمدانی پہلے سے ہی اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

نگاہوں کے اس تصادم پر وہ دونوں اپنے جگہ تھم سے گئے تھے۔۔۔زریاب ہمدانی کا دل اس لڑکی کے معاملے میں نرم پڑا تھا۔۔۔

"میرا ارادہ تمہیں دھوکا دینے کا نہیں تھا۔۔میں نے تو صرف یاسین انکل کی وجہ سے۔۔۔۔۔"

اشنور نے اسے ڈھیلا پڑتا دیکھ اپنی صفائی دینی چاہی تھی۔۔۔جب اس کے منہ سے یاسین ہمدانی کا نام سنتا وہ اسے دور جھٹک گیا تھا۔۔۔

"مجھے تمہارے ارادوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔ جاؤ میرے لیے چائے بنا کر لاؤ۔۔۔"

زریاب ہمدانی اس کی جانب سے پلٹتا بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اشنور نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اپنی نئی نویلی دلہن کے ساتھ ایسا سلوک کون کرتا تھا بھلا۔۔۔

اس نے مٹھیاں بھینچ کر اس کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔دل کر رہا تھا کوئی بھاری شے اٹھا کر اس کی کھوپڑی پر دے مارے۔۔۔تا کہ اس انسان کو تھوڑی بہت عقل تو آ ہی جائے۔۔۔۔

"مجھے اس گھر کے راستوں کا نہیں پتا۔۔۔میں نہیں جانتی کچن کہاں ہے۔۔۔۔"

اشنور روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

جس پر زریاب نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اشنور کو بہت سخت نیند آ رہی تھی۔۔۔۔اسے لگا تھا اس شخص کو اس پر رحم آ جائے گا۔۔۔مگر بھول تھی اس کی۔۔۔

وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا باہر کی جانب بڑھ گیا

تھا۔۔۔

"پاگل انسان۔۔۔اس ٹائم کون چائے پیتا ہے۔۔۔"

اشنور کو چائے پہلے ہی نہیں پسند تھی۔۔۔اب تو مزید بری لگنے

لگ گئی تھی۔۔۔

"اس گھر میں ہر کام کے لیے ملازمین ہیں۔۔۔ مگر میرا ہر کام تم

کرو گی۔۔۔اپنے کام کے لیے تم بے شک ملازمین کو کہہ سکتی

ہو۔۔۔ مگر میرا کام تمہارے سوا کوئی نہیں کرے گا۔۔۔اگر ایسا

ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

اشنور اس سے چند قدموں کے فاصلے پر اس کے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔اسے اس شخص کی باتیں بہت عجیب لگ رہی تھیں۔۔۔۔جیسے وہ اس کی توجہ حاصل کرنے کے لیے یہ سب کر رہا ہو۔۔۔

وہ دونوں لاؤنج سے گزر رہے تھے جب وہاں سائیڈ پر رکھا توصیف کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

توصیف اور باقی سب دوست شادی میں شرکت کرنے آئے تھے۔۔۔۔اور صدا کا بھلکڑ توصیف اپنا موبائل وہیں چھوڑ گیا تھا۔۔۔ابھی وہی بتانے کے لیے وہ فائق کے موبائل سے اسے

کال کر رہا تھا۔۔۔ جب ہمیشہ کی طرح اس کے موبائل پر لگی

جانوروں والی رنگ ٹون نے لاؤنج میں کتے کی بہت ہی بھیانک آواز

پیدا کی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی لاؤنج اشنور کی چیخوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

زریاب جیسے ہی پلٹا اشنور سیدھی اس کے سینے سے آن لگی

تھی۔۔۔

زریاب کو چند سیکنڈز لگے تھے سارا معاملہ سمجھنے میں۔۔۔ مگر اپنے

سینے سے لگے کپکپاتے وجود کی نرماہٹوں نے اس کے دل میں ہلچل

سی پیدا کر دی تھی۔۔۔ وہ خوشبو کے جھونکے کی طرح اس کے

قریب آتی اسے اپنے سحر میں جکڑ گئی تھی۔۔۔اشنور نے اس کی گردن میں بازو حمائل کر کے اس کے سینے میں اپنا چہرا چھپا رکھا تھا۔۔۔

زریاب ہمدانی اسے اپنے سے دور بھی نہیں جھٹک پایا تھا۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔۔۔"

اس نے بہت مشکل اسے اپنی مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں باہر کی جانب ابھر آئی تھیں۔۔۔دل کے لاکھ اکسانے پر بھی اس نے اشنور کے گرد اپنا بازو نہیں رکھا تھا۔۔۔

جو ابھی بھی ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے نکلتے آنسو اس زریاب ہمدانی کے سینے میں جذب ہو رہے تھے۔۔

اشنور خود کو سنبھالتی دھیرے سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔۔زریاب ہمدانی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے وہ اس کی جانب سے نگاہیں موڑ گیا تھا۔۔۔

"کمرے میں جا کر سو سکتی ہو تم۔۔۔۔"

زریاب نے اس کی جانب سے رخ موڑتے کہا تھا۔۔۔

"چائے۔۔۔۔۔؟؟"

اشنور نے اپنی آنسوؤں سے بھیگی گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"پی لی ہے میں نے۔۔۔۔"

اس کے آنسوؤں کو گالوں سے بہہ کر اس کے گداز ہونٹوں کو بھگوتے دیکھ زریاب ہمدانی کو اپنی سانسوں کا شور بلند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ اشنور نا سمجھی سے وہاں کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیکن جیسے ہی اسے اصل بات سمجھ آئی تھی۔۔۔اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

فیلنگز تو تھیں زریاب ہمدانی کے دل میں اس کے لیے۔۔۔۔

جنہیں جھٹلاتا وہ اس سے دور رہنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس نے یہاں مزید کتنا وقت رہنا تھا۔۔۔ مگر وہ اس بات کا پتا تو لازمی لگانا چاہتی تھی کہ آخر ایسی کونسی بات تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے باپ سے اتنی نفرت کرتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بابا اس اجزم نے ہمارے ساتھ اتنا بڑا گیم کھیلا ہے۔۔۔ اور آپ نے اسے اتنے آرام سے سب کرنے دیا۔۔۔ میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ آپ پلیز کسی بھی طرح سے شہرزاد کو

اجزم سے طلاق دلوائیں۔۔۔۔ ورنہ میں کچھ ایسا کر دوں گا جس پر آج سب کو پچھتانا پڑے گا۔۔۔۔"

حسام کو پوری دنیا اپنے اوپر ہنستی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس کی ایک بے وقوفی کی وجہ سے شہر زاد کے ساتھ ساتھ اس کی ساری دولت بھی اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔۔۔۔ حسام کے سجائے سارے خواب مٹی میں مل گئے تھے۔۔۔ وہ ایک بار شہر زاد سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ شہر زاد بہت ہی نرم دل کی مالک تھی۔۔۔۔ وہ اب بھی اس کی بات سننے کو تیار ہو جائے گی۔۔۔

لیکن اسے ابھی تک ایسا کوئی موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔ کیونکہ

اجزم قریشی شہرزاد کو اکیلے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔ اجزم کو

ملازمین سے یہ خبریں بھی مل رہی تھیں کہ شہرزاد نے ابھی تک

اجزم کو قبول نہیں کیا تھا۔۔ وہ اس سے دور ہی رہ رہی تھی۔۔۔

یہ بات حسام کو بے پناہ خوشی دینے کے ساتھ ساتھ اس کے حوصلے

کو بھی بڑھا گئی تھی۔۔۔

وہ اب بس کسی بھی طرح شہرزاد سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

"کچھ بھی الٹا سیدھا مت کرنا۔۔۔ اس بار تمہاری غلطی

سدھارنے نہیں آؤں گا۔۔ یہ بات یاد رکھنا۔۔۔ اور اگر تم نے

اجزم کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا امینہ بھابھی تمہیں چھوڑیں گی نہیں۔۔۔ بلکہ وہ ہم میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گی۔۔۔"

طلال قریشی کو اپنے نااہل بیٹے پر جی بھر کر تاؤ آرہا تھا۔۔۔ جواب تک دھمکیاں دینے کے سوا کچھ نہیں کر پایا تھا۔۔۔ نہ ہی بزنس میں اس کا کوئی دماغ چلتا تھا۔۔۔ اور نہ ہی اپنی نجی زندگی میں وہ کوئی اچھا کام کر پایا تھا۔۔۔ مگر طلال قریشی اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ جیسا بھی تھا ان کی اولاد تھا۔۔۔

جس کی خوشی کی خاطر انہیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔۔۔

اجزم عجلت میں آفس جانے کے لیے نکلا تھا۔۔۔ امینہ بیگم پہلے ہی جا چکی تھیں۔۔۔ جبکہ وہ رات بھر اپنے پراجیکٹ پر کام کرنے کی وجہ سے جاگتا رہا تھا۔۔ صبح ہی کچھ گھنٹے پہلے وہ سویا تھا۔۔۔ اور ہمیشہ کی طرح الارم پر آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے وہ لیٹ ہو چکا تھا۔۔

"سر آپ کا ناشتہ لگا دیا ہے۔۔۔"

وہ کوٹ اپنے بازو پر رکھے ٹائی کی ناٹ لگاتا باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔ جب ملازمہ نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی۔۔۔ اس

بہت برا لگتا تھا۔۔۔اگر اسے کوئی پیچھے سے آواز دے کر روکتا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں کرنا۔۔۔"

اجزم نے پیچھے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

"ناشتہ کر کے جائیں۔۔۔"

اجزم قریشی کے قدم اس آواز پر اپنی جگہ تھم سے گئے تھے۔۔۔

شہر زادا اسے ناشتہ کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔ یہ بات کافی خوش کن تھی اس کے لیے۔۔۔وہ انہیں قدموں پر واپس پلٹا تھا۔۔۔

میٹنگ کی عجلت بھول چکی تھی۔۔۔ جس پراجیکٹ کے لیے وہ پوری رات جاگا تھا۔۔۔ اس کی اہمیت کا احساس بھی کہیں غائب ہو چکا تھا۔۔۔

اس کی پرشوق نگاہیں شہزاد کو پزل کر گئی تھیں۔۔۔ اسے امینہ بیگم نے خاص ہدایت کی تھی۔۔۔ کہ اجزم کو ناشتہ کروا کر بھیجے۔۔۔ وہ پورا دن اتنا بزی رہتا تھا کہ اسے کچھ کھانے کا ہوش بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔ امینہ بیگم روز اس کے ساتھ ناشتہ کر کے جاتی تھیں۔۔۔ مگر آج اسے سویا دیکھ انہوں نے اس کی نیند خراب نہیں کی تھی۔۔۔

"تم نے بنایا ہے۔۔۔۔؟؟"

بنا کوئی دوسری بات کہے وہ اس کے کہنے پر ڈائینگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔ اتنا سعادت مند وہ کبھی نہیں رہا تھا۔۔ مگر اس لڑکی کو احساس دلانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی ضروری تھی۔۔۔

"نہیں ملازمہ نے۔۔۔۔ میرے پاس تمہارے لیے ناشتہ بنانے کے لیے فارغ ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔"

شہر زاد اپنے لہجے کو سرد رکھتی وہاں سے پلٹی تھی۔۔۔ اجزم کے لبوں پر زخمی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔ مگر اس لڑکی کی یہ نفرت بھی اس کے لیے سر آنکھوں پر تھی۔۔۔۔

اسے اپنے بارے میں سب کچھ بتانے اور اس کے اتنے قریب آنے کے بعد اب وہ شاید اپنی اس جذباتی حرکت پر پچھتا رہی تھی۔۔۔ اس لیے اس سے اپنا لہجہ مزید سرد کر چکی تھی۔۔۔ اجزم یہی سمجھا تھا۔۔۔۔

"ناشتہ کر لو تم بھی۔۔۔ مجھے اکیلے کھانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔"

اجزم کی نگاہیں اس کے حسین بالوں میں الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

جو اس کی نازک کمر پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

اجزم کا دل بے اختیار انہیں چھونے کو چاہا تھا۔۔۔ مگر ایسا کر کے وہ

اس لڑکی کی ناراضگی مول نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔ اس لیے اپنا دل

مسوس کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"میں ناشتہ کر چکی ہوں۔۔۔۔"

وہی روکھا پھیکا سا جواب آیا تھا۔۔۔ وہ وہاں سے ہٹنا چاہتی تھی۔۔

مگر اس شخص کی بے قرار نگاہیں اسے اپنے ساتھ باندھ رہی

تھیں۔۔۔۔وہ وہاں سے ہل نہیں پا رہی تھی۔۔۔اجزم قریشی کی شخصیت مقابل پر اپنا سحر انگیزی کا احساس چھوڑ جاتی تھی۔۔۔۔

" کمپنی تو دے سکتی ہو۔۔۔۔مجھے اکیلے کھانا کھانے کی عادت نہیں ہے۔۔۔"

اس نے ایک بار پھر سے اسے روکا تھا۔۔۔۔

شہر زاد خفگی بھرے انداز میں واپس پلٹی تھی۔۔۔اگر امینہ بیگم نے نہ کہا ہوتا تو وہ اس شخص کی بات کبھی نہ سنتی۔۔۔مگر امینہ بیگم اسے جتنی محبت اور عزت دے رہی تھیں۔۔۔۔اس نے ان کی بات کو ٹالنا ٹھیک نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔

وہ دو کرسیاں چھوڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔اجزم نے جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ان دو کرسیوں کا فاصلہ بہت گہری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔یہ دوری اس کے دل پر لکھی جا رہی تھی۔۔۔۔

مگر بنا کچھ بولے اپنے ناشتے میں مصروف رہا تھا۔۔۔اس کی خاموشی پر شہزاد نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

جو جوس پینے کے ساتھ ساتھ ایک نظر اخبار پر بھی ٹکائے ہوئے تھا۔۔۔سیاہ بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ بے پناہ وجیہہ انسان تھا۔۔۔۔حسام اور اجزم کا کسی بھی معاملے میں کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔اجزم قریشی کی بہت ہی جاندار پرسنالٹی

تھی۔۔۔ یہ بات تو اس نے خاندان کے بہت سارے فنکشنز میں دیکھی تھی۔۔۔۔

وہ جس محفل میں بھی جاتا تھا اس محفل کی جان بن جاتا تھا۔۔

سب لوگ ہی اس کی شخصیت سے کافی مرعوب ہوتے تھے۔۔۔

زہانت میں بھی اس کا کوئی ثانی نہیں تھا۔۔۔ امینہ بیگم کئی بار اس بات کا اقرار کر چکی تھیں۔۔۔ کہ اجزم کے جوائن کرنے کے بعد ہی ایک سال کے اندر ان کی کمپنی کامیابیوں کی بلندیوں چھونے لگی تھی۔۔۔

اجزم قریشی کو کسی شے کی کمی نہیں تھی۔۔۔وہ جس بھی لڑکی کی جانب ہاتھ بڑھتا وہ اسے مل جاتی۔۔۔پھر اس شخص نے اسے کیوں چنا تھا۔۔۔

کیا واقعی وہ اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کی خاطر اتنے لوگوں کی دشمنی مول لے لی تھی۔۔۔یا پھر وہ صرف اپنی ضد پوری کرنے کی خاطر یہ کر رہا تھا۔۔۔

شہرزاد اس کی محبت کو ماننے کو ہی تیار نہیں تھی۔۔وہ کتنے ہی لمحے یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔جب اس کی نگاہوں کا ارتکاز

محسوس کرتے اجزم نے خوشگوار حیرت سے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شہزاد ایک دم سے گڑبڑائی تھی۔۔۔

"وہ۔۔۔"

شہزاد نے صفائی پیش کرنی چاہی تھی۔۔۔

"تم پورا حق رکھتی ہو۔۔۔ دیکھ سکتی ہو مجھے۔۔"

اجزم اس کے گڑبڑانے پر مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔ جو وہاں سے جانے کو پر طول رہی تھی۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہیں دیکھنے کا۔۔۔۔ تمہاری شرٹ کا بٹن ٹوٹ گیا ہے۔۔۔۔"

شہر زاد نے اس کے پاس سے ہٹتے کہا تھا۔۔۔۔ اس کو چہرا اپنی چوڑی پکڑی جانے پر ایک دم لال ہوا تھا۔۔۔۔ وہ وہاں سے فرار ہونے کو تھی۔۔۔ اجزم نے اس کا بازو تھام کر اسے روک لیا تھا۔۔۔

"تم لگا دو۔۔۔۔ میرے پاس چینج کرنے کا ٹائم نہیں ہے۔۔۔مجھے آفس سے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ابھی آدھے گھنٹے میں میری میٹنگ ہے۔۔۔"

جلد بازی میں وہ یہ نہیں دیکھ پایا تھا۔۔۔۔ شہزاد کے کہنے پر ناشتہ کرنے کے چکر میں وہ مزید لیٹ چکا تھا۔۔۔

اس کے بچارگی بھرے انداز کو دیکھتے شہزاد نے انکار نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ ملازمہ سے سوئی دھاگہ منگواتی اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

اجزم قریشی کے لیے یہ منظر دنیا کا حسین ترین منظر تھا جس میں یہ لڑکی اس کے اتنے قریب آرہی تھی۔۔۔۔

اس کی بولتی گہری نگاہوں کا ارتکاز محسوس کرتے شہزاد کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔اس کے ہاتھ کی انگلیوں کپکپانے لگی تھیں۔۔۔۔

اجزم کے وجود سے اٹھتی دلفریبی مہک اسے اپنی حصار میں جکڑ رہی تھی۔۔۔جبکہ اجزم قریشی تو بار بار اس کے چہرے سے اٹکلیاں کرتے اس کے بالوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ بار بار کان

کے پیچھے اڑستی تھی۔۔۔ مگر وہ اتنے سلکی اور ملائم تھے کہ پھر سے پھسل کر شہرزاد کے گداز گالوں سے آن ٹکراتے تھے۔۔۔

اجزم کی نگاہیں اس منظر میں الجھنے لگی تھیں۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور شہرزاد کے بالوں کو چھوتے اس کے گالوں کی نرمی کو اپنے ہاتھ کی پشت سے محسوس کیا تھا۔۔۔ اس کے لمس پر شہرزاد کے ہاتھ کپکپا گئے تھے۔۔۔ جس کے نتیجے میں سوئی اجزم کے سینے میں جا چبھی تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔ آئم سو سوری۔۔۔"

سوئی کافی زور سے لگی تھی۔۔۔اجزم خاموشی سے کھڑا اسے تکے گیا تھا۔۔۔جو اس کو ہلکی سی تکلیف دینے پر اتنا گھبرا گئی تھی۔۔۔ کیا یہ اس سے واقعی اتنی نفرت کرتی تھی جتنا وہ اس کے سامنے ظاہر کرتی تھی۔۔۔اجزم کو اس بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا کہ شاید کچھ ایسا ہے جو ابھی بھی اس سے چھپا ہوا ہے۔۔۔اس لڑکی کی آنکھوں میں نفرت نہیں تھی نہ ہی اس کے قریب آنے پر کسی قسم کی ناگواری کا احساس محسوس ہوتا تھا اس کے انداز سے۔۔۔ہاں غصہ ضرور تھا۔۔۔

جس کی شدت بہت زیادہ تھی۔۔۔

"اٹس او کے مائی لیڈی۔۔۔۔ آپ کا دیا ہر زخم سر آں کھوں

پر۔۔۔۔"

اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر لبوں سے لگاتے وہ مخمور لہجے میں

بولتا اس کی پیشانی پر لب رکھتا اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ اور اگلے

ہی لمحے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ شہزاد کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔ اس شخص کی قربت کیوں

حاوی ہو رہی ہے مجھ پر۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

شہر زاد اپنے دل کی بغاوت پر اسے سختی سے سرزنش کرتے بولی

تھی۔۔۔ مگر اجزم قریشی کی زرا سی قربت پر اس کا کپکپاتا وجود اور

دل کی بے قابو ہوتی دھڑکنیں اسے خطرے کا الارم بجاتی محسوس

ہوئی تھیں۔۔۔۔

اس کے قریب رہ کر وہ اس کی سحر انگیزی سے نہیں بچ پا رہی

تھی۔۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تیار ہو جاؤ ہمیں آج کہیں ڈنر پر جانا ہے۔۔۔۔۔"

اشنور کا پورا دن روم میں قید ہو کر گزر گیا تھا۔۔۔اس اتنے بڑے سے گھر میں ملازمین کے سوا کوئی ایسا انسان نہیں تھا کہ جس سے وہ نارمل ہو کر بات کر سکے۔۔۔زریاب ہمدانی اپنے باپ سے الگ گھر میں رہتا تھا۔۔اشنور کو اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔

وہ پورا دن ایسے ہی زریاب ہمدانی کے گھر کی عالیشان دیواروں کو گھورتی سخت قسم کی بوریت کا شکار تھی۔۔۔جب شام سات بجے کے قریب زریاب ہمدانی بہت ہی فریش موڈ کے ساتھ کمرے میں

داخل ہوتا۔۔۔ بنا اس کی جانب متوجہ ہوئے اسے حکم جاری کر گیا

تھا۔۔۔

وہ اس وقت بلیک پینٹ اور لائٹ پنک کلر کی شرٹ میں ملبوس اپنی

سلیوز کے بٹن کھولتا بیڈ پر جا بیٹھا تھا۔۔۔

"نہیں جانا مجھے کہیں بھی تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

اشنور کا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص کا منہ توڑ دے۔۔۔۔ نجانے

اس کی کس غلطی کی سزا کے طور پر اس شخص کے حوالے کر دیا گیا

تھا۔۔۔

اس کی آواز پر زریاب نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے سے پہلے کہ وہ تیز قدموں سے اٹھ کر باہر جاتی۔۔۔جب زریاب اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی جانب بڑھتا۔۔۔اس کے باہر نکلنے سے پہلے ہی اسے جھپٹ گیا تھا۔۔

اس کا بازو دبوچ کر اسے دروازے سے لگاتے زریاب ہمدانی اس کے بے پناہ قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں نے بولا تھا مجھ سے تمیز سے بات کیا کرو۔۔۔سمجھ نہیں آتی تمہیں میری بات۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے اس کا چہرا اپنی ہاتھ کی گرفت میں لیتے اسے اپنے قریب تر کیا تھا۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔ تم ایک سائیکو انسان ہو۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔"

اشنور اس کی گرفت سے خود کو نکالنے کی کوشش کرتے چلائی تھی۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر زریاب کے لب مسکرائے تھے۔۔۔ وہ اس لمحے اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔۔ اس نے نگاہیں جھکا کر اس کے دلفریب سراپے کو گھورا تھا۔۔۔ وہ اس وقت پنک کلر کے سادہ سے لباس میں ملبوس غصے سے لال ہوتی

زریاب ہمدانی کی ساری توجہ اپنی جانب کھینچ گئی تھی۔۔۔۔اپنے گداز ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتی وہ مسلسل اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

جو دیکھ زریاب ہمدانی کا دماغ واقعی گھوم گیا تھا۔۔۔۔

"سائیکو انسان کب کیا کر جائے۔۔۔۔۔اسے خود بھی سمجھ نہیں آتی۔۔۔رائٹ؟؟؟"

اس کے ہونٹوں کو اپنی نگاہوں کے فوکس میں لیتے اس نے سوالیہ نگاہوں سے اشنور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔جو نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس انسان کی باتیں کبھی سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔

جب اسے نا سمجھی سے اپنی جانب دیکھتا پا کر زریاب ہمدانی کی آنکھوں کی چمک میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔وہ اپنے چہرے کو اس کے مزید قریب لے جاتا رہ سہا فاصلہ بھی ختم کر گیا تھا۔۔۔

اشنور کی نگاہیں نا قابلِ یقین حد تک واں ہوئی تھیں۔۔۔مگر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر پاتی۔۔۔۔زریاب ہمدانی اس کے ہونٹوں کو دانتوں کی بے رحمی سے آزاد کرواتا ان کو اپنے قبضے میں لے چکا تھا۔۔۔اشنور نے اسے خود سے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔۔

مگر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔ کیونکہ زریاب ہمدانی اس کے ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیتا اس کی کمر کے پیچھے باندھ گیا تھا۔۔۔وہ جتنی مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔زریاب کا لمس اتنا شدت اختیار کر رہا تھا۔۔۔

اس نے اپنی ہتھیلی اشنور کی گردن میں حمائل کر کے اسے اپنے سے قریب تر کر رکھا تھا۔۔۔وہ اس سے جتنی بھی دور جانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔وہ اسے اتنا قریب کر رہا تھا۔۔۔۔

زریاب ہمدانی جتنا بھی جھٹلاتا مگر یہ سچ تھا کہ اس لڑکی کی قربت اس پر ایک سحر سا طاری کر دیتی تھی۔۔۔وہ اس وقت صرف اسکی

بدتمیری کا جواب دینے اور اسے زچ کرنے کے لیے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ مگر اب اس کی دلفریب قربت زریاب ہمدانی کو بہکانے کا باعث بن گئی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان کے یہ کر کے وہ اس لڑکی کو خود سے مزید بدگمان کر رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے دل پر اپنی بہت بری چھاپ چھوڑ رہا تھا۔۔۔ جو اشنور کو اس سے مزید دور کر رہی تھی۔۔۔

اس کی مدھم ہوتی سانسوں کو محسوس کرتے کافی دیر بعد زریاب ہمدانی نے اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔ جب اشنور بھیگی آنکھوں

کے ساتھ اسے دیکھتی اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیوں کا بوجھ ڈالے اسے خود سے دور دھکیل گئی تھی۔۔۔

"دور رہو مجھ سے گھٹیا انسان۔۔۔۔ تم ایک ہوست پرست درندے ہو۔۔۔۔ مجھے یہاں کس لیے لے کر آئے ہو۔۔پہلے تم نے اپنی اس نام نہاد محبت کا اظہار کیا۔۔۔ اگر میرا سچ جانتے تھے تو کیوں کی شادی مجھ سے۔۔ کر دیتے انکار۔۔ میں کوئی مری نہیں جا رہی تھی تم سے شادی کرنے کے لیے۔۔۔ تم اور تمہارا باپ دونوں ہی دوسروں کی مجبوری سے فایدہ اٹھانا بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ تم لوگ اسی قابل ہو کہ تمہیں تنہا چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔

اچھا ہوا تمہارے ساتھ کہ تم تنہا ہو گئے۔۔۔مجھے تم جیسے انسان کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔تم میرے یہاں سے جانے پر میرے گھر والوں کو برباد کر دو گے ناں۔۔۔تو ٹھیک ہے کرو۔۔۔۔مجھے ہر بربادی منظور ہے۔۔مگر مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔"

اشنور روتے ہوئے اس پر چلاتی جو منہ میں آیا تھا بولتی چلی گئی تھی۔۔۔۔اس بات سے انجان کے اس کے یہ الفاظ اگلے کے دل کو کس بے دردی سے چیر گئے تھے۔۔۔

وہ لال آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتا بنا کچھ بولے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

جبکہ اشنور اپنی جگہ ساکت سی کھڑی تھی۔۔۔۔

اس نے اتنا غلط بولا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی اس شخص نے اسے کچھ کیوں نہیں کہا تھا۔۔۔ اشنور ابھی وہیں کھڑی تھی۔۔۔ جب ملازمہ دروازہ ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی جی سر کہہ رہے ہیں کہ آپ اپنی تیاری کر لیں۔۔۔۔ ڈرائیور آپ کو آپ کے گھر چھوڑ آتا ہے۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر اشنور پھر سے اپنے ہونٹوں کو کاٹنے لگی تھی۔۔۔ اجب اچانک کچھ یاد آتے وہ رک سی گئی تھی۔۔۔ اس شخص نے کچھ غلط تو نہیں کیا تھا۔۔۔ اپنا معمولی سا حق ہی تو استعمال کیا

تھا۔۔۔وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔اس سے بھی زیادہ قریب آنے کا حق رکھتا تھا۔۔۔۔

اسے اتنا غلط نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔

مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔اب وہ اسے جو بول چکی تھی۔۔۔زریاب ہمدانی اسے اب اپنے ساتھ رکھنے کو تیار نہ ہوتا۔۔۔

اشنور اپنا پرس لیتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جہاں ڈرائیور اس کا منتظر کھڑا تھا۔۔۔گاڑی میں بیٹھتے اس نے کسی احساس کے تحت پلٹ کر زریاب ہمدانی کے گھر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں

اسے وہ ٹیرس پر کھڑا سیگریٹ پھونکتا نظر آیا تھا۔۔۔اس کی نگاہیں اب بھی اشنور پر ہی تھیں۔۔

جس سے گھبراتی وہ تیزی سے گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

اشنور اکبر کا گداز دل اس شخص کی جانب ہمک رہا تھا۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس شخص کو تنہا چھوڑ کر غلط کر رہی ہے۔۔۔وہ اس قابل نہیں تھا۔۔۔

مگر آج زندگی میں پہلی بار وہ پتھر دل بنی تھی۔۔۔اس شخص کے آگے۔۔۔۔

اس نے زریاب ہمدانی کی جانب سے اپنی نگاہیں موڑ لی تھیں۔۔۔

گھر پہنچتے اس کا دل عجیب بوجھل سا تھا۔۔۔

"ارے تم اکیلی آئی۔۔۔زریاب نہیں آئے تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

اسے رات کے پہر گھر آتا دیکھ گھر کے ہر فرد نے اس سے یہی سوال کیا تھا۔۔۔ اشنور ان سب کے آگے بہانے بنا بنا کر زچ ہو چکی تھی۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ سب اسے دیکھ کر خوش ہونگے۔۔۔ زریاب سے رشتہ طے ہونے کے بعد سے اس نے اپنے گھر والوں کا جو روپ دیکھا تھا۔۔۔ اس نے اشنور کو ان کے پہلے ڈھائے ظلم و ستم بھلا دیئے تھے۔۔۔ وہ نادان لڑکی کچھ وقت

کے لیے ہی سہی پر ان کا لالچ فراموش کر گئی تھی۔۔ مگر وہاں تو اس کے الٹ ہی ہو رہا تھا۔۔۔ اس کی دادی، چچی، تائی سب اسے الگ الگ بلا کر ایک ہی سوال کر رہی تھیں کہ زریاب کے ساتھ اس کے تعلقات ٹھیک تو تھے نا۔۔۔ شادی کے دوسرے ہی دن وہ اس طرح سادہ سے حلیے میں بنا اپنے شوہر کے کیوں چلی آئی تھی۔۔۔

"بتا کیوں نہیں دیتی سب کو۔۔۔ زریاب ہمدانی نے تمہیں اپنے پاس ایک رات کا مہمان بنا کر اپنا مطلب کرتے ہی تمہیں واپس بھیج دیا ہے۔۔ سچ وہ گھمنڈی شخص تم جیسی مڈل کلاس لڑکی کو اپنے

ساتھ نہیں رکھے گا۔۔۔ کہیں اس نے ساتھ ہی طلاق تو نہیں دے دی۔۔۔؟"

اشنور سب لوگوں کے سوالوں سے تنگ آکر کچن میں آئی تھی۔۔۔ جب عمیرہ اس کے پیچھے آتے استہزایہ لہجہ میں بولی تھی۔۔۔

کچھ دنوں میں عمیرہ کی شادی ہو جانی تھی۔۔ مگر وہ پھر بھی اشنور کی زندگی میں زہر گھولنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

عمیرہ نے اس رشتے سے انکار کر دیا تھا۔۔ اس کی شادی اب طاہر سے ہو رہی تھی۔۔۔۔ وہ یہاں بھی انسان دیکھنے کے بجائے دولت کے پیچھے بہت غلط فیصلہ کر گئی تھی۔۔۔۔ جس کا احساس کیے بغیر وہ اب بھی اشنور کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔۔۔

اشنور کو خود پر شدید غصہ آیا تھا کہ اس کے عمیرہ جیسی لڑکی کی بات پر یقین کرتے زریاب ہمدانی کو غلط سمجھا تھا۔۔۔ اور ابھی بھی اس کے ساتھ غلط ہی کر کے آ رہی تھی۔۔۔

جب وہ عمیرہ کے ساتھ بچپن سے رہتے ہوئے پوری طرح سے اس کی باتوں میں آ گئی تھی تو زریاب تو پھر اسے صرف اشنور کی

کزن سسٹر کی حیثیت سے جانتا تھا۔۔۔وہ کیوں نہ اس کی ان باتوں پر یقین کرتا جن کے ڈاؤٹس پہلے ہی وہ اسے دے چکی تھی۔۔۔

"آپ کیا چاہتی ہیں۔۔۔؟؟؟میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا۔۔۔؟؟ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔۔۔؟؟'

اشنور کے دل میں اب اس لڑکی کے لیے کوئی عزت نہیں بچی تھی۔۔۔مگر پھر بھی اس نے اپنا لہجہ مناسب ہی رکھا تھا۔۔۔

"کیونکہ تم سے جلن محسوس ہوتی ہے مجھے۔۔۔کیوں زریاب ہمدانی سے تمہاری شادی ہوئی۔۔۔میں پسند کرتی تھی اسے۔۔ جب وہ مجھے نہیں ملا تو تمہیں بھی نہیں مل سکتا۔۔۔۔"

عمیرہ نے آج پہلی بار سچ اس کے سامنے رکھا تھا۔۔۔جو سن کر اشنور کا دل رک سا گیا تھا۔۔۔وہ اس سے اتنی نفرت کرتی تھی۔۔۔مگر وہ بت وقوفوں کی طرح اب بھی اندھا دھند اس کی باتوں کو مانتی زریاب کو غلط سمجھ رہی تھی۔۔۔

اشنور عمیرہ کی اس نفرت کے آگے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

اسے خود پر شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔وہ اتنی زہانت کے باوجود عمیرہ جیسی لڑکی کے آگے بے وقوف بن گئی تھی۔۔۔اشنور اوپر پورشن میں آگئی تھی۔۔۔جہاں عمیرہ کی بھابھیاں رہتی تھیں۔۔۔

"ارے تہمینہ بھابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ کیوں اٹھا رہی ہیں یہ۔۔۔لائیں مجھے دیں۔۔میں کپڑے پھیلا دیتی ہوں۔۔۔"

اشنور آٹھ مہینوں کی پریگننٹ تہمینہ کو اس حالت میں بھی مشین کی طرح کام کرتے دیکھ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔

"نہیں کوئی بات نہیں اشنور میں کر لیتی ہوں۔۔۔تم اب ایک دن کی مہمان ہو۔۔۔میں تم سے تھوڑی نا کام کرواؤں گی۔۔۔ آؤ بیٹھو یہاں۔۔۔بعد میں کر لوں گی میں یہ۔۔۔"

تہمینہ اس کا ہاتھ تھامے ایک جانب رکھے تخت پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اشنور نے غور سے تہمینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔جو تھوڑا سا کام کر کے ہی ہانپنے لگی تھی۔۔۔وہ ابھی بہت کم عمر تھی جب اس کی شادی ہوئی تھی۔۔۔اور اب شادی کے تین سال بعد اس کا تیسرا بچہ تھا یہ۔۔۔۔وہ بہت زیادہ ویک تھی۔۔۔ڈاکٹر نے اس بار خطرے کی بات بتائی تھی۔۔۔اشنور کو جیسے ہی یہ بات پتا چلی وہ اوپر تہمینہ کے پاس آگئی تھی۔۔۔

"بھابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔ آپ جس قدر کمزور ہیں آگے آپ کے لیے بہت خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔ آپ لوگوں کو تھوڑی سی پلاننگ تو کرنی چاہیے نا۔۔۔"

اشنور کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیسے اسے اپنی بات کہے۔۔۔ مگر اس کی پوری بات کہے بنا ہی تہمینہ افسردگی سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"معاشرے میں ہمیں مقام تو بہت اونچا دیا گیا ہے۔۔۔ مگر درحقیقت ہم عورتیں اتنی حیثیت نہیں رکھتیں کہ اپنے شوہر کی جانب سے کیے جانے والے جبر کو ہی روک سکیں۔۔۔ ایک بار کہا تھا

میں نے تمہارے بھائی کو۔۔۔انہوں نے مجھے ہمیشہ کے لیے

یہاں سے نکل جانے کی دھمکی دے دی تھی۔۔۔تو بولو۔ان دو

بیٹیوں کو لے کر میں کہاں جاؤں گی۔۔۔۔ہماری مرضی کہیں

نہیں چلتی۔۔۔ہم مجبور ہیں ہر معاملے۔۔۔انہیں بیٹا چاہئے۔۔۔

جس کی خاطر۔۔۔۔"

تہمینہ کی بات پر اشنور کی سوچوں کا رخ زریاب ہمدانی کی جانب چلا

گیا تھا۔۔وہ بھی تو مرد تھا۔۔۔اس سے محبت کا دعوے دار

بھی۔۔۔مگر اس نے تو جبراً اس سے اپنا کوئی بھی حق وصول نہیں

کیا تھا۔۔۔اس کی چھوٹی سی گستاخی پر اشنور نے اسے کس بری

طرح سے بے عزت کر دیا تھا۔۔۔وہ سب یاد آتے ہی اشنور اپنی جگہ شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔

اشنور وہیں بیٹھی تھی جب اسے یاسین ہمدانی کی کال آئی تھی۔۔۔

"آپ میرے بیٹے کو اکیلا چھوڑ آئی ہیں۔۔۔۔؟؟"

جس باپ کی صورت سے بھی اس کے بیٹے کو نفرت تھی۔۔۔وہ اس سے اپنے بیٹے کے لیے شکوہ کر رہا تھا۔۔۔

"وہ دل کا برا نہیں ہے بیٹا۔۔۔۔اس کی لائف میں اب تک جو ہو چکا ہے۔۔۔۔اس سب نے اسے ایسا بنا دیا ہے۔۔۔ آپ اسے

محبت سے سدھار سکتی ہو۔۔۔اسی لیے تو آپ کو اس کی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔"

اشنو ریا سین ہمدانی کی بات سن کر مزید شرمندگی کی گہرائیوں میں اتر چکی تھی۔۔۔

"میں نے اور زریاب نے اپنی زندگی کی ایک تلخ حقیقت آج تک کبھی کسی کو نہیں بتائی۔۔۔میں چاہتا تھا کہ زریاب خود آپ کو ساری بات بتائے۔۔اپنی تکلیف میں شامل کرے۔۔۔لیکن آپ نے تو اسے ایسا موقع ہی نہیں دیا۔۔۔میرا بیٹا بہت محبت کرنے والا انسان ہے۔۔۔آپ کے زرا سے محبت کا ہاتھ بڑھانے پر وہ سنبھل

سکتا ہے۔۔۔ آپ ایسے اس سے نفرت ہی کریں شاید۔۔۔۔میں آپ کو اس کے اس طرح بے حس اور سنگدل ہونے کی وجہ بتانا چاہتا ہوں۔۔اس کے بعد آپ میرے بیٹے سے نفرت نہیں کر پائیں گی۔۔۔۔"

اشنور نے اپنے کان سے موبائل ہٹا کر بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔یاسمین ہمدانی بات کرنے کے دوران رو رہے تھے۔۔۔وہ شخص جو اتنی حیثیت رکھتا تھا کہ کچھ بھی خرید سکے وہ اپنے بیٹے کے معاملے میں اتنا بے بس کیوں تھا۔۔۔۔ آخر ان باپ بیٹے کی لائف

میں ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔ جس نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے اتنا دور کر دیا تھا۔۔۔

اشنور وہ جاننا چاہتی تھی۔۔۔ وہ یاسین ہمدانی سے ملنے آنے کا کہتی کال بند کر گئی تھی۔۔۔۔

"زریاب بیٹے کو کال کرو اور انہیں یہاں آنے کی دعوت دو۔۔۔۔ ان کے لیے سپیشل ڈنر تیار کروا رہی ہوں میں۔۔۔۔"

اشنور کل سے مسلسل اپنے روم میں ہی پڑی ہوئی تھی۔۔۔ جس گھر میں اس نے اپنی ساری زندگی گزاری تھی۔۔۔ آج اس کا دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ اسے اپنی کیفیت سمجھ ہی نہیں آ رہی

تھی۔۔۔ کہ آخر اس کے دل کو کیا ہوا تھا۔۔۔ اتنا بے چین کیوں ہوا پڑا تھا۔۔۔

اشنور اپنے روم میں تھی۔۔۔ جب اس کی دادی نے اسے اپنے پاس بلاتے حکم جاری کیا تھا۔۔۔ جس پر اشنور کتنے ہی لمحے گم صُم سے انداز میں انہیں تکے گئی تھی۔۔۔

"دادو وہ کافی بزی ہوتے ہیں۔۔۔ ان کا آنا مشکل ہو گا۔۔۔"

اشنور نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیرتے بہانہ بنایا تھا۔۔۔

"مجھے ملا کر دو۔۔۔ میں کہتی ہوں۔۔۔۔"

ان سب کو ہی اشنور کو دیکھ کر شکوک وشبہات ہو رہے تھے۔۔۔

زریاب ہمدانی جیسے انسان کے ساتھ اس گھر کی بیٹی کی شادی ہونا عام بات نہیں تھی۔۔۔ اسے اس کی گھر کی خواتین نے شوہر کو ہاتھ میں کرنے کی بہت ساری ٹپس دی تھیں۔۔۔جو سن کر وہ لال ہوتی ان کی جانب سے کان بند کر گئی تھی۔۔۔۔

اور اب اشنور کا اس طرح گھر آ کر بیٹھنا۔۔۔ان سب کی ہی پریشانی میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔وحید صاحب تو اپنی بیٹی کے کہے پر یقین کر کے خاموش ہو گئے تھے کہ وہ ان سب سے ملنے آئی ہوئی ہے۔۔

مگر اشنور کی دادی فضلیت بیگم کو تسلی نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔وہ بہت ہی زیرک خاتون تھیں۔۔۔۔وہ اشنور کی صورت دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھیں کہ ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔۔۔

اشنور نے مرتے کیا نہ کرتے کے مصداق کال ملا کر فون ان کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

سپیکر سے ابھرتی زریاب کی گھمبیر آواز فضلیت بیگم کے بالکل ساتھ بیٹھی اشنور کی سماعتوں تک بھی رسائی حاصل کر گئی تھی۔۔۔۔

"وعلیکم السلام بیٹے کیسے ہو آپ۔۔؟؟میں اشنور کی دادی بات کر رہی ہوں۔۔۔"

ہر وقت سخت لہجے میں بات کرنے والی اس وقت لہجے میں مٹھاس بھرے اپنے داماد سے مخاطب تھیں۔۔۔اشنور اپنی انگلیاں مڑورتی بس یہی دعا کر رہی تھی کہ زریاب ہمدانی اچھے سے بات کر لے۔۔۔۔اور تھوڑا لحاظ کر کے معذرت کرے۔۔۔

کیونکہ وہ گھمنڈی شخص یہاں تو کسی قیمت پر نہیں آنے والا تھا۔۔۔اس کی حیثیت بہت اونچی تھی۔۔۔۔

زریاب ہمدانی یونیورسٹی کے ساتھ ساتھ اپنا بزنس بھی سنبھالے ہوئے تھا۔۔ جو اس کی ماں کی جانب سے تھا۔۔۔ وہ پوری طرح سے اپنے باپ کو کٹ آف کیے ہوئے تھا۔۔۔ زریاب نے اپنا پورا بزنس اپنی ماں کے کزن اصغر صاحب کے حوالے کر رکھا تھا۔۔ اس کی کمپنی یاسین ہمدانی سے تھوڑی کم تھی۔۔۔ لیکن اگر زریاب ہمدانی خود اس پر توجہ دیتا تو وہ اس کو بہت اوپر لے جا سکتا تھا۔۔۔

مگر اس نے ایسا کبھی کیا ہی نہیں تھا۔۔۔ وہ اپنی لائف میں کسی بھی معاملے میں سیریس نہیں تھا۔۔۔ اب جب اشنور اکبر کے

اپنے لائف میں آنے کے بعد سیریس ہونا چاہا تھا تو اس لڑکی نے ہی بہت بری طرح سے دھتکار دیا تھا۔۔۔

اشنور اس کی بات سننے کے لیے فضیلت بیگم کے مزید قریب ہوئی تھی۔۔ وہ اپنی کسی مصروفیت کا بتاتا ان سے معذرت کر رہا تھا۔۔۔ اشنور اداس ہوئی تھی۔۔۔ کہیں نہ کہیں وہ یہی چاہتی تھی کہ زریاب آجائے۔۔۔۔

اس کا دل اس شخص کا منتظر تھا۔۔۔۔

"بیٹا مصروفیات تو زندگی کا حصہ ہی رہتی ہیں۔۔۔ مگر تھوڑا سا وقت اپنوں کے لیے بھی نکال لینا چاہیے نا۔۔۔ میں جانتی ہوں کہ آپ

بہت بڑے انسان ہیں۔۔۔ ہم آپ سے حیثیت میں بہت کم

۔۔۔ لیکن آپ کے شایان شان جتنا کر سکے۔۔۔ ہم آج آپ کا

انتظار کریں گے۔۔۔ ہمیں امید ہے آپ ضرور آئیں گے۔۔۔"

فضیلت بیگم نے اسے بہت محبت سے کہا تھا۔۔۔ اور ساتھ کی

موبائل اشنور کو پکڑاتے اسے بھی کہا تھا کہ وہ زریاب کو آنے کا

کہے۔۔۔

"السلام وعلیکم!"

اشنور کو ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں وہ دادی کے سامنے اس کی پوری بات

سنے بغیر کال ہی نہ کاٹ دے۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔"

زریاب ہمدانی کی گھمبیر آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

اشنور کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ اس سے سخت ناراض تھا۔۔۔ مگر پھر بھی بات کر رہا تھا۔۔۔

"گھر میں سب چاہتے ہیں کہ تم آج کا ڈنر ہمارے ساتھ کرو۔۔۔

"

اشنور نے دادی کا خیال کرتے بات کرنا شروع کی تھی۔۔۔اس نے اپنی طرف سے بہت اچھے سے بات کی تھی۔۔۔ مگر پھر بھی

دادی کی جانب سے پڑنے والی گھوری کی وجہ اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"تم شاید بھول رہی ہو کہ تم میرے ساتھ میری فیملی کی طرف ڈنر پر جانے سے انکار کر چکی ہو۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی کوئی بات بھول جائے یہ ممکن نہیں تھا۔۔ اشنور کو لگا تھا وہ بات بھی نہیں کرے گا۔۔ مگر اسے گلا کرتے دیکھ اشنور کو تھوڑی تسلی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کہہ کر مخاطب کرو۔۔۔ شوہر ہے تمہارا۔۔۔"

فضیلت بیگم اپنی پوتی کی بدلحاظی پر مزید چپ نہیں بیٹھ پائی

تھیں۔۔۔ جبکہ اشنور نے جلدی سے سپیکر پر ہاتھ رکھتے موبائل

پیچھے کیا تھا۔۔۔ لیکن تب تک زریاب ان کی بات سن چکا تھا۔۔۔

"دادو پلیز بعد میں کہہ دیں۔۔۔۔ جو کہنا ہے۔۔۔۔"

اشنور نے ان کے ڈانٹنے پر روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب بیٹھے زریاب ہمدانی نے اس سچویشن کو انجوائے

کیا تھا۔۔۔ اس کا پہلے ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔ مگر اب وہ اکبر

ہاؤس ضرور جانا چاہتا تھا۔۔۔

فضیلت بیگم اسے غصے سے گھورتی وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

جس پر اشنور شکر کا کلمہ پڑھتی دوبارہ فون کان سے لگا گئی تھی۔۔۔

"آپ آجائیں نا۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔آئندہ آپ کی ہر بات مانوں گی۔۔۔"

اشنور نے فضیلت بیگم کے چلے جانے کے بعد بھی اسے بہت عزت کے ساتھ مخاطب کیا تھا۔۔۔

جبکہ زریاب نے اس کی بات سن کر فون کان سے ہٹاتے حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔۔کیا یہ وہی لڑکی تھی۔۔۔جو اس سے اتنی شدید نفرت کا اظہار کر کے گئی تھی۔۔۔۔

زریاب نے کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

"زریاب۔۔۔۔ آپ میری بات سن رہیں ہیں۔۔۔۔"

اشنور نے اسے پکارا تھا۔۔۔ مگر دوسری جانب چھائی خاموشی پر اس نے فون کان سے ہٹا کر سکرین کو گھورا تھا۔۔۔ کال کٹ چکی تھی۔۔۔۔ شاید وہ بھی محسوس کر چکا تھا کہ فضیلت بیگم جا چکی ہیں۔۔۔ اس لیے اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔

اشنور کے لیے اتنا بھی کافی تھا کہ اس نے دادی کے سامنے عزت رکھ لی تھی۔۔۔

"اشنور نئی نویلی دلہن ہو تم۔۔۔ کیا سادہ سے حلیے میں پھر رہی ہو۔۔۔۔ تمہارا شوہر کوئی عام سا بندہ نہیں ہے۔۔۔۔ ایک رئیس زادہ ہے۔۔۔ جسے عورتوں کی کمی نہیں ہے۔۔۔ تمہاری یہی حالت دیکھ کر اگر وہ کسی اور عورت کی جانب متوجہ ہو گیا نا۔۔۔تو بیٹھی رہنا منہ اٹھا کر روتی ہوئی۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی کے ڈنر کے لیے ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔۔۔ نجانے کتنی ساری ڈشز بنائی گئی تھیں اس کے لیے۔۔۔ سب لوگ ہی آج گھر پر تھے۔۔۔۔ ایسی تیاریاں ان کے گھر میں عید پر ہی کی جاتی تھیں۔۔۔ جیسی آج کی گئی تھیں۔۔۔۔ سب

لوگ ہی نئے کپڑے پہن کر اب زریاب ہمدانی کے منتظر کھڑے

تھے۔۔۔ جبکہ اشنور کو اچھے سے پتا تھا کہ وہ نہیں آئے گا۔۔۔۔

اس لیے اس نے کوئی خاص تیاری نہیں کی تھی۔۔۔۔

عمیرہ جس کی کچھ دنوں بعد اپنی شادی ہونی تھی۔۔۔اس کی

تیاریاں بھی دیکھنے لائق تھیں۔۔۔

"تائی جان میں اتنی تیار تو ہوں۔۔۔۔"

اشنور کا اشارہ ہونٹوں پر سجی لپسٹک اور کاجل کی جانب تھا۔۔۔۔

" نکمی لڑکی کبھی کتابوں سے دھیان ہٹایا ہو تو ان چیزوں کا پتا ہو

نا۔۔۔ جاؤ خشندہ اسے تیار کر کے لاؤ۔۔۔۔"

انہوں نے اپنی بہو کو اشارہ کرتے اشنور کو گھر کا تھا۔۔۔ جس پر وہ منہ بناتی چل دی تھی۔۔۔۔ اسے اپنے گھر والوں کو دیکھ کر ہی برا لگ رہا تھا کہ وہ سب اتنی تیاریاں کر رہے ہیں۔۔۔۔ جبکہ اگلے بندے کو احساس ہی نہیں ہے۔۔۔۔

"بھابھی پلیز میک اپ کم کریں۔۔۔ پہلے ہی آپ نے اتنا ہیوی لباس پہنا دیا ہے۔۔۔۔ میری آج شادی تھوڑی ہو رہی ہے۔۔۔۔"

اشنور اس وقت بلیک کلر کے کلیوں والے فراک میں۔۔۔۔ بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ کر پنز کی مدد سے سر پر ہیئر سٹائل بنائے ہونٹوں

پر لال لپسٹک اور کانوں میں بڑے بڑے ٹاپس پہنے وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔اس کی نازک سی صراحی دار گردن میں فضیلت بیگم کا دیا گیا گلوبند پہنایا گیا تھا۔۔۔جو سیاہ موتیوں سے بنا بہت ہی خوبصورت گلوبند تھا۔۔۔

"دو دن پہلے تو تھی نا۔۔۔اتنی خوبصورت ہو۔۔۔اپنے شوہر کو اپنی اداؤں کے جال میں پھنسا کر رکھو۔۔۔تاکہ وہ ایک دن بھی تم سے دور نہ رہ سکے۔۔۔۔"

رخشندہ نے اسے آنکھ مارتے جھینپنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے گاڑی کا ہارن بجا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اشنور اپنی جگہ سے اٹھتی کھڑکی کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔ جہاں سے گیٹ کا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے بابا اور تایا زریاب کو ریسیو کرنے گئے تھے۔۔۔ جو اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح بہت زیادہ ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔

اس کو دیکھ کر اشنور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ دل اچانک سے اس کی جانب ہمکنے لگا تھا۔۔۔۔ اسے بالکل بھی امید نہیں تھی کہ وہ آئے گا۔۔۔۔۔ وہ شخص اپنے مزاج کے بالکل

مخالف جا کر یہاں اس طرح آکر اشنور اکبر کے دل میں اپنی جگہ بنا گیا تھا۔۔۔

وہ اس کے گھر والوں کو اتنی عزت دے رہا تھا۔۔۔ جبکہ اشنور اسے اتنی بری طرح بے عزت کر کے آئی تھی۔۔۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو لڑکی۔۔۔؟؟؟ یہاں سے آنکھوں کی پیاس نہیں بجھے گی۔۔۔ نیچے جاؤ۔۔ تمہارے شوہر کی متلاشی نگاہیں بھی تمہیں ہی ڈھونڈ رہی ہیں۔۔۔۔"

رخشندہ نے اسے وہیں کھڑے کھڑے زریاب کو تاڑتے دیکھ کہا تھا۔۔ جس پر وہ مسکراتی نیچے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم!"

وہ ڈرائینگ روم میں سب کے بیچ بیٹھا تھا۔۔۔جب اشنور نے آتے اسے سلام کیا تھا۔۔۔

"و علیکم السلام"

اس نے ایک سرسری سی نظر ڈالتے سلام کا جواب دیا تھا۔۔۔۔

اس کے توجہ نہ دینے پر اشنور کا چہرا اتر گیا تھا۔۔۔کیونکہ زریاب نے نہ تو دوبارہ اس کی جانب دیکھا تھا اور نہ کوئی بات کی تھی۔۔۔۔ اسے اپنی ساری تیاری ماند پڑتی محسوس ہوئی تھی۔

گھر کے سب لوگوں نے ہی زریاب ہمدانی کا اشنور کے ساتھ یہ

انداز نوٹ کیا تھا۔۔۔۔ جبکہ عمیرہ اشنور کی جانب طنزیہ

مسکراہٹ اچھالتی زریاب کو چائے دینے کے لیے اٹھی

تھی۔۔۔۔

اشنور نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔۔ اسے اس وقت عمیرہ بہت

زیادہ بری لگی تھی۔۔۔۔

"آپ کے لیے خاص طور پر چائے تیار کی ہے میں نے۔۔۔۔"

عمیرہ نے اپنی دادی کی گھوریوں کو نظر انداز کرتے۔۔۔۔ بڑی ادا

سے زریاب کی جانب چائے کا مگ بڑھایا تھا۔۔۔۔

زریاب نے اسی لمحے نگاہیں اٹھا کر اشنور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھتی سر نفی میں ہلاتی اسے چاہے تھا منے سے منع کر گئی تھی۔۔۔

" تھینکیس میرا ابھی دل نہیں ہے چائے پینے پر۔۔۔ میں یہاں صرف آپ کے کہنے پر آیا تھا۔۔۔ ورنہ آج مصروفیت کافی زیادہ تھی۔۔۔ مجھے ابھی جانا ہے واپس میری ایک بہت اہم میٹنگ ہے۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے عمیرہ کو انکار کرتے فضیلت بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔ اس کی کوئی میٹنگ نہیں تھی۔۔ وہ واقعی انہیں کے کہنے پر

آیا تھا۔۔۔ لیکن وہ یہاں مزید نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔۔ اشنور جو اس کے چائے نہ تھامنے پر خوش تھی اس کی بات سن کر اشنور کی رنگت پھیکی پڑی تھی۔۔۔۔

اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اتنی صاف گوئی کو مظاہر کرے گا۔۔ وہ بھلا یہ بات کیسے بھول سکتی تھی کہ زریاب ہمدانی کو مروت دکھانا اور رشتے نبھانا نہیں آتا تھا۔۔۔ اسے یاسین ہمدانی نے بتایا تھا کہ زریاب بہت وقت سے اکیلے رہتا آرہا تھا۔۔۔ اسے رشتوں سے برتنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔

"اچھا ہمیں تو لگا آپ یہاں ڈنر کے ساتھ ساتھ اشنور کو لینے آئے ہو۔۔۔"

فضیلت بیگم کو سمجھنے میں ایک سیکنڈ نہیں لگا تھا کہ ان کی پوتی ان سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔ان دونوں میاں بیوی کے بیچ کچھ بھی ٹھیک نہیں چل رہا تھا۔۔

"نہیں وہ تو یہاں اپنی مرضی سے رہنے آئی ہیں۔۔۔۔میرے گھر میں یہ کافی بور ہو جاتی تھیں۔ تو اس لیے یہ یہاں آگئیں۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے بہت ہی سکون کے ساتھ اشنور کو توپوں کی زد

میں لا کھڑا کیا تھا۔۔ اشنور نے اس شخص کی اسے چلاکی پر اسے

تیز نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔وہ اتنا نا سمجھ بالکل بھی نہیں تھا۔۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس سے رشتہ طے ہونے سے پہلے اشنور

کے گھر والوں کا رویہ اس کے ساتھ کتنا برا تھا۔۔اور اب بھی وہ

صرف زریاب ہمدانی کی دولت شہرت دیکھ اس کے آگے بچھے

جارہے تھے۔۔

"بیٹا یہ بالکل نا سمجھ ہے۔۔۔کچھ بھی بول دیتی ہے۔۔۔۔ آپ پلیز

اس کی باتوں کا برا مت مانیئے گا۔۔۔میں اس کو سمجھاؤں گی۔۔۔۔

آپ میرے کہنے پر یہاں آگئے ہیں تو اب مجھے اپنی دادی مان کر میری خاطر آج رات یہیں رک جائیں۔۔۔میں جانتی ہوں ہمارا یہ گھر آپ کے محل کے ایک کمرے کے برابر بھی نہیں ہے۔۔۔"

اشنور کو خونخوار نگاہوں سے گھورتے فضیلت بیگم نے زریاب سے کہا تھا۔۔۔ان کے لہجے میں آخر میں ایک ہچکچاہٹ سی آگئی تھی۔۔۔انہیں لگا تھا کہ وہ انکار کر دے گا۔۔۔

مگر زریاب ہمدانی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلاتے ان کی بات مان لی تھی۔۔۔

زریاب نے نگاہیں اٹھا کر اشنور کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ مسلسل اس لڑکی کی نگاہیں اپنے اوپر محسوس کر رہا تھا۔۔اس وقت ان نگاہوں میں کچھ ایسا تھا۔۔ جس نے زریاب ہمدانی کو وہاں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔

وہ اسی کی خاطر رکا تھا۔۔۔

صدیق اکبر اس سے اس کے بزنس کے حوالے سے باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔جب فضیلت بیگم نے اشنور کو اپنے ساتھ باہر آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"تمہیں میں بہت زیادہ عقلمند لڑکی سمجھتی تھی۔۔۔ مگر تم نے ہی میرا ناک کٹوا دیا۔۔۔ یہ کیا حرکت ہوئی۔۔۔ تمہیں اس گھر میں گئے ایک دن نہیں ہوا۔۔۔ اور تم وہاں بور ہونے لگ گئی۔۔۔ پاگل لڑکی اتنا اچھا لڑکا ملا ہے تمہیں۔۔۔۔ اسے اپنا گرویدہ بنانے کے بجائے اسے خود سے بدگمان کر رہی ہو۔۔۔ کتنا اچھا بچہ ہے وہ۔۔ اپنی اونچی عمارت کا زرا سا گھمنڈ بھی نہیں ہے اسے۔۔۔۔۔ ہم سب کا دل رکھنے کے لیے رک گیا وہ یہاں۔۔۔ اب دیکھو نیچے سب کے ساتھ کتنے اچھے سے بات کر رہا ہے۔۔۔ باقی داماد دیکھیں ہیں اس گھر کے۔۔۔ مزاج ہی نہیں ملتے ان کے۔۔۔ ایسے آتے

ہیں جیسے احسان کر رہے ہیں ہم پر۔۔۔ مگر اس کو دیکھو کتنے نرم لہجے میں بات کر رہا ہے سب سے۔۔۔۔"

فضیلت بیگم نے اپنے روک میں آتے ہی اشنور کی کلاس لگا ڈالی تھی۔۔۔ جو چہرا جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی بس اتنا کہنا چاہتی تھی کہ یہ شخص اتنا اچھا بھی نہیں تھا جتنا وہ ان سب کے سامنے بن رہا تھا۔۔۔ وہ اس کی چالاکی پر پیچ و تاب کھانے کے سوا کچھ نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

"میں تمہاری بدلحاظی اسی وقت دیکھ گئی تھی۔۔۔ جب اپنے شوہر کو تم کہہ کر بلایا تھا تم نے۔۔۔۔ یہاں اپنی تائی چچی اور بھابیوں میں

سے کسی کو دیکھا ہے اپنے شوہروں سے ایسے بات کرتے

ہوئے۔۔۔"

فضیلت بیگم کا غصہ اشنور پر کم ہونے کا نام ہی نہیں ہی نہیں لے رہا

تھا۔۔۔

"اچھا نا سوری دادو۔۔۔اب ایسا نہیں کروں گی۔۔۔"

اشنور بہت مشکل سے ان کو مطمئین کرتی تائی کے بلانے پر باہر

کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"زریاب کو فریش ہونا ہے۔۔۔انہیں اپنے روم میں لے کر

جاؤ۔۔۔اور تمیز سے رہنا اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔"

وہ بھی اسے تنبیہی نگاہوں سے گھورتی وہاں سے ہٹ گئی تھیں۔۔۔

جب اشنور دانت پیستے ڈرائینگ روم کی جانب آئی تھی۔۔ ان کا گھر اتنا بڑا نہیں تھا کہ آوازیں ایک کونے سے دوسرے کونے تک نہ پہنچتے۔۔ زریاب تائی جان کی بات سن چکا تھا۔۔۔ اس نے بھرپور نگاہوں سے اپنے قریب آتی اشنور کو دیکھا تھا۔۔ جو اس وقت اس کے لیے سجی سنوری بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

"آئیں۔۔۔۔"

اس نے زریاب کے قریب آتے نگاہیں جھکائے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔

اس کی لال پڑتی رنگت دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اس کی اچھی خاصی انسلٹ ہوئی تھی۔۔ زریاب کا دل بے اختیار پیشمان ہوا تھا۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اس کی بات کو اتنا سیریس لیا جائے گا۔۔۔

اشں ورا اس کے آگے چل رہی تھی۔۔۔ تنگ سی راہداری سے گزرتے ایک کونے پر اشنور کا چھوٹا سا کمرہ تھا۔۔ وہاں سارے کمرے ہی اتنے سائز کے ہی تھے۔۔۔

"آپ فریش ہو جائیں۔۔۔"

اشنور نگاہیں جھکائے بولتی وہاں سے جانے لگی تھی۔جب زریاب نے اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔اشنور نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے چھوڑ کر کیوں آئی۔۔۔؟؟؟بولا تھا نا محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔میری محبت کو ہوس پرستی کا نام دیتے ہوئے زرا رحم نہیں آیا۔۔۔"

اپنا چہرا اس کے چہرے کے بے پناہ قریب لے جاتے وہ اس کو اپنی گرم سانسوں سے جھلسانے لگا تھا۔۔۔

"آپ کی محبت میرے دھوکے کے بعد ختم ہو گئی تھی۔۔۔۔یہی کہا تھا آپ نے۔۔۔۔اب آپ کے دل میں میرے لیے ضد اور انا کے سوا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔آپ صرف اپنی ضد میں آکر مجھے اپنے قریب رکھنا چاہتے ہیں۔۔۔تاکہ آپ کی انا کو تسکین مل سکے۔۔۔۔"

اشنور اس کے حصار میں کانپ رہی تھی۔۔۔جواب اس کی بالوں میں ہاتھ پھنسائے اس کا چہرا اپنے بے پناہ قریب کر چکا تھا۔۔ان دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی تھی۔۔

"اپنی ماں کے بعد آج تک کبھی کسی عورت کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی۔۔۔ تمہیں اپنی سانسوں میں بسانے کو دل چاہتا ہے۔۔۔ مگر تم نے اس دل کو بہت بے دردی سے توڑ دیا ہے۔۔۔ یہ میری ضد، انا یا محبت جو بھی ہے مگر تمہیں اپنے قریب دیکھنے کا خواہشمند ہوں۔۔"

اپنی ماں کا ذکر کرتے اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپکا تھا۔۔۔ جو سیدھا اشنور کے چہرے پر آن گرا تھا۔۔۔

اشنور کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ایسا کیا ہوا تھا اس کی ماں کے ساتھ

کہ جس کی خاطر وہ اتنی اذیت میں تھا۔۔۔۔اور اپنے باپ کو بھی

معاف کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

"میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔۔اب کبھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں

گی۔۔۔۔"

اشنور اس شخص کی اذیت نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

"اگر میں نے اپنی زندگی سے نکالنے کی کوشش کی پھر بھی

نہیں۔۔۔۔"

وہ نجانے اس سے کیا سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

"تب بھی نہیں۔۔۔"

زریاب ہمدانی اپنی زندگی میں ایک واحد ایسا رشتہ چاہتا تھا جو اس کے دل کے بے پناہ قریب ہو۔۔۔ جو اس کے ساتھ ہمیشہ مخلص رہے۔۔۔ جس کے لیے وہ سب سے زیادہ اہم ہو دنیا کی ہر شے سے بڑھ کر۔۔۔ اور وہ یہ سب کچھ اشنور اکبر سے چاہتا تھا۔۔۔

اشنور نے ابھی اپنے دل سے عہد کر لیا تھا کہ وہ اب اس شخص کو ہرٹ نہیں کرے گی۔۔۔ چاہے وہ جو بھی کرتا رہے۔۔۔

"تمہیں جب چاہوں چھو سکتا ہوں۔۔۔ اپنے قریب کر سکتا ہوں۔۔۔ تم مجھے نہیں روکو گی۔۔۔"

وہ ہر طرح کی گارنٹی چاہتا تھا۔۔۔اس شرط کے ساتھ ہی وہ اشنور کی گردن سے بال ہٹاتا وہاں اپنے دہکتے ہونٹ رکھ گیا تھا۔۔جبکہ اشنور کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔۔اس کا تپش زدہ لمس اس کی پوری گردن کو جھلسانے لگا تھا۔۔۔اس نے سختی سے زریاب کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں دبوچ لیا تھا۔۔۔وہ اس وقت بالکل کسی ضدی بچے کی طرح ہی بی ہیو کر رہا تھا۔۔

مگر اب اشنور اس ضدی بچے کو سنوارنے کا ٹھیکا اٹھا چکی تھی۔۔۔اگر اس کی تقدیر نے اس شخص کی اذیت کم کرنے کے لیے اسے ہی چنا تھا تو وہ اس کے لیے پوری طرح سے تیار تھی۔۔۔

"نہیں روکوں گی۔۔۔۔۔"

اشنور کے لبوں سے بمشکل نکلا تھا۔۔۔ جبکہ زریاب ہمدانی اس کی ہر شرط مانی جانے پر زیر لب مسکرا دیا تھا۔۔۔ اس کے بالوں سے چہرا نکالتے زریاب نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور باری باری اس کے دونوں گال چوم لیے تھے۔۔۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔۔۔ میرے ساتھ رہنا آسان نہیں ہو گا۔۔۔ اپنے گھر والوں کے پریشر میں آکر مجھ جیسے انسان کو قبول کر کے کہیں کوئی غلطی نہ کر دو۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے چیلینجگ انداز میں اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"اشنور اکبر ایک بار جو وعدہ کر لے اس سے پیچھے نہیں ہٹتی۔۔۔۔ آپ جب تک اپنے گھر سے دھکے مار کے نہیں نکالیں گے میں نہیں جاؤں گی۔۔"

اشنور نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے کہا تھا۔۔۔

"تم مجھے چیلنج کر رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

زریاب نے اسے اپنے حصار سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں جانتی ہوں کہ زریاب ہمدانی مجھے ایک دن چھوڑ دے گا۔۔۔جب اس کی ضد اور انا کو تسکین مل جائے گی۔۔۔ جب اسے لگے گا کہ اس کو ٹھکرانے والی لڑکی اب پوری طرح سے اس کے قدموں میں ڈھیر ہو چکی ہے۔۔۔تو وہ اسے اپنے سے دور کرنے میں ایک پل بھی نہیں لگائے گا۔۔۔۔"

اشنور اکبر اتنی نا سمجھ بھی نہیں تھی۔۔۔وہ جان گئی تھی کہ زریاب ہمدانی کا دل پتھر کا تھا۔۔۔جسے اپنی انا اور ضد سے اوپر کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

اس کی محبت بھی نہیں جو وہ اشنور کے لیے محسوس کرتا تھا۔۔۔

"یہ تو ڈیپینڈ کرتا ہے تم پر۔۔۔۔ تم مجھے کس طرح اپنا عادی بناتی

ہو۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی صاف گوئی سے بولا تھا۔۔۔۔اس شخص کی صاف

گوئی کبھی کبھی اشنور کو سخت زہر لگتی تھی۔۔۔۔ دل رکھنے کی خاطر

کچھ نہیں کرتا تھا یہ شخص۔۔۔۔

"مجھے چیلنج مت کرو زریاب ہمدانی۔۔۔۔ اپنا ایسا عادی بنا دوں گی

کہ میرے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دے گا تمہیں۔۔۔۔"

اشنور نے اس کی جانب مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے چیلنج کیا

تھا۔۔۔۔

جس پر زریاب کے ہونٹوں پر بھی دل جلاتی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"لیٹ سی۔۔۔"

زریاب ہمدانی کو اس لڑکی کی یہی بات خاص لگتی تھی کہ وہ زریاب ہمدانی کے آگے بھی ڈٹ جاتی تھی۔۔۔۔بنا نتائج کی پرواہ کیے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اجزم کے جانے کے بعد وہ بھی تیار ہوتی ہاسپٹل کے لیے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ ابھی اپنے راؤنڈ پر تھی جب وارڈ بوائے اس کے قریب آیا

تھا۔۔۔

"ڈاکٹر صاحبہ۔۔۔۔ آپ کے ہزبینڈ آپ سے ملنے آئے ہیں۔۔۔

میں نے انہیں آپ کے آفس میں بیٹھا دیا ہے۔۔۔"

وارڈ بوائے کی بات سنتے شہزاد کے لب نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا

دیئے تھے۔۔۔

"اس شخص کو بالکل بھی سکون نہیں ہے۔۔۔۔"

شہزاد اپنا راؤنڈ کمپلیٹ کرتی اپنے آفس کی جانب بڑھی

تھی۔۔۔ صبح کے واقع کے بعد اس کا دل بہت زور سے دھڑک

رہا تھا۔۔۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے آفس کا دروازہ اوپن کیا تھا۔۔۔ مگر اندر قدم رکھتے ہی اس کے اعصاب تن گئے تھے۔۔۔ سامنے ہی حسام قریشی بیٹھا اس کا منتظر تھا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔ کیا کر رہے ہو تم یہاں۔۔۔ کیوں آئے ہو۔۔۔۔؟"

شہرزاد دبی آواز میں چلائی تھی۔۔۔۔ اسے بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔ اس شخص کو اتنی ڈھیٹائی کے ساتھ یہاں بیٹھا دیکھ کر۔۔۔۔ وہ وارڈبوائے نیا تھا یہاں۔۔۔۔ اس لیے اسے اس شخص نے جو بتایا تھا۔۔۔۔ وارڈبوائے نے اسے وہی آ کر کہا تھا۔۔۔۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے شہر زاد۔۔۔پلیز ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔"

حسام اپنی جگہ اسے اٹھا تھا۔۔۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی حسام قریشی۔۔۔ابھی اور اسی وقت نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

شہر زاد اس کی صورت بھی دیکھنے کی روادار نہیں تھی۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم مجھ پر بہت غصہ ہو۔۔۔۔ ہونا بھی چاہیے۔۔۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے۔۔۔ لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اب بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ تم بہت بڑے دل

کی مالک ہو۔۔۔ تم مجھے معاف کر دو گی۔۔۔ تم اجزم کے ساتھ صرف ایک زبردستی کے رشتے میں بندھی ہو۔۔۔۔ تمہاری اس سے کوئی دلی وابستگی نہیں ہے۔۔۔۔ ایسے انسان کے ساتھ گزارہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔۔ تم اپنی پوری زندگی سمجھوتے پر کیسے گزار سکتی ہو۔۔۔"

حسام قریشی جسے نہ تو کبھی اس کی فیلنگز کی پرواہ رہی تھی۔۔۔۔ اور نہ اس کی دلی رضامندی کی۔۔۔ جو ہمیشہ اس پر اپنا فیصلہ تھوپنے کو تیار رہتا تھا۔۔۔۔ اس کے منہ سے یہ الفاظ سننا شہر زاد کے لیے مضحکہ خیز تھا۔۔۔۔

"میں نے اب تک اپنی پوری زندگی سمجھوتہ پر ہی کاٹی ہے۔۔۔ آگے بھی اسی کے سہارے رہ لوں گی۔۔۔ تمہیں اب میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہاری بہتری اسی میں ہو گی کہ تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔ ورنہ میں گارڈز کو بلوالوں گی۔۔۔"

شہزاد کو اس بھی اس شخص کی خود غرضی دیکھ دکھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اتنا وقت اس شخص کے نکاح میں رہی تھی۔۔۔ مگر کبھی اس نے وہ محسوس نہیں کیا تھا جو وہ اجزم قریشی کے لیے محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔ کیونکہ اسے آج تک حسام سے اتنی محبت اور عزت ملی ہی نہیں تھی۔۔۔ جتنی اجزم قریشی سے مل رہی تھی۔۔۔

"شہر زاد تمہیں مجھ پر غصہ ہے نا۔۔۔ تو پلیز نکال دو۔۔۔ تم مجھے جو سزا دینا چاہتی ہو وہ دے دو۔۔۔۔ میں سب کچھ سہنے کو تیار ہوں۔۔۔ مگر خدا کے لیے مجھ سے ایسے منہ مت موڑو میں یہ برداشت نہیں کر پا رہا۔۔۔"

حسام اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر اپنی چلا رہا تھا۔۔۔ وہ آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھام گیا تھا۔۔۔۔ شہر زاد کو اس سے اتنی جسارت کی امید نہیں تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی رہی ایکشن دے پاتی۔۔۔ جب اسی لمحے اجزم قریشی دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھ اس کے قدم زمین میں ہی جکڑے گئے تھے۔۔۔ آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا۔۔ یہ شخص کتنی دیدہ دلیری کے ساتھ اس کی بیوی کے ساتھ اس کی بیوی کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔۔

شہرزاد نے تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔۔ جبکہ حسام کے لبوں پر مکروہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ اس کا پلان کامیاب رہا تھا۔۔۔ اجزم قریشی کے چہرے پر موجود ناگواری اور آنکھوں سے نکلتے شعلے بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت کس قدر جلن اور غصے کا شکار ہوا تھا۔۔۔

اس نے ہی ان ڈائریکٹ یہ بات اجزم کے کانوں میں ڈلوائی تھی کہ وہ شہزاد کے ہاسپٹل جارہا ہے۔۔۔ شہزاد نے اسے کوئی بات کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔۔

اسے یقین تھا کہ اجزم اپنی اہم ترین میٹنگ چھوڑ کر اس کے پیچھے ضرور آئے گا۔۔۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔۔

شہزاد بھی اس سچویشن سے گھبرا گئی تھی۔۔۔اس کا کسی بھی چیز میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔ مگر اجزم نے جو منظر دیکھا۔۔وہ شہزاد کو بھی ہر بات میں برابر کا قصوروار ٹھہرا گیا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں اس طرح آنے اور میری بیوی کو چھونے کی۔۔۔"

اجزم قریشی نے بہت مشکل سے اس لڑکی کو حاصل کیا تھا۔۔۔وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔اسے کھونے کا حوصلہ نہیں تھا اس میں۔۔۔

اجزم آگے بڑھا تھا اور ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر رسید کرتا اسے پیچھے اچھال گیا تھا۔۔۔شہرزاد اجزم کا یہ جلالی انداز دیکھ سہم گئی تھی۔۔۔۔

حسام کے ساتھ ساتھ اسے بھی یہی لگا تھا کہ جیسے آج تک حسام اس پر شک کرتا آیا تھا۔۔۔ ہر بات کی جواب دہی اس سے مانگی تھی۔۔۔ ویسے ہی اجزم بھی شہزاد سے سوال جواب کرے گا۔۔۔ شہزاد سے ہی حسام کے یہاں ہونے کی وجہ پوچھے گا۔۔۔

مگر اجزم نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ اپنی بیوی کے کردار پر سوال اٹھانے کے بجائے وہ اس شخص کا گریبان دبوچ چکا تھا جو اس کی بیوی کا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔۔

حسام اس کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔ وہ تو اجزم کو اپنی آنکھوں کے سامنے شہر زاد پر برستا دیکھ ان دونوں کے بیچ مزید بدگمانیاں پیدا کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اجزم اسے بری طرح پیٹ رہا تھا۔۔ اس کا جلالی روپ دیکھ شہر زاد کو اس لمحے اس سے بھی شدید خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ ہاسپٹل میں یہ ہنگامہ نہی چاہتی تھی۔۔۔ اس لیے آگے بڑھی تھی۔۔۔ اور اس بپھرے ہوئے شخص کا بازو تھام لیا تھا۔۔

"اجزم اسے مار دوگے کیا۔۔۔ پلیز لیو ہم۔۔۔۔"

شہر زاد تیزی سے بیچ میں آتی اجزم کا ہاتھ روک گئی تھی۔۔۔

اجزم اتنے غصے میں تھا کہ ایک لمحے کے لیے وہ اس کا ہاتھ جھٹک گیا تھا۔۔۔ شہر زاد نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ تو کیا یہ شخص بھی اس پر شک کر رہا تھا۔۔۔

شہر زاد کی آنکھوں سے آنسو ٹپکا تھا۔۔۔

مگر اجزم بنا اسے کچھ بھی بولے حسام کا گریبان پکڑے اسے اوپر اٹھا گیا تھا۔۔۔

"اگر دوبارہ میری بیوی کے آس پاس بھی نظر آئے تو تم میرے ہاتھوں نے بچ پاؤ گے۔۔۔"

اسے قہر آلود نگاہوں سے گھورتے وہ شہزاد کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔وہ شدید غصے میں تھا مگر شہزاد کے ہاتھ پر اس کی گرفت بہت ہی نرم تھی۔۔۔۔وہ اس لڑکی پر اپنے آپ سے بھی زیادہ بھروسہ کرتا تھا۔۔۔۔اسے شہزاد پر کسی قسم کا کوئی شک نہیں تھا۔۔۔وہ جانتا تھا حسام کا ہی کھیل تھا یہ شہزاد کو اس سے دور کرنے کے لیے۔۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔۔"

اس نے شہزاد کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

"نہیں بیٹھنا مجھے۔۔۔۔"

شہر زاد دروازہ بند کرتی اس کی جانب پلٹ کر خفگی سے بولی تھی۔۔۔۔

"پہلے میری بات سنو۔۔۔۔"

اس نے اجزم کے غصے سے لال پڑتے چہرے اور غضبناک تاثرات کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔۔۔۔"

اجزم اپنی بات پر قائم تھا۔۔۔۔

"تو مطلب تم بھی مجھ پر شک کر رہے ہو۔۔۔۔"

شہر زاد تلخی سے ہنستی گاڑی کی جانب مڑی تھی۔۔۔جب اجزم اسے تھام کر اس کی پشت گاڑی سے لگاتا۔۔۔اس کی دونوں کلائیاں اپنی مضبوط گرفت میں لیتا دائیں بائیں ٹکاتا اسے پوری طرح سے اپنے حصار میں قید کر گیا تھا۔۔

اس کے ایک دم اتنے قریب آجانے پر شہر زاد کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔وہ بہت زیادہ غصے میں تھا اس کی گرم سانسیں شہر زاد کا چہرا اجھلسانے کا باعث بن رہی تھیں۔۔۔

"میں نے کب کہا کہ میں تم پر شک کر رہا ہوں۔۔۔۔مجھے تم سے اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں چاہیے۔۔۔"

اجزم جیسے ہی اس کے قریب آیا تھا اس کے مہکتی گرم سانسوں نے اجزم کے دل میں عجیب سا احساس پیدا کر دیا تھا۔۔۔ اس کا سارا غصہ اور فرسٹریشن جیسے ختم ہونے لگی تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟؟ تم نے جو دیکھا وہ ویسا نہیں تھا۔۔۔"

شہرزاد اس سے الجھتی سانسوں کے بیچ بمشکل بول پائی تھی۔۔۔۔

وہ یہ سب اسی لیے بول رہی تھی کیونکہ اسے اس بات پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ اجزم وہ سب دیکھ کر بھی اس پر غصہ کیوں نہیں تھا۔۔۔ اس سے برا رویہ اختیار کیوں نہیں کر رہا تھا۔۔۔ کیا اس شخص کو اس پر اتنا بھروسہ تھا۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔۔ اور تمہیں بھی یہ جان لینا چاہیئے کہ اجزم قریشی شہزاد سلمان پر خود سے بھی زیادہ بھروسہ کرتا ہے۔۔۔ تم کبھی بھی کسی بھی معاملے میں غلط نہیں ہو سکتی۔۔۔"

اس کے پھولے گداز گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتا وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی ہلکی ہلکی بیئرڈ کی چبھن اس کے شدت بھرے لمس کی وجہ سے شہزاد کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی تھی۔۔

اس شخص کے الفاظ سیدھے اس کے دل پر اتر گئے تھے۔۔۔

اجزم نے اس کی جانب کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔اس شخص کے لمس میں ڈوبی وہ خاموشی سے فرنٹ سیٹ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کا دل عجیب سے احساسات سے گھر گیا تھا۔۔۔یہ شخص اتنا برا نہیں تھا جتنا وہ اسے اب تک سمجھتی آئی تھی۔۔۔۔اس نے اجزم قریشی کی محبت کو سمجھا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ غصے اور ضد میں ہمیشہ اسے دھتکارتی آئی تھی۔۔۔۔۔

اصل محبت تو یہ تھی جو اجزم قریشی اس سے کرتا تھا۔۔۔۔

شہر زاد کا دل عجیب سی لے پر دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

مگر وہ اس سے کوئی بات نہیں کر پائی تھی۔۔۔ گاڑی میں گھمبیر سرگوشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

اجزم اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ جبکہ شہزاد کی دھڑکنیں ہی معمول پر آنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔

∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆∆

اشنور زریاب کے ساتھ واپس اس کے گھر آگئی تھی۔۔ اس کے گھر والوں نے اسے ڈھیروں نصیحتوں کے ساتھ بھیجا تھا۔۔۔ کہ کیسے اسے اپنے شوہر کا خیال رکھنا تھا اور اس کی فرمانبردار بیوی بن کر رہنا تھا۔۔ اشنور نے زریاب کے سامنے اپنے گھر والوں کے

حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔خود ہی ان سب کی لالچ کا بتا کر وہ اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتی تھی اس شخص کے آگے۔۔۔۔

اس نے کوثر بیگم اور تائی جان کی باتیں سن لی تھیں۔۔۔جس میں وہ یاسین ہمدانی سے کافی بھاری رقم مانگنے کی بات کر رہی تھیں۔۔۔۔اشنور کو اچھے سے سمجھ آگی تھی کہ وہ لوگ یاسین ہمدانی سے کافی رقم لے چکے تھے۔۔۔۔اس کا نام لے کر۔۔۔۔

اشنور کو بہت زیادہ شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔۔اس نے یاسین ہمدانی کو مزید رقم دینے سے منع بھی کیا تھا۔۔۔مگر انہوں نے

بہت محبت سے بات کرتے اسے ٹال دیا تھا۔۔۔ ان کے لیے پیسہ اہم نہیں تھا۔۔۔ صرف اور صرف اپنے بیٹے کی خوشی اہم تھی۔۔۔ وہ یہ سب کر کے ایک طرح سے اشنور کو بھی مزید اپنے احسانوں تلے دبانا چاہتے تھے۔۔۔ تا کہ وہ کبھی زریاب کو چھوڑ کر نہ جائے۔۔۔ اور انہیں زریاب کے قریب لانے کی کوششیں مزید تیز کر دے۔۔۔

اپنے گرد ہوتی ان سازشوں سے کافی حد تک واقف ہونے کے باوجود وہ ہمیشہ کی طرح یہاں بھی صبر کا مظاہرہ کر گئی تھی۔۔۔ یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی کہ اس نے زریاب کو ان

معاملات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ زریاب اسے غلط لڑکی سمجھے۔۔۔وہ اس پر پھر سے لالچی ہونے کا الزام لگائے۔۔۔یا اس سے بدگمان ہو۔۔۔

اشنور نے گھر آتے ہی زریاب کی خواہش کے مطابق اس کے سارے کام سنبھال لیے تھے۔۔۔

اس کپڑے پریس کرنے سے لے کر اس کے شوز پالش کرنا۔۔۔اسے بیڈٹی سرو کرنا۔۔۔فکس ٹائم پر اس کا ناشتہ تیار کرنا۔۔۔وہ سب کر رہی تھی۔۔وہ اس کا ہر کام دل سے کر رہی

تھی۔۔۔ مگر زریاب کو یہ سب اسی چیلنج کا حصہ لگ رہا تھا۔۔۔

جو اشنور نے اس سے کیا تھا۔۔۔

زریاب کا یونیورسٹی پیریڈ اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ اشنور کو ڈیلی پک اینڈ ڈراپ کرنے خود جاتا تھا۔۔۔ اسے اشنور کے قریب رہنا اچھا لگتا تھا۔۔۔ جو بات وہ کبھی اس کے سامنے ظاہر نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

وہ ابھی کچھ دیر پہلے اٹھا تھا۔۔ آج سنڈے تھا۔۔ آج کا دن ان دونوں کا گھر پر ہی گزرنا تھا۔۔۔ آج پورا دن اشنور کے ساتھ

رہنے کے خیال سے ہی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

وہ ابھی بیڈ پر ہی لیٹا ہوا تھا۔۔۔جب اشنور شاور لے کر واش روم سے نکلی تھی۔۔۔

زریاب لیے اٹھنے کا عادی تھا۔۔۔۔اس لیے اشنور اس جانب سے تسلی رکھتے اپنے آپ میں مگن تھی۔۔۔۔اس کے سامنے خود کو کور کر کے رکھنے والی اس وقت لیمن کلر کے ہلکے کامدار لباس میں ملبوس گیلے بالوں کو ٹاول میں ڈھانپ کر سر پر باندھے وہ اپنے

بھیگے سراپے کے ساتھ زریاب کے دل کی دنیا میں طوفان برپا کر گئی تھی۔۔۔

وہ تکیے کے سہارے تھوڑا سا اوپر ہوا تھا۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں پر بازو رکھا ہوا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اشنور کو یہی لگا تھا کہ وہ سو رہا ہے۔۔۔

وہ اپنا دوپٹہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھے سٹول پر ڈالتی بالوں میں سے ٹاول نکال گئی تھی۔۔۔ اس کی گیلی نم آلود زلفیں زریاب ہمدانی کی سانسیں روک گئی تھیں۔۔۔

وہ اتنی معصوم سی تھی کہ زریاب کے لیے اپنی نگاہوں کو ہٹانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔۔ بیچ بیچ میں وہ ایک نظر اس پر بھی ڈال لیتی تھی۔۔۔

زریاب نے نوٹ کیا تھا کہ اسے دیکھنے کے بعد اشنور کے ہونٹوں پر ایک بہت ہی دلکش مسکراہٹ بکھر جاتی تھی۔۔۔ جس نے زریاب کو بہت ہی دلفریب احساس سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔

وہ اس کی ہر بات مان رہی تھی۔۔۔ اپنے کہے پر پورا اتر رہی تھی۔۔

وہ زریاب ہمدانی کو اپنا عادی بنانے کی پوری کوششوں میں تھی۔۔۔

اشنور بہت ہی مصروف سے انداز میں جلدی بالوں کو سلجھاتی ڈرائیر سے خشک کرنے لگی تھی۔۔۔جب کسی احساس سے اس کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔اس نے جیسے ہی پلٹ کر دیکھا زریاب ہمدانی اسے اٹھ کر اپنی جانب آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔۔

اشنور کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔۔یہ شخص آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔

"میں آپ کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔"

وہ ابھی فاصلے پر ہی تھا جب اشنور اپنا دوپٹہ اٹھا کر کندھوں پر ڈالتی باہر کی جانب بڑھنے لگی تھی۔۔۔ اسی لمحے اس کا دوپٹہ زریاب کی مٹھی میں قید ہوا تھا۔۔۔

اشنور نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اتنی ٹھنڈ میں نہانے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ بیمار پڑ جاؤ گی۔۔۔۔ ویسے ہی نازک سی ہو۔۔"

اس کے دھان پان سے وجود کو گھورتے اس نے اشنور کو اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

اشنور نے اپنا دوپٹہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔اس کی اس حرکت پر زریاب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"تم مجھ سے دور جانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔؟؟ اپنی باتوں سے پلٹ رہی ہو تم۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے فوراً طنز کیا تھا۔۔۔۔کیونکہ اس وقت وہ اشنور کو اپنے قریب دیکھنے کا خواہشمند تھا۔۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔۔"

اشنور نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔۔

اس کا دوپٹہ زریاب اپنے ہاتھ پر لپیٹ چکا تھا۔۔۔

اشنور اس حلیے میں بنا دوپٹے کے اس شخص کے سامنے کھڑی حیا سے لال ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ پہلے ہمیشہ اس کے سامنے خود کو کور رکھتی آئی تھی۔۔۔ اور نہ ہی زریاب نے کوئی ایسی ویسی فرمائش کی تھی۔۔۔ مگر اس وقت اس شخص کی شوخی بھری نگاہیں اسے شرم سے دوہرا کر گئی تھیں۔۔۔۔

زریاب اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اشنور کو اس سے دور جانے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔ مگر اس کا دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آ جائے گا۔۔۔

"تم اتنی کوشش کر رہی ہو۔۔۔ مگر ابھی تک مجھے اپنا عادی نہیں بنا پائی۔۔۔نہ میرے نزدیک اپنی اتنی اہمیت بنا پائی ہو کہ مجھ سے کوئی بات منوا سکو۔۔۔۔"

اس کے لبوں کے اوپری کٹاؤ کو انگوٹھے سے چھوتے وہ اس کے بے پناہ قریب ہو آیا تھا۔۔ اس کی گرم سانسیں اشنور کے ہوش اڑانے لگی تھیں۔۔۔ وہ بری طرح لرزتے وجود کے ساتھ اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔

وہ ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔۔وہ اس شخص کے آگے ہار نہیں ماننا چاہتی تھی۔۔۔ دل ہی دل میں وہ بھی اس سے

بہت زیادہ محبت کرنے لگی تھی۔ مگر اس وقت وہ دونوں اپنی اپنی جگہ ڈٹے ایک دوسرے کی ہار کے منتظر تھے۔۔

"تمہیں تو محبت نہیں ہے مجھ سے۔۔۔ پھر میرے قریب آنے پر تمہاری رنگت اتنی لال کیوں ہو رہی ہے۔۔۔ تمہارا یہ دلنشیں سراپا اس طرح کیوں لرز رہا ہے۔۔۔"

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنی انگلی کی پوروں سے چھوتا وہ اس کی سانسیں مزید تیز کر گیا تھا۔۔

اس شخص کی قربت اس کی حالت غیر کر رہی تھی۔۔ اشنور کو لگ رہا تھا وہ ابھی گر جائے گی۔۔ زریاب کی گرم سانسیں اس کے

چہرے کو جھلسانے لگی تھیں۔۔۔اس کی دھڑکنیں سینے میں اٹکنے لگی تھیں۔۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر پیچھے گرتی زریاب نے جھک کر اس کے نازک وجود کو بانہوں میں اٹھالیا تھا۔۔۔اشنور نے گھبرا کر زریاب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھتا بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔۔۔۔

اس وقت اس شخص پر ایسی خماری چھاگئی تھی کہ اسے بس اتنا ہی یاد رہا تھا کہ وہ اشنور اکبر سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔۔

"زریاب ہمدانی پلیز۔۔۔۔۔اپنی حد میں رہو۔۔۔۔'

اشنور نے اسے خود پر حاوی ہوتے دیکھ اسے روکنا چاہا تھا۔۔ جب

وہ ایک دن اسے چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ تو پھر یہ سب۔۔۔

مگر زریاب اس کی کوئی بھی بات سنے بغیر اس کے ہاتھوں کو اپنی قید

میں لیتا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے

محسوس کرتا اشنور کی جان لبوں پر لے آیا تھا۔۔

"تمہارے معاملے میں زریاب ہمدانی کی حدود کوئی بھی مقرر نہیں

کر سکتا۔۔۔ تم بھی نہیں۔۔"

اپنی بات کہتا وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔ اس شخص کے

جنونیت بھرے لمس پر اشنور نے اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں میں

دبوچ لیا تھا۔۔۔ وہ اپنے الفاظ سے اس سے سے محبت کرنے سے انکاری تھا۔۔۔ مگر اس کے لمس میں چھپی اشنور کے لیے بے قراری اور بے پناہ چاہت اس لمحے اشنور کی آنکھوں میں نمی بھر گئی تھی۔۔۔

وہ اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔۔ اشنور یہ بات بہت اچھے سے جانتی تھی۔۔۔ وہ اسے خود سے دور جاتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ وہ اس کا عادی ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اشنور یہ سب اس شخص سے منوانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس دن ان سب باتوں پر یقین کرنے والی تھی۔۔۔

جس دن اشنور اس کے کہنے پر اپنے باپ کو دل سے معاف

کر دے۔۔۔

لیکن زریاب ہمدانی ایسا کچھ بھی کرنے سے صاف منع کر چکا

تھا۔۔۔وہ کبھی بھی اس کے آگے ہار نہیں ماننے والا تھا۔۔

اس کی ہونٹوں کی بے رحمی پر اشنور کو اپنی سانسیں رکتی محسوس

ہوئی تھیں۔۔۔اس کا پورا وجود بری طرح کانپ رہا تھا۔۔جو

دیکھتے زریاب ہمدانی کو اس پر رحم آگیا تھا۔۔یا پھر اس کا دھیان

اشنور کے اوپری حصے کے ساتھ موجود تل کی جانب مبذول ہو چکا

تھا۔۔۔

جو بہت ہی دلکشی کے ساتھ چمک رہا تھا۔۔۔اس تل نے اب

تک اسے بہت بے قرار کیا تھا۔۔۔ مگر آج اسے مہلت نہیں ملنے

والی تھی۔۔۔اشنور جو سانسوں کو آزادی ملنے پر انہیں بحال

کرنے کی کوششوں میں تھی۔۔۔زریاب کو اب کی بار اپنے تل پر

پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ جھکتے دیکھ اس کی جان ہوا ہوئی

تھی۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اس کا دہکتا لمس محسوس کرتے وہ جی

جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔

اس نے زریاب کی شرٹ کو سختی سے دبوچ لیا تھا۔۔۔۔

زریاب نے اس جگہ کو گھورا تھا۔۔۔وہ لڑکی اتنی نازک سی تھی کہ وہ اسے جہاں بھی چھوتا تھا۔۔۔وہ بالکل لال ہو جاتی تھی۔۔۔ زریاب کے لب مسکرائے تھے۔۔۔۔

"تم اتنی سعادت مند بیوی بنو گی مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ضد میں تو تم مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہو۔۔۔۔۔ تم واقعی میرے ٹکر کی ہو۔۔۔ زریاب ہمدانی کو قابو کرنا جانتی ہو تم۔۔۔"

اس کے نم بالوں میں چہرا چھپائے وہ اس کی گہری ہوتی سانسوں کا ساز سنتا اب کی بار اس کی گردن پر اپنے دہکتے لب رکھ گیا تھا۔۔۔اشنور اس شخص کو جواب دینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر اس

شخص کی قربت اتنی سحر انگیز اور جان لیوا تھی کہ اشنور کے حواس ہی ٹھکانے پر نہیں رہے تھے۔۔۔۔

اب اس شخص کے لمس سے اشنور کو اپنی گردن جلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اور زریاب ہمدانی سے محبت کا اقرار کروانا بھی۔۔۔۔"

اشنور نے اپنی سانسوں کو نارمل کرتے لب کشائی کی تھی۔۔۔

"میں نے محبت کا اظہار نہیں کیا۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے۔۔۔"

اس کے بولنے پر اشنور کی گردن پر اس کے لب ہلے تھے۔۔۔۔

اشنور کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔اس کی دھڑکنیں اسے پاگل کر رہی تھیں۔۔۔

"آپ میرے بغیر نہیں رہ پا رہے۔۔۔یہ غلط فہمی نہیں حقیقت ہے۔۔۔۔"

اشنور اس شخص کی اپنے لیے دیوانگی سے واقف ہو رہی تھی۔۔جو اس کی گردن کو پوری طرح سے کال کر گیا تھا۔۔۔جبکہ اس کے ہاتھ اشنور کی گداز بانہوں پر گردش کر رہے تھے۔۔۔اشنور کی سانسیں اٹک چکی تھیں۔۔۔

یہ شخص اس کی جان نکالنے کے درپے تھا۔۔۔

"ایسا مت بولو۔۔۔ اگر میں نے اس بات کا اقرار کرتے اس وقت اپنے عمل سے ثابت کر دیا تو تمہاری خیر نہیں ہونی۔۔۔ میرے زرا سے لمس پر تمہاری جو یہ سرخیاں بڑھ رہی ہیں ان کی وجہ سے بھی مہلت میں ملنی۔۔۔۔"

زریاب ایک آخری بار اس کی گردن پر اپنی شدتوں کے نشان چھوڑتا اس کے لبوں کو چھو کر لال کرتا وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ وہ اس لڑکی کی دلکشی اور نزاکی کے آگے پوری طرح سے بہک چکا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ واقعی اپنے اوپر سے اختیار کھو دیتا۔۔۔وہ فوراً

اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

جبکہ اس کے لمس سے مہکتی وہ اس شخص کے دور ہونے پر اپنے

لبوں کی مسکراہٹ کو کوشش کے باوجود چھپا نہیں پائی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی اسے اپنی انہیں باتوں سے مزید اپنا اسیر بنا رہا

تھا۔۔۔

یہ شخص اس سے محبت ہونے کے باوجود اس سے اپنا حق وصول

نہیں کر رہا تھا۔۔۔ صرف اس وجہ سے کیونکہ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ

اشنور اس سے محبت نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

اشنور اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے دور جاتے زریاب کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔

"میرا آج اپنے دوستوں کے ساتھ فارم ہاؤس پر جانے کا پلان ہے۔۔۔میرا ڈریس نکال دو۔۔۔۔"

زریاب کی بات اشنور کو بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔زریاب روز شام کو لیٹ گھر آتا تھا۔۔۔۔اشنور یونی سے آ کر اتنی دیر اس کا انتظار کرتی رہتی تھی۔۔۔

اسے یہی لگا تھا کہ آج زریاب چھٹی کے دن گھر پر ہی رہے گا۔۔۔ لیکن آج بھی اسے اپنے دوستوں کے ساتھ جانے کا پلان بناتے دیکھ اشنور کو بہت غصہ آیا تھا۔۔۔

"میں تمہاری نوکر نہیں ہوں زریاب ہمدانی خود نکال لو۔۔۔۔"

اشنور تپ کر بولتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔جب زریاب اس کے مقابل آتا اس کے بکھرے حلیے کو خمار آلود نگاہوں سے تکے گیا تھا۔۔۔۔

"میرا ہر کام تم نے کرنا ہے۔۔۔"

زریاب نے اس کی یاد دہانی کروائی تھی۔۔۔ لیکن اس کی نگاہیں اشنور کی آنکھوں کے کناروں میں اٹکے آنسوؤں پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔ میں اپنی حیثیت بھول گئی تھی۔۔۔۔"

اشنور نے نگاہیں جھکا کر اپنے آنسوؤں کو چھپاتے بات ختم کر دی تھی۔۔۔ مگر اس کی کہی بات زریاب کے دل پر لگی تھی۔۔۔

"کیا مطلب اس بات کا۔۔۔؟؟"

اس نے اشنور کا بازو تھام کر اسے روکا تھا۔۔۔ لیکن وہ اس کی جانب دیکھنے کو بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔"

اشنور نے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑانا چاہا تھا جس کے نتیجے میں زریاب اسے اپنے قریب کھینچتا اس کے گرد اپنی بانہوں کا مضبوط حصار قائم کر گیا تھا۔۔۔

"اشنور مجھے اس سب کی عادت نہیں ہے۔۔ بتاؤ کیا مسئلہ ہے تم رو کیوں رہی ہو۔۔؟"

زریاب کو اس کا رونا ڈسٹرب کر رہا تھا۔۔۔

"زریاب ہمدانی پلیز۔۔۔۔ مجھے بھی اس سب کی عادت نہیں ہے۔۔۔۔ نہ مجھے کبھی اتنی اہمیت ملی ہے جو تم مجھے دے رہے

ہو۔۔۔کچھ دیر کے لیے دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔۔لیکن اب ٹھیک ہوں میں۔۔۔"

اشنور تپ کر بولی تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات پر زریاب نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا پورا خاندان تھا جو اس سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔پھر وہ ایسے کیوں بول رہی تھی۔۔زریاب سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اشنور اسے کبھی نہیں بتائے گی۔۔۔

"تم میرے ساتھ چلو گی۔۔۔تمہارا دماغ واقعی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔میں تمہیں تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔"

زریاب اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا الماری کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟ مجھے آپ کے دوست پسند نہیں ہیں۔۔۔۔مجھے نہیں جانا وہاں۔۔۔۔"

اشنو روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اپنے دوستوں کو برا کہا جانے پر زریاب نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔

یہ لڑکی ہمیشہ اس کے سامنے ایسے ہی دیدہ دلیری کا مظاہرہ کرتی تھی۔۔۔

"تمہیں تو میں بھی پسند نہیں ہوں۔۔۔ میرے ساتھ رہ رہی ہو تو ان کے ساتھ بھی آج تھوڑا سا وقت گزار لینا۔۔۔ میرے جیسے نہیں ہیں۔۔۔ کافی اچھے ہیں وہ سب۔۔۔"

زریاب اسے دوٹوک جواب دیتا واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہرزاد بیٹا آپ ٹھیک ہو۔۔۔ مجھے آج آپ کافی چپ چپ لگ رہی ہو۔۔۔ کوئی بات ہوئی ہے۔۔؟ اجزم نے تو کچھ نہیں کہا آپ

کو۔۔۔؟؟ آپ میرے لیے بیٹی سے بھی بڑھ کر ہو۔۔۔ مجھ سے اپنی ہر بات بلا جھجک شیئر کر سکتی ہو۔۔۔۔"

امینہ بیگم آج ٹائم سے پہلے گھر آگئی تھیں۔۔۔ وہ کچھ وقت شہر زاد کے ساتھ گزارنا چاہتی تھیں۔۔۔ شہر زاد ویسے ہی کم بولتی تھی۔۔۔ مگر آج تو اسے کچھ زیادہ ہی چپ لگی ہوئی تھی۔۔۔ جو بات امینہ بیگم کو تشویش میں مبتلا کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ شہر زاد ان کے اتنے محبت بھرے برتاؤ پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ وہ ان کے بیٹے کے ساتھ کتنا برا رویہ رکھے ہوئے تھی۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی اسے اتنی اہمیت اور محبت دیتی تھیں۔۔۔

اسے حیرت ہو رہی تھی یہ جان کر کہ اجزم نے امینہ بیگم کو ہاسپٹل میں ہوئے واقع کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ وہ اس بات کو اس کی عزت کی خاطر دبا گیا تھا۔۔۔ جبکہ حسام تو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا ایشو بنا کر پورے گھر والوں کے سامنے واویلا کھڑا کر کے اس کی عزت دو کوڑی کی کر کے رکھ دیتا تھا۔۔۔۔

شہزاد کے لیے یہ سب نیا تھا۔۔۔ اتنی اہمیت کا احساس اسے زندگی میں کبھی نہیں ملا تھا۔۔۔ وہ جس انسان کی ضد میں آ کر اپنی زندگی برباد کرنے پر تلی ہوئی تھی۔۔۔ وہی انسان اس کی زندگی کو سہل بنانے میں اپنے دل کی قربانی دیئے ہوئے تھا۔۔۔

"جی مامی جان میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے سے اجزم نے کچھ نہیں کہا۔۔۔وہ مجھے کچھ نہیں کہتا۔۔۔"

شہزاد کے لبوں سے بے اختیار شکوہ نکلا تھا۔۔۔جو وہاں داخل ہوتے اجزم قریشی کی سماعتوں نے بھی محفوظ کیا تھا۔۔۔وہ آج پورا دن بہت خراب موڈ کے ساتھ رہا تھا۔۔ مگر اس وقت اس لڑکی کی دھیمی مترنم آواز اس کے موڈ کو ایک دم سے خوشگوار کر گئی تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب امینہ بیگم کو بھی شہزاد کی اس بات پر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔

"میں بات کرتی ہوں اس سے۔۔۔ آنے دو زرا آج۔۔۔۔ میری بیٹی کو یہاں لا کر پوری طرح سے بھول گیا ہے۔۔۔۔ کام سے فرصت ہی نہیں ہے اسے۔۔۔۔"

امینہ بیگم کی بات سنتے شہر زاد کی رنگت لال ہوئی تھی۔۔۔۔ وہ ایسا نہیں بولنا چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر اب اپنے آپ کو کوسنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ کیونکہ تیر کمان سے نکل چکا تھا۔۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔۔"

اجزم نے اندر آتے با آواز بلند سلام کیا تھا۔۔۔۔

جبکہ اسے غلط ٹائم پر آتے دیکھ شہر زاد پہلو بدل کر رہ گئی تھی۔۔۔وہ بالکل اس کے سامنے آن براجمان ہوا تھا۔۔۔

"آج اتنی جلدی آگئے۔۔۔؟؟"

امینہ بیگم اجزم کو دیکھ خوش ہوئی تھیں۔۔۔وہ چاہتی تھیں کہ اجزم اور شہر زاد ایک ساتھ ٹائم گزاریں۔۔۔تب ہی تو ان کے رشتے میں بہتری آسکتی تھی۔۔۔

"جی ثاقب اور اس کی وائف کی اینورسری پارٹی ہے۔۔۔کچھ کام سے ریلیٹڈ ڈسکشنز بھی کرنی ہیں تو اس لیے وہاں جانے کا ارادہ ہے۔۔۔"

اجزم کی وارفتگی بھری نگاہیں شہزاد پر تھیں۔۔۔جو اس کی جانب دیکھنے کو بھی تیار نہیں تھی۔۔۔

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔تم ایسے کرو شہزاد کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔۔بچی اکیلے بیٹھ بیٹھ تک بار ہو جاتی ہے۔۔"

امینہ بیگم کی بات پر شہزاد نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اجزم قریشی کے ساتھ کسی پارٹی میں جانے کے خیال سے اس کی سانسیں بکھرنے لگی تھیں۔۔۔وہ جتنا اس شخص سے دور کرتی اتنا بہتر تھا اس کے لیے۔۔۔اس کی قربت شہزاد کو عجیب سے احساسات سے دوچار کر دیتی تھی۔۔۔

جن کو وہ ہمیشہ سے اگنور کرتی آئی تھی۔۔۔ مگر اب وہ کھل کر اس کے سامنے آرہے تھے۔۔۔

"وہ آسکتی ہیں بے شک۔۔۔۔ مگر شہزاد اس پارٹی میں بھی بور ہی ہو جائیں گی۔۔۔ وہاں ان کے انٹرسٹ کا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

شہزادہ انکار کرنے ہی والی تھی جب اجزم بول پڑا تھا۔۔۔ اجزم کی گہری نگاہیں شہزاد کے لبوں پر تھیں۔۔۔۔ وہ کیا بولنے والے تھے۔۔۔ اجزم پہلے ہی اس کا جواب اخذ کرتا انکار کر گیا تھا۔۔۔۔

جبکہ دوسری جانب موجود شہزاد اس کے انکار پر مشکوک ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے ساتھ رہنے کے بہانے ڈھونڈنے والا۔۔۔

اب اسے پارٹی میں لے جانے سے کیوں انکاری ہو رہا تھا۔۔۔ایسا کیا تھا وہاں۔۔۔

اسی ضد میں آتے شہرزاد نے پارٹی میں جانے کی حامی بھر لی تھی۔۔۔

"مامی جان کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے پارٹی میں جانے سے۔۔۔میں گھر زیادہ بور ہو رہی ہوں۔۔۔"

شہرزاد کا جواب سن کر اجزم نے بہت مشکل سے ہونٹ کا کونا دانتوں تلے دیتے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔۔وہ اس لڑکی کو

بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا۔۔۔ جو اس کی مرضی کے الٹ چل کر

اسے زچ کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اجزم نے جان بوجھ کر اس کے پارٹی میں آنے سے منع کیا تھا۔۔۔

کیونکہ اگر وہ ظاہر کر دیتا کہ وہ شہر زاد کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا

ہے تو شہر زاد نے انکار کر دینا تھا۔۔۔

شہر زاد تیار ہونے کے لیے اپنے روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ امینہ بیگم نے اپنے بیٹے کی چالاکی پر اسے گھورا تھا۔۔۔

شہر زاد پہلی بار ایسی کسی پارٹی میں جا رہی تھی۔۔ وہ کنفیوز تھی کہ وہ کیا پہنے۔۔۔ جب امینہ بیگم نے اسے بلیک کلر سلک کی بہت ہی خوبصورت سی ساڑھی پہننے کا مشورہ دیا تھا۔۔۔

جو بہت ہی زیادہ خوبصورت تھی۔۔۔ اس کے اوپر بلیک ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔۔ جو اسے مزید دلکش بنا رہی تھی۔۔۔۔ شہر زاد کے متناسب سے نازک سراپے پر ساڑھی بہت اچھی جچ رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنے لمبے بالوں کو کمر پر کھلا چھوڑ کر نیچے سے کرل کر دیا تھا۔۔۔ جو اس کی نازک سی کمر پر بکھرتے اسے مزید دلفریب بنا

رہے تھے۔۔۔۔لائٹ سے میک اپ اور ریڈ لپسٹک لگائے وہ اپنے ہوشربا حسن کے ساتھ اجزم قریشی کے دل پر بجلیاں گرانے کے لیے پوری طرح سے تیار تھی۔۔۔۔

امینہ بیگم نے اس کی تیاری میں بھرپور مدد کی تھی۔۔۔۔شہزاد نے گلے میں بہت پیارے نگینوں سے سجا ڈائمنڈ نیکلیس پہن رکھا تھا۔۔۔جس کے ساتھ کے ہی جھمکے اس کے کانوں میں جگمگا رہے تھے۔۔۔

ایک کلائی میں بلیک کلر کی رسٹ واچ جبکہ دوسرے میں امینہ بیگم کے پہنائے کنگن تھے۔۔۔۔پیروں میں بلیک کلر کی ہائی ہیلز پہن

کر نزاکت سے چلتی وہ باہر آئی تھی۔۔۔۔ امینہ بیگم پہلے ہی باہر جا چکی تھیں۔۔۔

جبکہ اجزم ڈرائنگ روم میں بیٹھا اس کا منتظر تھا۔۔۔۔ اس نے اس وقت بلیک کلر کا تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔۔۔۔۔ جس میں اس کی سحر انگیز شخصیت کی وجاہت میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔

وہ موبائل پر مصروف تھا جب ہیلز کی آواز پر اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔۔ اور پھر جیسے اپنی نگاہیں پلٹنا بھول گیا تھا۔۔۔ اسے سب کچھ رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ بے خودی کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ یہ لڑکی تھی یا اپسرا۔۔۔

اتنا خوبصورت بھلا کون لگ سکتا تھا۔۔۔ اجزم کو اپنی سانسوں کا بڑھتا شور پاگل کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ شہرزاد اس کی دیوانہ وار نگاہوں کے آگے پزل ہوئی تھی۔۔۔

شہرزاد کی لبوں پر سجی ریڈ لپسٹک اس کا چین و قرار لوٹ کر لے گئی تھی۔۔۔ اس کا دل ان لبوں کی گدازیت کو چھونے اور اس کی سانسوں کو محسوس کرنے کے لیے تڑپ رہا تھا۔ لیکن اس وقت وہ

کوئی بھی ایسی گستاخی سرزد کر کے اس لڑکی کو خفا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ ایک بار پھر وہ اپنے دل کی خواہش کو بہت ہی بے دردی سے رد کر گیا تھا۔۔۔۔

"کیا میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔۔۔ یا یہ میری زندگی کی سب سے دلکش حقیقت ہے۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔ آج تک جس منظر کو صرف اپنے خوابوں میں دیکھتا آیا ہوں۔۔۔ وہ اس طرح حقیقت بن کر میری زندگی کی ویرانی میں رنگ بھرنے آ جائے گا۔۔۔۔ تم بے پناہ حسن ہو۔۔۔ گلاب کی آدھ کھلی کلی کی مانند نازک اور مہکتی ہوئی۔۔۔۔"

اجزم جھکا تھا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

شہزاد نگاہیں جھکائے خاموشی سے کھڑی تھی رہی تھی۔۔

جب اجزم نے اس کی گھنیری پلکوں کا رقص دیکھتے اس کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔ جس پر شہزاد نے اپنا لرزتا کانپتا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔۔

اس لڑکی کی رویے میں آتی ان حسین تبدیلیوں پر اجزم کا دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں جیسے کی پارٹی میں داخل ہوئے۔۔۔ ہر جانب سے ان کی جوڑی کو سراہا گیا تھا۔۔۔ وہ اس محفل کی سب سے حسین اور پیاری جوڑی قرار پائی تھی۔۔۔ اجزم پورا وقت شہرزاد کے ساتھ رہا تھا۔۔ وہ بھول گیا تھا کہ وہ یہاں کسی بزنس ڈیلنگ کے سلسلے میں بھی آیا ہے۔۔۔

جبکہ چاروں جانب سے اپنی طرف اٹھتی رشک اور ستائش بھری نگاہوں پر شہرزاد کے دل میں پھول سے کھلنے لگے تھے۔۔۔ وہ اپنے دل کو اس شخص کی جانب ہمکنے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔

وہاں بہت سی لڑکیاں تھیں جو اجزم کی جانب متوجہ ہو رہی تھیں۔۔۔ مگر اجزم کی غیر ارادی نظر بھی کسی کی جانب نہیں اٹھی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے اسے ایشا اپنے قریب آتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"اجزم قریشی کیسے ہو۔۔۔؟؟ شادی کر کے دوستوں کو بھول ہی گئے۔۔۔"

ایشا شہزاد کو پوری طرح سے اگنور کرتی اجزم کے کندھے سے آن لگی تھی۔۔۔ اجزم نے ایک دم گھبرا کر شہزاد کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔جو غیر محسوس طریقے سے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ ہٹا گئی تھی۔۔۔۔ جبکہ اجزم نے فوراً اسے فاصلے پر کیا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں ایشا تم کیسی ہو۔۔۔؟؟؟تم نے ٹھیک کہا۔۔۔ میں شادی کر کے سب کچھ بھول گیا ہوں۔۔۔جب آپ کو آپ کی محبت مل جائے تو آپ ایسے ہی دنیا کو فراموش کر جاتے ہو۔۔۔۔ جیسا میرے ساتھ ہو رہا ہے۔۔۔۔اپنی ازدواجی زندگی میں اتنا خوش ہوں کہ مجھے اپنی بیوی کے سوا کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔۔۔"

اجزم شہزاد کے گرد اپنے بازو کا حصار قائم کرتا اسے دھیرے سے اپنی قریب کر گیا تھا۔۔۔اجزم کی باتوں نے ایشا پر بہت کچھ واضح کر دیا تھا۔۔۔جو جان کر ایشا نے ایک ناگواریت بھری نگاہیں شہزاد کے دلنشیں سراپے پر ڈالی تھی۔۔۔اور اجزم کے سامنے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔
وہ نجانے کب سے اجزم کو پسند کرتی آئی تھی۔۔۔

مگر اس لڑکی نے کچھ ہی وقت میں آکر اجزم کو اس سے چھین لیا تھا۔۔۔ایشا کو یہی لگا تھا کہ اجزم صرف اس کا ہے۔۔۔وہ اسے ہی ملے گا۔۔۔امینہ بیگم نے اسے اسی وجہ سے اجزم کی کیئر

کرنے کا کہا ہے۔۔۔ مگر اس شہر زاد کے بیچ میں آنے کی وجہ سے سب خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔

اجزم کی آنکھوں میں موجود شہر زاد کے لیے بے پناہ چاہت سے صاف پتا چل رہا تھا۔۔۔ کہ وہ کبھی شہر زاد کو نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔ کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟؟ اجزم قریشی نے منہ نہیں لگایا تمہیں۔۔۔"

وہ دور کھڑی جلتی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جب حسام اس کے قریب آتے اپنی نفرت آمیز نگاہیں شہر زاد اور اجزم پر جما گیا تھا۔۔۔ جو ایک ساتھ کھڑے بہت ہی پرفیکٹ لگ رہے

تھے۔۔۔اجزم کے کندھوں تک آتی شہر زاد۔۔۔اس کے کسرتی وجود کے ساتھ لگی کھڑی نازک سے گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ جس کے چہرے پر چھائی رونق حسام کو مزید آگ لگا گئی تھی۔۔۔

اس لڑکی کو اتنا خوش اس نے آج تک کبھی اپنے ساتھ بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔ جتنا اس وقت اجزم کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔۔۔ بلکہ اس نے تو کبھی شہر زاد کو اپنے ساتھ خوش دیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔نہ اسے خوش رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ شہر زاد نے ہمیشہ اس کے ساتھ موجود رشتے کو اہمیت دی تھی۔۔۔ اسے اپنا شوہر مان کر

عزت دی تھی۔۔۔۔ مگر حسام نے آج تک اس پر شک کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔۔ اسے بے عزت کرتا رہا تھا۔۔۔۔

شہزاد اجزم قریشی جیسا انسان ہی ڈیزرو کرتی تھی۔۔۔۔ جو اسے اپنے دل کی ملکہ بنا کر رکھے۔۔۔۔

"تمہاری وجہ سے وہاں ہے یہ سب۔۔۔ اگر تم اس شہزاد کا طلاق نہ دیتے تو اجزم میرے ساتھ ہوتا۔۔۔۔"

ایشا نے مڑ کر زہر خند لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔۔ لیکن اگر تم اور تمہاری دوست فاریہ ساتھ دو تو ابھی ان دونوں کے بیچ ایسی دڑار پیدا کی جا سکتی ہے۔۔۔۔ جو

ان دونوں کے رشتے کے خاتمے کا باعث بن سکتی ہے۔۔۔۔ اجزم قریشی کو توڑنا آسان نہیں ہے۔۔۔ مگر شہر زاد اجزم پر اتنا بھروسہ نہیں کرتی۔۔۔ اسے آرام سے اجزم سے دور کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔"

حسام کی بات پر ایشا کے چہرے پر بھی امید پیدا ہوئی تھی۔۔۔ ثاقب کی بیوی فاریہ ایشا کی بہت اچھی دوست تھی۔۔۔ جس کے ساتھ دینے سے وہ اپنے پلان پر عمل کر سکتے تھے۔۔۔۔

"یہ نشے آور گولیاں ہیں۔۔۔۔ جو اجزم قریشی کے دماغ کو کچھ وقت کے لیے بالکل مفلوج کر دیں گی۔۔۔۔ اس دوران تم اجزم

کے قریب آؤ گی اور شہر زاد کی نگاہوں کے سامنے ایسے پیش کیا جائے گا کہ اجزم اور تمہارے درمیان کچھ ہیں۔۔۔ اگر شہر زاد نے اپنی آنکھوں سے یہ سب دیکھ لیا تو وہ کبھی بھی اجزم پر بھروسہ نہیں کرے گی۔۔۔۔ وہ اس سے مزید دور ہو جائے گی۔۔۔۔ یا شاید اسے چھوڑ دے۔۔۔۔"

حسام نے بہت ہی ہوشیاری کے ساتھ ساری پلان ترتیب دیا تھا۔۔۔ جس میں پوری طرح سے اس کا فایدہ ہو رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ اگر یہ پلان کام نہ کرتا تو ایشا کا امیج اجزم قریشی کے آگے مزید خراب ہو جاتا۔۔۔۔

ایشا اس وقت اس بارے میں سوچ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔۔ اسے ہر قیمت پر اجزم چاہئے تھا۔۔۔ جس کے لیے وہ کسی بھی حد تک گرنے کو تیار ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس نے اس کام کے لیے فاریہ کو بھی ساتھ ملا لیا تھا۔۔۔۔ جو اپنی دوست کی ایموشنل بلیک میلنگ میں آکر یہ غلط کام کرنے کے لیے راضی ہو گئی تھی۔۔۔

حسام نے ویٹر کو بھاری رقم دیتے اجزم قریشی کی ڈرنک میں وہ نشہ آور دوا بھاری مقدار میں ملانے کو کہا تھا۔۔۔ جس سے کچھ وقت کے لیے اس کا دماغ پوری طرح سے مفلوج ہو جانا تھا۔۔۔ اجزم کے حواس اس کے اختیار سے باہر ہو جانے تھے۔۔

حسام ابھی تک ان لوگوں کے سامنے نہیں آیا تھا۔۔۔وہ یہ بتانا ہی نہیں چاہتا تھا کہ وہ یہاں موجود ہے۔۔۔ورنہ اجزم ساری بات سمجھ جاتا۔۔۔

ویٹر ٹرے اٹھائے اجزم کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ان تینوں کی نگاہیں اجزم پر تھیں۔۔۔جس نے وہ گلاس تھام لیا تھا۔۔۔اجزم کو وہ جوس پیتے دیکھ ایشا نے فاریہ کو شہزاد کے پاس جانے کا کہا تھا۔۔۔

جو اسے اجزم سے کچھ دیر کے لیے الگ کر کے اجزم کو اندر لے جانے کا پلان رکھتے تھے۔۔۔

فاریہ نے ویسے ہی کیا تھا۔۔۔

"اجزم بھائی جانتے ہیں ہم کہ آپ اپنی وائف سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔ مگر تھوڑی دیر کے لیے ہمیں بھی بھابھی سے بات کرنے کا موقع دے دیں۔۔۔"

اجزم ثاقب سے باتوں میں مصروف تھا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ کولڈ ڈرنک کو بھی گھونٹ گھونٹ اندر اتار رہا تھا۔۔۔ فاریہ کی بات پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔ جبکہ شہزاد یہاں موجود کی کھلم کھلا بے باکی پر جھینپ کر رہ گئی تھی۔۔۔ کیسے ہو لوگ کچھ بھی کہہ دیتے تھے سرِ عام۔۔۔

حیا نام کی کوئی شے نہیں تھی۔۔۔

اجزم نے شہزاد کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔۔۔ جس پر فاریہ اسے لیے دوسری جانب بڑھ گئی تھی۔۔ شہزاد کو ہمیشہ سے یہ پارٹیز وغیرہ پسند نہیں تھیں۔۔۔ اس لیے وہ یہاں ان ماڈرن لوگوں کے بیچ کافی بورنگ فیل کر رہی تھی۔۔۔

اسے فاریہ کے ساتھ کھڑے رہ کر ان لڑکیوں کی باتیں کچھ خاص پسند نہیں آئی تھیں۔۔۔ اس کی متلاشی نگاہیں اجزم کو ڈھونڈنے لگی تھیں۔۔ جواب اپنی جگہ پر نہیں تھا۔۔ شہزاد کی بھٹکتی نگاہیں

چاروں جانب تھیں اسے اجزم کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔جب فاریہ اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

"اجزم بھائی کو ڈھونڈ رہی ہیں۔۔۔؟؟؟انہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے اندر جاتے دیکھا ہے۔۔۔۔شاید کسی کام سے اندر گئے ہیں۔۔۔۔ آپ جا کر دیکھ سکتی ہیں۔۔۔"

فاریہ کے بتانے پر شہزاد اس کا شکریہ ادا کرتی اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔فاریہ نے فوراً سے ایشا کو الرٹ کیا تھا۔۔۔

شہر زاد نے اندر قدم رکھا تھا۔۔۔ وہاں ایک روم تھا جہاں سے

سدرے ایشا کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔۔ جس میں اجزم کا نام بھی

شامل تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے پردہ ہٹاتی آگے ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر سامنے کا منظر

شہر زاد کے پیروں تلے سے زمین سر کا گیا تھا۔۔۔۔ اجزم صوفے

پر نیم دراز تھا۔۔۔ جبکہ ایشا نا قابلِ اعتراض حد تک اس کے

قریب تھی۔۔۔۔ اجزم کے دونوں ہاتھ ایشا کی کمر پر تھے۔۔۔۔ وہ

پوری طرح سے اجزم کے اوپر گری ہوئی تھی۔۔۔۔ اور اس سے

اپنی محبت کا اظہار کرتی کھکھلا رہی تھی۔۔۔۔

"اجزم قریشی اب ختم کرو شہزاد کے ساتھ اس فضول سے رشتے کو۔۔۔ تمہاری ضد پوری ہو تو چکی ہے۔۔۔ میں جانتی ہوں تم نے میرے کہنے پر اسے اپنے بیڈروم تک میں جگہ نہیں دی۔۔۔ دل میں دینا تو بہت دور کی بات ہے۔۔ لیکن میں چاہتی ہوں تم اسے اپنے گھر سے بھی نکال دو۔۔۔۔ تم تمہارا گھر۔۔۔۔ تمہارا دل سب پر میرا قبضہ ہے۔۔۔۔ بتا کیوں نہیں دیتے اسے۔۔۔۔۔ وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔۔۔ ایک طلاق یافتہ لڑکی۔۔۔ جو صرف حلالہ کی خاطر تمہارے قریب آئی ہے۔۔۔ اور تم اب صرف اپنی

ضد پوری کرنے کی خاطر اسے اپنے ساتھ باندھے ہوئے ہو۔۔۔"

ایشا کے لبوں سے نکلتے الفاظ شہر زاد کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہوئے تھے۔۔۔ یہ لڑکی ان کے رشتے کے بارے میں سب کچھ جانتی تھی۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ اجزم نے اسے ساری باتیں بتا رکھی تھیں۔۔۔۔ اور اب ان کی یہ نزدیکی۔۔۔۔

شہر زاد کے دل کا خون ہوا تھا۔۔۔۔ اسے ابھی کچھ لمحے پہلے تک اس بات پر یقین ہو چکا تھا کہ اجزم قریشی واقعی اس سے سچی محبت

کرتا ہے۔۔۔ مگر اب اسے اپنی ساری خوش فہمی ملیامیٹ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس کا وہم سچ نکلا تھا۔۔۔ اجزم قریشی صرف اپنی ضد پوری کرنے کے لیے یہ سب کر رہا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے جاتی ثاقب تیزی سے اندر آیا تھا۔۔۔ جب سامنے کا منظر اسے بھی ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"ایشا یہ کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟؟؟'

ثاقب اتنی اونچی آواز کی دھاڑا تھا۔۔ کہ باہر کھڑی فاریہ بھی لرزتی ٹانگوں کے ساتھ اندر آگئی تھی۔۔۔ ایشا تیزی سے اجزم سے دور ہوئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ شہزاد یہاں کھڑی

ہے۔۔۔ مگر شہر زاد کے پیچھے ثاقب بھی آجائے گا۔۔۔ یہ ان کے پلان کا حصہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

شہر زاد نے پتھرائی نگاہوں سے اجزم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اپنی پیشانی مسلتا نا سمجھی سے اپنے قریب کھڑی ایشا کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے اس کی نگاہیں شہر زاد کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ جو بھیگے چہرے کے ساتھ اسے دیکھتی وہاں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔

"شہر زاد۔۔۔۔۔"

اجزم تیزی سے اٹھا تھا۔۔۔ مگر اس کا سر اتنی بری طرح سے چکرا گیا تھا کہ وہ واپس پیچھے صوفے پر ڈھے گیا تھا۔۔۔۔ ثاقب نے فوراً آگے بڑھتے اسے تھاما تھا۔۔۔۔

"کیا کیا ہے تم لوگوں نے اجزم کے ساتھ۔۔۔۔ کیا پلایا ہے اسے۔۔۔؟؟؟'

ثاقب نے نفرت آمیز نگاہوں سے اپنی بیوی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ایشا نے کیا کیا تھا اسے اس بات کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ لیکن اس کی اپنی بیوی جس سے وہ اتنی محبت کرتا تھا وہ اس کے

دوست کی بربادی کی وجہ بنے گی ثاقب کو بے پناہ افسوس ہوا

تھا۔۔۔

فاریہ اس وقت ثاقب سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔۔ اور

ثاقب اجزم سے۔۔۔۔ جسے بہت زیادہ فورس کر کے اس نے آج

یہاں بلایا تھا۔۔۔

فاریہ نے جلدی سے ویٹر سے کہہ کر دوسری ڈرنگ منگوائی

تھی۔۔۔ جو شاید اجزم کے اعصاب کو تھوڑا بہتر کر سکتی تھی۔۔۔۔

"اجزم یہ پی لو۔۔۔۔"

ثاقب نے گلاس اجزم کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔ جیسے لیتے اجزم غصے کی انتہا پر پہنچتا اسے دیوار سے مار گیا تھا۔۔۔

"دوبارہ کبھی تم سب میرے سامنے مت آنا ورنہ کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔"

اجزم ان سب پر قہر آلود نگاہیں ڈالتا وہاں سے اٹھا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا اچھا رہا تھا۔۔۔ اسے بہت ہیوی ڈوز دی گئی تھی۔۔۔۔

مگر وہ بہت زیادہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔۔۔۔ اپنے اعصاب کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے وہ گاڑی میں آن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

شہرزاد پہلے ہی اکیلے وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔۔اجزم جلد از جلد

وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ شہرزاد خود کو کسی قسم کی بھی اذیت دے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بھابھی آپ تو بہت کیوٹ ہو۔۔ ہمارے اس جلاد دوست کو کیسے

سنبھال رہی ہیں۔۔۔۔"

ان سب لوگوں کو معصوم سی اشنور بہت پسند آئی تھی۔۔ وہ اس

وقت زریاب کے فارم ہاؤس پر موجود تھے۔۔۔ جو بہت زیادہ

خوبصورت تھا۔۔۔ آج پہلی بار انہوں نے اپنے ساتھ کسی کو

شامل کیا تھا۔۔۔ ورنہ کبھی بھی انہوں نے کسی کو بھی اپنے گروپ میں نہیں ملایا تھا۔۔۔

لیکن اشنور زریاب کی وجہ سے ان سب کو بہت اہم ہو گئی تھی۔۔۔۔ انہیں اشنور شروع سے ہی بہت پسند تھی۔۔۔۔ جو تھوڑے بہت ڈاؤٹس تھے وہ بھی زریاب کے منہ سے اس کی تعریف سن کر ختم ہو گئے تھے۔۔۔ زریاب نے کبھی اشنور کو نہیں بتایا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنے دوستوں میں اس کی بہت تعریف کرتا تھا۔۔۔۔ ان سب کو زریاب کی زندگی میں اشنور کی اہمیت کا بہت اچھے سے اندازہ تھا۔۔۔۔

"بہت مشکل سے۔۔۔۔۔"

رافعہ کے سوال پر اشنور نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔۔۔ اس بات سے انجان کے دروازے کے باہر کھڑا زریاب اپنی یہ تعریف سن چکا ہے۔۔۔۔۔

"میری معصوم سی بیوی کو میرے خلاف ورغلانے کی کوشش مت کرو۔۔۔۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔۔۔ تمہاری باتوں مین میں بالکل نہیں آئے گی۔۔۔"

زریاب اشنور کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوتے بولا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں اس وقت سی گرین لباس میں ملبوس اشنور کے

چہرے پر تھیں۔۔۔جو اس کے دوستوں کے بیچ کافی انجوائے کر

رہی تھی۔۔

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔

زریاب کی بات پر جہاں باقی سب مسکرائے تھے وہیں اس کی باتوں

میں چھپے طنز پر اشنور نے اس سے نگاہیں چرالی تھیں۔۔

کچھ ہی دیر بعد توصیف کے اصرار پر وہ سب باہر آگئے تھے۔۔۔

ان سب کو ہی کرکٹ بہت پسند تھا۔۔۔ہمیشہ یہاں آکر کرکٹ

کا میچ ضرور کھیلا جاتا تھا۔۔۔

آج بھی دو ٹیمیں بنائی گئی تھیں۔۔۔ ایک میں فائق، مسکان، توصیف اور اشنور تھے۔۔۔ جبکہ دوسری ٹیم میں زریاب، رافعہ، کنزا اور اسجد تھے۔۔۔

اشنور کو مخالف ٹیم میں جاتے دیکھ زریاب مسکرایا تھا۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں مجھ سے ہارنے کی عادت ہو چکی ہے۔۔۔"

زریاب ہمدانی کو اپنی جیت پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔ میچ شروع ہونے سے پہلے وہ اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ باقی سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔۔۔

"زریاب ہمدانی اوور کانفیڈنس اچھا نہیں ہوتا۔۔۔میں اب تک نہیں ہاری آپ سے۔۔۔"

اشنور نے اس کی یاد دہانی کروائی تھی۔۔۔اپنے دوپٹے کو کمر پر باندھتے وہ بالوں کو جوڑے میں مقید کر گئی تھی۔۔۔۔زریاب ہمدانی اسے اپنے آپ کو ہرانے کی تیاری کرتے دیکھ کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔

"آج سے ہار ماننے کی عادت ڈال لینا۔۔۔کیونکہ زریاب ہمدانی اپنے آگے کسی کو جیتنے نہیں دیتا۔۔۔"

زریاب اس کی جانب جھکتا اس کے گال پر اپنے لب رکھتا فوراً سے دور ہوا تھا۔۔۔ اشنور کا گال اس کے لمس پر فوراً سے لال ہوا تھا۔۔۔ وہ اس کی اس حرکت پر گڑبڑاتی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ اس نے گھبرا کر زریاب کی دوستوں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جن میں سے کوئی بھی ان کی جانب متوجہ نہیں تھا۔۔۔۔

"کیوٹ۔۔۔"

اس کے سرخ گال کو گہری شوخ نگاہوں سے دیکھتا وہ واپس پلٹ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ اب باقی سب بھی اس جانب آنے لگے تھے۔۔۔۔

میچ شروع ہو چکا تھا۔۔۔پہلے اشنور والی ٹیم نے بیٹنگ کی تھی۔۔۔ زریاب اور اسجد بہت فاسٹ باؤلنگ کروا رہے تھے۔۔۔فائق اور مسکان آؤٹ ہو چکے تھے۔۔۔۔توصیف کھیل رہا تھا۔۔۔جبکہ آخر پر اشنور کی باری تھی۔۔۔۔اتنا جلدی آؤٹ ہونے پر ان سب کی شکلیں اتری ہوئی تھیں۔۔اشنور کو کچھ خاص کھیلنا نہیں آتا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری ٹیم بھرپور انجوائے کر رہی تھی۔۔۔جب اسی لمحے زریاب اسے کلین بولڈ کرتا ان کی رہی سہی امید بھی ختم کر گیا تھا۔۔۔اب ان کے پاس صرف اشنور ہی تھی۔۔۔

جو پہلے ہی زریاب کی فاسٹ باؤلنگ پر گھبر اچکی تھی۔۔۔۔

جبکہ زریاب اسے اپنے سامنے دیکھ اب کچھ زیادہ ہی خوش تھا۔۔۔۔ اتنا مزا اسے آج تک کبھی کھیلنے میں نہیں آیا تھا۔۔۔ جتنا آج آرہا تھا۔۔۔ اس کی خوشی کے لیے اشنور کی موجودگی ہی کافی تھی۔۔

"چلو دیکھتا ہوں کیسے تم اپنی بیوی کو فاسٹ باؤلنگ کرواتے ہو۔۔۔۔۔"

اسجد نے اسے چھیڑا تھا۔۔۔ مگر زریاب ہمدانی کو پرواہ نہیں تھی کسی کی بھی۔۔۔۔

اس نے گھبراتی اشنور کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے بہت دھیرے سے باؤلنگ کروائی تھی۔۔ جس کے اشنور نے آرام سے چھکا مار دیا تھا۔۔۔۔

جبکہ بال اٹھا کر لانے کے بجائے اس کے سارے دوست منہ کھولے حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ زریاب ہمدانی کو چھکا مارا تھا۔۔ وہ بھی اشنور نے جسے ٹھیک سے بیٹ پکڑنا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔

لیکن زریاب کی نظریں تو اس کے خوشی سے کھلتے چہرے پر تھیں۔۔۔ اشنور کی مسکراہٹ اس کے اردگرد روشنیاں بکھیر

دیتی تھی۔۔۔ بھلا اس سے بڑھ کر بھی کوئی جیت ہو سکتی تھی اس کے لیے۔۔۔

اس کے بعد زریاب نے ویسی ہی باؤلنگ رکھی تھی۔۔۔ جس کے بعد اشنور ویسے ہی کھیلتی رہی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی ان کی ٹیم بہت اچھا مارجن دے چکی تھی۔۔۔۔

"زریاب ہمدانی تم ہمیں مجنوں بولتے تھے۔۔۔۔ لیکن آج تمہاری حالت دیکھ کر سمجھ آرہا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں ہیں۔۔"

اسجد نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"میں نے اسے اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا۔۔۔اس کی اس ہنسی کی خاطر زریاب ہمدانی اپنی زندگی ہار سکتا ہے۔۔۔ یہ معمولی سی ہار تو کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔"

زریاب کی نگاہیں اپنی ٹیم کے ساتھ کھکھلاتی اشنور پر تھیں۔۔۔وہ تھوڑے سے وقت میں اس کے دوستوں کے ساتھ گھل مل چکی تھی۔۔۔

اب زریاب کی ٹیم کی بیٹنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔

کنزا کے آؤٹ ہونے کے بعد زریاب آیا تھا۔۔۔

جبکہ دوسری جانب فائق باؤلنگ کروا رہا تھا۔۔۔ جس پر زریاب آرام سے سکور کر رہا تھا۔۔۔ اگر وہ ایسے ہی کھیلتا رہتا تو اس نے اکیلے ہی جیت جانا تھا۔۔۔ جو دیکھ اگلا اوور انہوں نے اشنور کو دیا تھا۔۔۔

اشنور اب زریاب کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔ دھوپ پر کھڑے ہونے کی وجہ سے اس کی رنگت بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔

اس کی سیاہ زلفیں جوڑے سے نکل کر اس کے حسین چہرے کے ساتھ چپک چکے تھے۔۔۔

زریاب سے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلنا مشکل ہوا تھا۔۔۔ اشنور نے باؤلنگ کروائی تھی۔۔۔ بال کی جانب دھیان نہ ہونے کی وجہ سے وہ مس ہوئی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کی ٹیم کے لوگ سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔

"بھابھی اس بال پر زریاب آؤٹ ہونا چاہیے۔۔۔۔"

توصیف کو لگ رہا تھا کہ آج پہلی بار زریاب کی مخالف ٹیم میں کھیل کر وہ جیتنے والا تھا۔۔۔

توصیف کی بات پر اشنور نے اثبات میں سر ہلاتے باؤلنگ کروانے سے پہلے زریاب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اسی کی جانب دیکھ رہا

تھا۔۔۔اسے متوجہ دیکھ اشنور نے دھیرے سے اپنی داہنی آنکھ کا کونا دبایا تھا۔۔۔زریاب اپنی جگہ شاک ہوا تھا۔۔۔اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔

اشنور نے باؤلنگ کروائی تھی۔۔جس پر زریاب ہمدانی کلین بولڈ ہوا تھا۔۔۔جو دیکھ اشنور کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہا تھا۔۔۔ وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔

وہ ہار چکا تھا۔۔مگر اتنا خوش تھا۔۔جبکہ اس کے دوست اتنے حیران۔۔۔

کیونکہ زریاب کو ہار بالکل بھی پسند نہیں تھی۔۔۔چاہے وہ ہار

چھوٹی ہو یا بڑی اس کا غصہ دیکھنے لائق ہوتا تھا۔۔۔۔مگر آج ہار

کر بھی وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔کیونکہ اسے ہرانے والی اشنور

تھی۔۔۔

جس کے آگے وہ بار بار ہارنا چاہتا تھا۔۔۔

اشنور کچن میں آئی تھی۔۔۔جب زریاب بھی اس کے پیچھے آیا

تھا۔۔۔

"مبارک ہو تم جیت گئی ہو۔۔۔"

زریاب کی آواز سن کر اشنور کا گلاس تھاما ہاتھ اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔

وہ پلٹی تھی۔۔۔۔جب زریاب چلتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔۔

اشنور اپنی حرکت پر اس سے نگاہیں چراتی اس وقت اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔"

اشنور اس کے قریب آنے پر پیچھے ہوتی سلیب کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔

"مجھے ہرایا ہے تم نے۔۔۔۔ چھوٹی سی ٹریٹ تو بنتی ہے۔۔۔"

اس کی بات پر اشنور نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مگر زریاب اسے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اس کے لبوں پر جھکتا اسے کپکپا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"یہ میچ میں کی گئی گستاخی کا بدلہ ہے۔۔۔۔ ویسے مجھے مینگو جوس کا ٹیسٹ کبھی اتنا میٹھا نہیں لگا۔۔۔"

وہ اس کے مزید لال پڑتے ہونٹوں کو خمار آلود نگاہوں سے دیکھتا اس کے کانپتے وجود اور بکھرتی سانسوں کو وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

اس کی گستاخی والی بات سمجھتے اشنور کی دھڑکنیں سینے میں سمٹ گئی تھیں۔۔۔ مگر اس کی جوس والی بات پر الجھتے۔۔۔۔ اشنور کی نظر جیسے ہی اپنے ہاتھ میں پکڑے جوس کے آدھے گلاس پر پڑی اس کے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔

"بے شرم، بے ہودہ انسان۔۔۔"

اپنے لبوں پر اس کے دہکتے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتی وہ اپنے دھڑکنوں کے انتشار کو نہیں سنبھال پائی تھی۔۔۔۔

جب اسی لمحے اسے باہر سے زریاب کے اونچا اونچا بولنے کی آواز آئی تھی۔۔۔جیسے وہ کسی سے لڑ رہا ہو۔۔۔اشنور گھبرا کر تیزی سے باہر آئی تھی۔۔۔

مگر باہر کا منظر اس کے دل کو ہولا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اسجد کا موبائل ایک جانب چکنا چور ہوا پڑا تھا۔۔۔زریاب غصے سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔جبکہ وہ سب مجرموں کی طرح ایک جانب سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔

اشنور قریب آئی تو اسے سارے معاملے کی سمجھ آئی تھی۔۔۔

اس کے دوستوں کو یاسین ہمدانی سے رابطہ تھا۔۔۔جو آج اتفاقاً

زریاب کے سامنے آگئی تھی۔۔ زریاب نے کسی کام سے اسجد کا موبائل لیا تھا۔۔۔ جب اسی لمحے اسے یاسین ہمدانی کا میسج آیا تھا۔۔۔ جو دیکھ زریاب نے جیسے ہی اسے اوپن کیا۔۔۔ اب تک کی اسجد کی ان سے ہوئی ساری چیٹ سامنے آگئی تھی۔۔۔

جس میں اسجد نے انہیں زریاب کے بارے میں چھوٹی چھوٹی ساری باتیں بتائی ہوئی تھیں۔۔۔ اور ان سے ہوئی سارے دوستوں سے ملاقات کرنے کی بھی ٹائمنگ ڈسکس کی گئی تھی۔۔ جو دیکھ زریاب کو سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا کہ یہ لوگ بہت بار اس کے باپ سے مل چکے تھے۔۔۔۔

'دوبارہ کبھی مجھے اپنی صورت مت دیکھانا۔۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تم لوگوں سے بھی دھوکا کھاؤں گا۔۔۔۔تم لوگ تو میری اس شخص سے نفرت کے بارے میں آگاہ ہو۔۔۔پھر بھی یہ سب کیا۔۔۔"

یہ بات زریاب ہمدانی کو غصے سے پاگل کر گئی تھی۔۔۔۔ان سب نے اپنی صفائی دینے اور زریاب سے اس بات کی معافی مانگنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔۔

مگر زریاب ان کی بات تک سننے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ان لوگوں سے اپنی دوستی اسی مقام پر ختم کرتا وہ وہاں سے آگیا تھا۔۔۔جبکہ

اشنور اس کا یہ جلالی انداز دیکھ وہیں سہم گئی تھی۔۔۔زریاب اتنے غصے میں تھا کہ وہ اس کا غصہ کم کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں بول پائی تھی۔۔۔

اس نے زریاب کا یہ غضبناک انداز پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔وہ اس سے بھی کوئی بات کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔اس نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

چکراتے سر کے ساتھ کتنی مشکل سے وہ گاڑی ڈرائیو کر کے گھر پہنچا تھا یہ وہی جانتا تھا۔۔۔

"سر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

اسے لڑکھڑاتے دیکھ گارڈ قریب آیا تھا۔۔۔جب اجزم کے کہنے پر وہ فوراً بھاگ کر لیموں کا جوس نکال لایا تھا۔۔۔۔ جس میں اچھی خاصی مقدار میں نمک ڈالا گیا تھا۔۔۔ اجزم نے پوری بوتل ایک ہی سانس میں ختم کر دی تھی۔۔۔

اجزم کو آپ اپنا نشہ کافی حد تک اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ تیزی سے شہزاد کے روم کی جانب بڑھا تھا۔ اس کے اعصاب ابھی پوری طرح سے اس کے کنٹرول میں نہیں تھے۔۔۔

دروازہ دھکیلتے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔ جہاں سامنے ہی وہ بیڈ پر

اوندھے منہ گری بری طرح سے سسکتی نظر آئی تھی۔۔۔ اجزم

کچھ بول یا کر نہیں پا رہا تھا مگر وہ ایشا کے بولے جانے والے تمام

الفاظ سن سکتا تھا۔۔۔ اس لڑکی نے جتنی بھی بکواس کی

تھی۔۔۔ اجزم کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کی گردن دبوچ

لے۔۔۔ مگر اس وقت وہ کچھ نہیں کر پایا تھا۔۔

اور یہ لڑکی مزید اس سے بدگمان ہو کر یہاں آگئی تھی۔۔۔

اجزم کی نگاہیں شہزاد کے دلفریب سراپے سے الجھ کر رہ گئی

تھیں۔۔۔ بے دھیانی میں وہ اپنے حلیے کا خیال نہیں کر پائی تھی۔۔

اسے امید نہیں تھی کہ اجزم قریشی اب بھی اس کے سامنے آئے گا۔۔۔

شہرزاد کی ساڑھی کا پلو کمر سے پھسل گیا تھا۔۔ جس کی وجہ سے اس کا بالوں کے نیچے سے جھانکتی اس کی دودھیا گردن اور کمر کا اوپری حصہ اجزم قریشی کے دل کے جذبات کو بری طرح سے چھیڑ گئے تھے۔۔

اپنی قریب آتی بھاری قدموں کی چاپ پر شہرزاد اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"شہر زاد۔۔۔ایک بار میری بات سن لو۔۔۔۔ تم نے جو دیکھا ہے وہ سچ نہیں ہے۔۔۔وہ سب جھوٹ پر مبنی ایک فریب تھا۔۔۔ جو ہم دونوں کو دور کرنے کے لیے بچھایا گیا تھا۔"

اجزم کے بولے جانے والے الفاظ شہر زاد کو مزید آگ لگا گئے تھے۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتی اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔اور اپنی پوری قوت کا استعمال کرتی ایک زور دار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کر گئی تھی۔۔۔

اجزم نے اپنی مٹھیاں سختی سے میچی تھیں۔۔۔۔اس نے لال آنکھوں سے اپنے سامنے کھڑی شہرزاد کو دیکھا تھا۔۔۔جس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔میک اپ کافی حد تک مٹ چکا تھا۔۔ مگر ہونٹوں پر سجی لپسٹک اپنی جگہ پر ہنوز تھی۔۔۔

اس کے بال اس کے نازک سے وجود کی رعنائیوں کو ڈھانپنے میں ناکام ہو رہے تھے۔۔۔اس کی ساڑھی کا پلو بس کندھے سے ڈھلکنے کو تھا۔۔۔جس کا شہرزاد کو اس وقت کوئی ہوش نہیں تھا۔۔۔مگر اس قاتلانہ روپ میں وہ اجزم قریشی کے ہوش مزید اڑا گئی تھی۔۔۔۔

اس کے اعصاب پہلے ہی پوری طرح سے اس کے کنٹرول میں نہیں تھے۔۔۔

"تم ایک جھوٹے اور مکار انسان ہو۔۔۔۔ جب اس لڑکی سے ہی اتنی محبت کرتے تھے تو مجھ سے شادی کیوں کی۔۔۔ میں جانتی تھی کہ تم یہ سب صرف اپنی ضد کے تحت کر رہے ہو۔۔۔ کب پوری ہو گی تمہاری یہ گھٹیا ضد۔۔۔ بولو۔۔۔۔ میرا تماشا بنا کر ابھی سکون نہیں ملا تم لوگوں کو۔۔۔ تم نے ہمارے تعلق کے بارے میں سب کچھ بتا رکھا ہے اس لڑکی کو۔۔۔ تم نے ہی اس کے کہنے پر مامی جان کو ایسا کرنے کا کہا۔۔۔ تاکہ تمہاری اس محبوبہ کو کوئی مسئلہ نہ

ہو۔۔۔میں پہلے سے ہی جانتی تھی کہ تم مجھ سے محبت نہیں

کرتے۔۔۔۔ تم بہت برے انسان ہو۔۔۔۔ اس دنیا میں مجھے سب

سے زیادہ تم نے ہرٹ کیا ہے۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی میں

تمہیں۔۔۔۔ تم مجھے پارٹی میں بھی ساتھ اسی لیے نہیں لے جانا

چاہتے تھے نا۔۔۔ تاکہ اس لڑکی کے ساتھ ٹائم گزار سکو۔۔۔ جاؤ

اسی لڑکی کی بانہوں میں۔۔۔ یا پھر اسے یہاں لے آؤ۔۔۔ اسے

حاصل کرنے کے لیے اتنے پاگل ہو رہے ہو تو۔۔۔۔ اب کیوں

آئے ہو میرے پاس۔۔۔ میری ذات کا تماشا دیکھنے۔۔۔"

شہر زاد اس وقت بری طرح سے روتی اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔۔اسے رہ رہ کر وہ منظر یاد آ رہا تھا۔۔۔جس میں وہ لڑکی اجزم کے اتنے قریب تھی۔۔۔

شہر زاد روتے ہوئے وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔جب اجزم نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔۔ شہر زاد سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔

اجزم کے حواس آہستہ آہستہ لوٹ رہے تھے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ شہر زاد اس سے دور جانے کی کوشش کر پاتی جب اجزم اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا اس کے سرخ ہونٹوں پر جھکا

تھا۔۔۔ شہرزاد نے مزاحمت کرنی چاہی تھی۔۔۔ مگر اجزم اسے دور جانے کا زرا سا بھی موقع دیئے بغیر اس کے لبوں کو پوری چاہت کے ساتھ اپنی قید میں لے گیا تھا۔۔۔

شہرزاد کو اس وقت اجزم قریشی سے کسی ایسی گستاخی کی امید نہیں تھی۔۔ اس شخص کی شدتوں پر شہرزاد جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔ وہ اس وقت پوری طرح سے ہوش میں نہیں تھا۔۔ مجھے مگر اس کی سانسوں پر اپنی دیوانگی اور محبت کی چھاپ چھوڑتا وہ شہرزاد کے حواس چھین گیا تھا۔۔۔

شہر زاد نے اس کی گردن پر اپنے ناخن گاڑھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر اجزم اس کا دیا ہر زخم برداشت کرتا۔۔۔ آج اسے خود سے دور جانے کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

شہر زاد جتنا پیچھے ہونے اور اسے دور دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی اجزم اتنا ہی اس کے قریب آرہا تھا۔۔۔ وہ اس کی سانسوں کو آج پوری طرح سے اپنے اندر جذب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

شہر زاد کے ناخنوں کے وار سے اس کی گردن سے خود نکلنے لگا تھا۔۔۔ مگر اجزم قریشی کو اس وقت ہوش نہیں تھا۔۔۔ اس کے دماغ پر چھایا نشہ اب اس لڑکی کی قربت کی خماری میں تبدیل ہوتا

اسے پوری طرح سے اس کے ہوش بھلا رہا تھا۔۔۔ شہزاد پیچھے ہوتی بالکل بیڈ سے آن لگی تھی۔۔۔۔ اجزم اسے اپنے بے پناہ قریب کیے ہوئے تھا۔۔۔

"میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں جاناں۔۔۔ کب یقین کرو گی میری محبت کا۔۔۔ یہ سب لوگ تمہیں مجھ سے چھیننا چاہتے ہیں۔۔۔ میں تمہارے سوا کبھی کسی لڑکی کے قریب نہیں گیا۔۔۔ ایشا نے وہ سب جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔ میری ڈرنک میں نشہ ملا کر۔۔۔ میں صرف اور صرف تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔ کیسے یقین دلاؤں تمہیں اپنی محبت کا۔۔۔"

اجزم مدہوشی بھرے انداز میں بولنا اس کے بالوں میں چہرا چھپانے لگا تھا۔۔ اس کے دلفریب وجود سے اٹھتی مسحور کن مہک اجزم کے اعصاب کو جکڑ رہی تھی۔۔۔ وہ چاہنے کے باوجود اس سے دور نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

اس لڑکی نے اسے تھپڑ مارا تھا۔۔ بنا اس کے کسی قصور کہ اس پر الزامات لگائے تھے۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اسی کی محبت کا خواہاں تھا۔۔۔ اس کی محبت کی شدت کے آگے کچھ نہیں تھا۔۔۔

شہزاد پگھل گئی تھی۔۔۔ اس نے اجزم کی حالت دیکھی تھی۔۔۔ وہ اس وقت واقعی اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔

شہر زاد کے اعصاب ڈھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔اس کے اتنے بار دھتکارنے کے باوجود یہ شخص اس کے اتنے قریب آرہا تھا۔۔۔۔

اجزم قریشی جواب تک صرف اس کی خواہش دیکھ اس سے دور رہا تھا۔۔ مگر آج جذبات میں آکر اس کے قریب آتے۔۔اس کا لمس محسوس کرتے اس کی بے قراری مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اجزم نے نگاہوں موڑ کر اس کے گداز لبوں کو دکھا تھا۔۔جن سے لپسٹک مٹ چکی تھی۔۔

اجزم کی دھڑکنیں اسے بے کل کر گئی تھیں۔۔۔وہ شہزاد سے دور ہوا تھا۔۔۔وہ اس لڑکی کی مرضی کے خلاف اس کے قریب نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔

شہزاد کا بکھرا حلیہ اس کے جذبات بھڑکا گیا تھا۔۔۔مگر وہ اس لڑکی سے بے پناہ محبت کرتا تھا کبھی اس سے زبردستی اپنا حق وصول کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔چاہے اس کی پوری زندگی کیوں نہ نکل جاتی۔۔۔۔

"آئم۔۔۔آئم سوری۔۔۔۔"

اس کے لبوں کو گھورتا وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔ جو اپنی دلکشی کے باعث اس سے گستاخ سرزد کروا گئے تھے۔۔۔

اس کے سوری بولنے پر شہرزاد نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ان کی نگاہیں ایک دوسرے سے ٹکرائی تھیں۔۔۔ اس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیے بے قراری دیکھ شہرزاد کا دل عجیب سے انداز میں دھڑک اٹھا تھا۔۔

وہ سب دیکھنے کے بعد شہرزاد شدید غصے کے عالم میں گھر پہنچی تھی۔۔۔ وہ سوچ چکی تھی کہ وہ اب اجزم کے ساتھ بھی نہیں

رہے گی۔۔۔ وہ اس کی ساری چاہتوں کو بھولتی اس ایک منظر میں
اسے جج کر گئی تھی۔۔۔

لیکن اس وقت اجزم کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ سچ بول رہا
تھا۔۔۔ اسے واقعی نشہ آور دوادی گئی تھی۔۔۔ اور اس کی مقدار
اتنی زیادہ تھی کہ وہ اجزم کو نقصان پہنچانے کا باعث بن سکتی
تھی۔۔۔

اجزم واپس جانے کے لیے پلٹا تھا۔۔۔ جب شہزاد خود کو روک
نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کو اپنی وجہ سے کسی کی سازش کا
شکار ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ جس طرح اسے اجزم سے

دور لے جا کر پھر بہت ہی پلاننگ کے ساتھ اندر بھیجا گیا تھا۔۔۔

شہر زاد کا اب سب کچھ سمجھ آنے لگا تھا۔۔۔

اس کا غصہ آہستہ آہستہ اجزم کے لیے فکر میں تبدیل ہونے لگا تھا۔۔۔وہ آگے بڑھی تھی اور وہاں سے جاتے اجزم کا بازو تھام گئی تھی۔۔۔

"رکو۔۔۔"

اس کی پکار پر اجزم نے جھٹکے سے اپنے بازو پر رکھے اس کے ہاتھ کو دیکھا تھا۔۔۔مگر شہر زاد کے چہرے پر چھائے سرد وسپاٹ تاثرات اس کے نازک ہاتھ کے لمس سے بالکل مختلف تھے۔۔۔

بنا کچھ بولے اجزم رک گیا تھا۔۔۔

"بیٹھو یہاں۔۔۔"

اس نے بیڈ کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔۔اجزم اب کی بار بھی بہت سعادت مندی سے وہاں ٹک گیا تھا۔۔۔وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کے لیے یہ فکر مندی ایک بیوی کے طور پر نہیں بلکہ ایک ڈاکٹر کے طور پر کی جارہی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر شہرزاد کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ ابھی بھی اسی ساڑھی میں ملبوس تھی۔۔۔جس کا ڈھلکا پلو ابھی تک اس

ظالم لڑکی کی ٹھیک نہیں کیا تھا۔۔۔جو ایک پن کی مدد سے اس کے کندھے پر ٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی اس کی تکلیف کم کرنے کے بجائے مزید بڑھا رہی تھی۔۔

شہر زاد نے اس کے قریب کھڑے ہوتے اس کا بازو تھام کر نبض چیک کی تھی۔۔۔۔اجزم اس کی گداز انگلیوں کے لمس پر دوسرے ہاتھ سے اپنی پیشانی مسل کر رہ گیا تھا۔۔۔شہر زاد اس کے کافی قریب کھڑی تھی۔۔۔

اس کی خوشبو اجزم کو پاگل کر رہی تھی۔۔۔لیکن وہ نہ تو اس لڑکی کو قریب کر پا رہا تھا اور نہ وہ اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

"تمہیں بہت ہیوی ڈوز دی گئی ہیں۔۔۔ تمہارے لیے خطرناک

ثابت ہو سکتا ہے یہ۔۔۔"

شہزاد نے اس کے چہرے کو تھام کر اس کی آنکھوں کو دیکھا

تھا۔۔۔ اجزم نے اپنی مٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔ میں صبح ڈاکٹر کو دکھا دوں گا۔۔۔"

اجزم اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ شہزاد اس کے بالکل سامنے کھڑی

تھی۔۔۔

"میں یہ انجکشن اور میڈیسن دے رہی ہوں۔۔۔ بیٹھ جاؤ

تم۔۔۔"

شہر زاد کو اس کی لال پڑتی آنکھیں دیکھ فکر ہو رہی تھی۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ان سرخیوں اور بے چینیوں کی وجہ وہی تھی۔۔۔

جب اس کی اپنے لیے اتنی فکر دیکھ اجزم قریشی کا ضبط ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کرتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔

"میرے لیے اس پوری دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک تمہاری دوری ہے۔۔۔ اسے برداشت نہیں کر سکتا میں۔۔۔ اس کا کوئی

علاج ہے تمہارے پاس۔۔۔۔؟؟۔ کوئی ایسا انجکشن اور میڈیسن جو تمہارے پتھر دل کو میرے لیے نارمل کر سکے۔۔۔۔"

اس کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا وہ شہزاد کو اپنی بے قراری سے آگاہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔ وہ مسلسل پچھلی دو راتوں سے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے سویا نہیں تھا۔۔۔۔ دن کے وقت بھی اسے زیادہ تر کھانے کا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی صحت خود خراب کر رہا تھا۔۔۔ اسے جو ہیوی ڈوز دی گئی تھی۔۔۔۔ اس نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی تھی۔۔۔۔ اجزم اس وقت شدید بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔۔

ثاقب کے گھر سے یہاں تک آتے وہ شہزاد کے دور چلے جانے کے خوف سے جس اذیت کا شکار رہا تھا۔۔۔اس سب نے بہت گہرا اثر ڈالا تھا اجزم کے اعصاب پر۔۔۔۔وہ مضبوط اعصاب کا مالک شخص اس وقت اس لڑکی کے آگے ٹوٹنے لگا تھا۔۔۔۔

اس کے بخار کی شدت شہزاد پہلے ہی محسوس کر چکی تھی۔۔۔مگر اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی اس شخص پر اپنا حق جمانے کی۔۔۔۔جسے آج تک وہ دھتکارتی آئی تھی۔۔۔۔

مگر اجزم نے اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کا خیال رکھا تھا۔۔۔ کبھی کسی معاملے میں اس سے زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔۔

شہر زاد نے جب سے اجزم سے ان دھمکیوں کے بارے میں ڈسکس کیا تھا۔۔۔ اس کے اگلے دن سے ہی وہ سلسلہ ختم ہو گیا تھا۔۔۔ اب نہ تو کوئی اسے مارنے کے حوالے سے کوئی فون کالز موصول ہو رہی تھیں۔۔۔۔ اور نہ ہی اس کی پراپرٹی کے حوالے سے اسے تنگ کیا جا رہا تھا۔۔۔۔

یہی خاص بات تھی اجزم قریشی کی۔۔۔۔وہ بہت کچھ کر کے بھی جتاتا نہیں تھا۔۔۔۔

شہرزاد اس انسان کو کھونے کے خیال سے ڈر گئی تھی۔۔۔جس کے لیے وہ بہت اہم تھی۔۔۔جو صرف اس کی فکر کرتا تھا۔۔۔۔مگر جواب میں اس سے کسی بھی طرح کی امید نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔

"میرے معاملے میں اتنی سنگدل کیوں بن جاتی ہو۔۔۔۔"

اس کے چہرے کو چھوتے وہ اس کی گردن پر پانی انگلی پھیرتا دیوانگی بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔

جب شہر زاد نے اس نے دونوں ہاتھوں کو جھٹکتے اسے کندھوں سے

تھام کر پیچھے بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔

"اجزم قریشی تمہیں بہت جلد تمہارے ہر سوال کا جواب مل

جائے گا۔۔۔۔ابھی مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔۔"

شہر زاد کو آج تک کبھی ایسا ضدی پیشنٹ نہیں ملا تھا۔۔۔جو اس

کی بات ہی ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کے منت بھرے لہجے پر وہ بنا کچھ بولے بیڈ پر نیم دراز ہوتا

آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

"کاش جتنی اچھی ڈاکٹر بن کر اپنے پیشنٹ کی فکر کر رہی ہو۔۔۔

اتنی اچھی بیوی بن کر اپنی شوہر کی خدمت بھی کر لو تھوڑی

سی۔۔۔۔"

اجزم قریشی آنکھوں پر بازو رکھتا زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔

جو شہرزاد کی سماعتوں سے محفوظ نہیں رہ پائی تھی۔۔۔اس کے

وجیہہ سراپے کو گھورتی وہ اس سے کچھ فاصلے پر آن بیٹھی

تھی۔۔۔اجزم قریشی کو اس لڑکی سے اتنے اچھے رویے کی امید

بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔

"سلیوز اوپر کرو۔۔۔مجھے انجکشن لگانا ہے۔۔۔۔"

شہر زاد نے اسے پکارا تھا۔۔ مگر اس کی جانب سے کوئی موومنٹ نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"اجزم۔۔۔۔۔"

شہر زاد نے پھر سے پکارا تھا۔۔۔ اسے فکر ہونے لگی تھی۔۔۔ کیونکہ اجزم کی جانب سے کوئی رسپانس نہیں مل رہا تھا۔۔۔ اس نے دھیرے سے اجزم کا بازو ہٹایا تھا۔۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔ شہر زاد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ اسے اجزم کی آنکھیں دیکھ کر ہی پتا چل گیا تھا کہ اسے ہوہیوی ڈوز دی گئ ہیں۔۔۔ وہ انتہائی خطرناک ہیں۔۔۔

اس میں انسان کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں رہتا تھا۔۔۔ مگر اجزم پھر بھی صرف اس کی ناراضگی کے خوف سے اکیلے ڈرائیو کر کے آیا تھا۔۔۔ اگر رستے میں اسے کچھ ہو جاتا تو۔۔۔

شہزاد کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس شخص نے کبھی اسے تنہا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ ہر جگہ اس کی مدد کے لیے کھڑا ملا تھا۔۔۔ حسام کے ہاتھ میں اس کا ہاتھ دیکھ کر بھی اس پر شک نہیں کیا تھا۔۔۔

اس پر پورا حق ہونے کے باوجود وہ صرف اس کی مرضی اور خواہش کی خاطر اس سے دور رہا تھا۔۔۔

اسے حلالہ جیسے برے عمل سے بچایا تھا۔۔۔

لیکن اس نے کیا کیا تھا۔۔۔ بنا ساری صورتحال سمجھے اتنے سارے لوگوں کے سامنے اپنے شوہر پر الزام لگا کر آگئی تھی۔۔۔ جس کے گرد اس کے دشمن کی موجود تھے۔۔۔۔ اسے اس حالت میں ان کے بیچ چھوڑ آئی تھی۔۔۔

شہزاد کی آنکھوں سے آنسو ٹپکا تھا جو اس کے بہت قریب لیٹے اجزم کے ہاتھوں پر آن گرا تھا۔۔۔ جو محسوس کرتے اجزم نے بہت مشکل سے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ تم رو کیوں رہی ہو۔۔؟؟؟ تم تھک گئی ہو آرام کر لو۔۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں ٹھیک سے۔۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اسی کی فکر کر رہا تھا۔۔۔

"تم خود کو سمجھتے کیا ہو۔۔۔؟؟؟ بہت اچھے ہو تم۔۔۔ تم ہی خیال رکھنا جانتے ہو۔۔۔ کوئی اور تمہارا خیال نہیں رکھ سکتا۔۔۔؟"

شہزاد کو اس پر بے پناہ غصہ آگیا تھا۔۔۔ کیوں وہ آج اسے خود سے دور کر رہا تھا۔۔۔ کیا وہ آج کے واقع کے بعد اس سے بدگمان ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

شہزاد کی آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔

جبکہ اس کی خفگی اور یہ بدلہ بدلہ انداز دیکھ اجزم کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل گئی تھی۔۔۔وہ تکیوں کے سہارے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"میں تو دل و جان سے چاہتا ہوں کہ یہ پیاری لڑکی صرف مجھ پر توجہ دے۔۔۔پوری دنیا میں شہزاد سلمان کے لیے صرف اجزم قریشی ضروری ہو۔۔۔"

اجزم اس کا بازو تھام کر اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔۔وہ مزید اس سے دوری برقرار نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے

حواسوں میں نہیں تھا۔۔۔ اور رہی سہی کسر آج اس لڑکی کا بلیک ساڑھی میں ملبوس یہ ہوشربا سراپا پوری کر رہا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے مزید قریب کرتا اس کے چہرے پر جھک آیا تھا۔۔۔ شہزاد کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ مگر ابھی وہ اس کے آگے کوئی مزاحمت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ آج نجانے کیوں دل اس شخص کی خاطر نرم ہوا پڑا تھا۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اس پر اپنے لبوں کا شدت بھرا لمس چھوڑتا اپنے دل کی بے قراری کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔ جبکہ شہزاد کی سانسیں بکھر گئی

تھیں۔۔اس شخص نے تھوڑی ہی دیر میں اس کی سانسوں کو الجھا کرر کھ دیا تھا۔۔۔اس کے چہرے کے ایک نقش کو اپنے تپش زدہ لبوں سے چھوتا وہ ان پر اپنی محبت کی تحریر رقم کرتا چلا گیا تھا۔۔

شہر زاد نے اس کی شرٹ کو سینے سے دبوچ رکھا تھا۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحے اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔لیکن وہ پھر بھی پیچھے نہیں ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے حصار میں قید خود کو پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر چھوڑے ہوئے تھی۔۔۔۔

جب اس کی ٹھوڑی سے ہوتا وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھنے ہی والا تھا کہ شہرزاد جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔وہ فوراً پیچھے ہوئی تھی۔۔۔اجزم نے خمار آلود سرخ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میڈیسن لے لو۔۔۔"

شہرزاد نے لال پڑتی رنگت کے ساتھ بمشکل یہ کہا تھا۔۔۔اسکی گھنی پری پلکیں حیا کے بوجھ سے بالکل جھک آئی تھیں۔۔۔وہ اس سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔چہرے کے ایک ایک نقش پر اسے اس شخص کا شدت بھرا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔

اسے اپنا چہرا دہکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

اجزم نے خاموشی سے میڈیسن لے لی تھیں۔۔۔۔وہ اس لڑکی کے آگے ہمیشہ ایسے ہی سعادت مند بن کر رہنا چاہتا تھا۔۔

شہزاد اس کے پاس سے اٹھ کر جانے لگی تھی۔۔۔جب اسے اپنی ساڑھی کے پلو پر اجزم کے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔ جو دھیرے دھیرے آگے سرایت کرتا اس کی کمر پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اسے دور جانے دینے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھا۔۔۔ مگر اس کی گرفت بے حد نرم تھی۔۔۔اگر شہزاد چاہتی

تو آرام سے اسے جھٹک کر اٹھ سکتی تھی۔۔۔ لیکن وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اس شخص کی حالت اسے پریشان کر گئی تھی۔۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

شہرزاد نے اپنی لرزتی پلکوں کے ساتھ بمشکل یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔

"میری ہر تکلیف کی دوا تم ہو۔۔۔"

تکیے سے اٹھ کر آگے ہوتا وہ اس کے کندھے سے بال ہٹاتا وہاں اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔ شہرزاد کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

دھڑکنوں کا تال بدلنے لگا تھا۔۔۔۔اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔اجزم اس کی کمر پر اپنی گرفت مزید مضبوط کرتا اسے اپنے اوپر گرا گیا تھا۔۔۔۔

شہزاد کی دھڑکنیں پاگل ہو اٹھی تھیں۔۔۔۔اسے اپنے اوپر جھکائے وہ اس کے لبوں کی چاشنی کو سانسوں کے راستے اپنے دل میں اتار رہا تھا۔۔۔ شہزاد اس کے شدت بھرے انداز پر جی جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔ لیکن اب وہ نازک جان اس شخص کی شدت بھری محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔جس کے

جذبات پر گزرتے لمحے کے ساتھ مزید منہ زور ہو رہے تھے۔۔۔۔

"تمہیں میری محبت پر ہمیشہ ڈاؤٹ رہا ہے نا۔۔۔ مگر آج کے بعد تم کبھی میری محبت کو جھٹلا نہیں پاؤ گی۔۔۔ میری محبت کی شدتوں کا یقین آج ہو گا تمہیں۔۔۔ تم اجزم قریشی کی زندگی میں آئی پہلی اور آخری لڑکی ہو۔۔۔ جب سے ہوش سنبھالا ہے جب محبت کے معنوں سے بھی ٹھیک طرح سے واقفیت نہیں تھی۔۔۔ تب سے چاہتا آیا ہوں تمہیں۔۔۔ تمہاری ایک ایک ادا پر مرتا آیا ہوں۔۔ اور تم نے ہر لمحہ ہر پل مجھے بہت ستایا ہے۔۔۔ آپ اس ایک ایک

ستم کا بدلہ لوں گا تم سے۔۔۔ لیکن بہت ہی محبت اور پیار کے ساتھ۔۔۔۔۔"

اجزم نے کروٹ بدلتے شہزاد کو تکیے پر لٹایا تھا۔۔۔ جو اس کی گرفت میں قید اس کے لفظوں کو سمجھتی اس وقت پوری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔۔ اجزم کی خمار آلود بوجھل لہجہ۔۔۔۔ اس کے دل کی سرزمین پر ایک طوفان برپا کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس شخص کو بتانا چاہتی تھی کہ اس کے دل میں کیا تھا۔۔۔ اب تک اس کے دل اور الفاظ میں کتنا تضاد رہا تھا۔۔۔ لیکن اس وقت

وہ چاہ کر بھی کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔نہ اجزم قریشی نے اسے بولنے کا کوئی موقع دیا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کی مہک کو اپنے اندر انڈیلتا وہ اس کے کندھے سے پن اتارتا اس کے پلو کو اپنی گرفت میں لے گیا تھا۔۔۔۔جو محسوس کرتے شہرزاد کانپ اٹھی تھی۔۔۔

اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچ رکھی تھیں۔۔۔خودسپردگی کے عالم میں وہ اپنا سر اجزم کے اپنے پر رکھتی آج اپنے آپ کو پوری طرح سے اس شخص کے حوالے کر گئی تھی۔۔۔جو پوری

طرح سے اس کا حقدار تھا۔۔۔اجزم قریشی شہرزاد سلمان کے لیے ہمیشہ سے کتنی اہمیت کا حامل رہا تھا۔۔

یہ بات اگر اجزم کو پتا چل جاتی تو اس نے خوشی سے پاگل ہو جانا تھا۔۔ مگر شہرزاد ابھی اسے کچھ بھی نہیں بتانے والی تھی۔۔۔ ابھی اس شخص کی سزا اس نے پوری طرح سے ختم نہیں کی تھی۔۔۔

اجزم قریشی نے اسے مزید کچھ بھی سوچنے کا موقع بھی نہیں دیا تھا۔۔۔اس کے نازک وجود کو اپنے سینے میں بھینچتا وہ اس کے دل و دماغ پر صرف اور صرف اپنا احساس چھوڑنے لگا تھا۔۔۔

ان کے مخالفین نے انہیں دور کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر انہیں کے سبب وہ دور جانے نے بجائے مزید قریب آ گئے تھے۔۔۔ اجزم قریشی کے لبوں پر چھائی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت کتنا خوش تھا۔۔۔ اس کی شہرزاد پوری طرح سے اس کی ہو چکی تھی۔۔۔

اس پر اپنی شدتیں لوٹاتا وہ اس کے نازک وجود کو قیمتی متاع کی طرح اپنی بانہوں میں سمیٹتا آسودگی سے آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زریاب اگلے دن اس سے بھی کوئی بھی بات کیے بغیر دبئی چلا گیا تھا۔۔۔ اسے اس کے دوستوں نے بہت زیادہ ہرٹ کیا تھا۔۔۔ اب کہیں نہ کہیں اسے یہ بات بھی کھٹک رہی تھی کہ اشنور بھی یاسین ہمدانی کے ساتھ رابطے میں ہو سکتی تھی۔۔ جو بات اس کے دل و دماغ کو مزید جھلسا گئی تھی۔۔۔

اپنے دوستوں کو تو وہ چھوڑ آیا تھا۔۔۔ مگر کیا وہ اس طرح اشنور کو چھوڑنے کا حوصلہ رکھتا تھا۔۔۔ اس خیال پر ہی اس کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔

اشنور زریاب کے لیے بہت پریشان تھی۔۔۔ وہ کئی بار اس کا فون ملا چکی تھی۔۔۔ مگر وہ مسلسل بند آرہا تھا۔۔۔۔

اشنور کی پریشانی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے یاسین ہمدانی کو کال ملائی تھی۔۔۔

"انکل مجھے ابھی ملنا ہے آپ سے۔۔۔۔ میں زریاب کی لائف کی وہ تلخ حقیقت جاننا چاہتی ہوں۔۔۔۔ جو نے ان کی پوری پرسنیلٹی کو اپنے نیچے دبا رکھا ہے۔۔۔"

اشنور کی بات سن کر یاسین ہمدانی پریشان ہوئے تھے۔۔۔ انہیں توصیف ساری بات بتا چکا تھا۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ زریاب

اشنور کو بھی ویسے ہی اپنی لائف سے نکال دے۔۔۔۔ جس کے بعد وہ اپنے بیٹے کو پوری طرح سے کھو دیتے۔۔۔ مگر اشنور کی ضد کے آگے وہ مجبور ہو گئے تھے۔۔۔

انہوں نے ڈرائیور کو بھیج کر اشنور کو بلا لیا تھا۔۔۔

اشنور اس وقت ان کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھی ان سے ساری حقیقت سننے کی منتظر تھی۔۔۔۔ جب یاسین ہمدانی نے اذیت سے چور لہجے میں بولنا شروع کیا تھا۔۔۔

یاسین ہمدانی اور زریاب کی ماں فردوس کی پسند کی شادی تھی۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔ وہ

دونوں ہی امیر گھرانوں سے تعلق رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔۔ ان دونوں کی محبت انہیں بہت آسانی سے مل گئی تھی۔۔۔ مگر کوئی تھا جو ان کی محبت پے داغ لگانے کے لیے تیار تھا۔۔۔

یاسین ہمدانی کا بہترین دوست عاقب ملک۔۔۔۔۔ جو پہلی نظر میں ہی فردوس کی خوبصورتی دیکھ کر ان کا ایسا دیوانہ ہوا تھا۔۔۔ کہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ اس کے دوست کی بیوی ہے۔۔ اس نے یاسین ہمدانی سے چھپ کر فردوس کو پروپوز کر دیا تھا۔۔۔

جس پر فردوس نے غصے کے ساتویں آسمان پر پہنچتے عاقب کو ذلیل

کرتے اس کا منہ توڑ دیا تھا۔۔۔

اور آئندہ خود سے دور رہنے کا کہا تھا۔۔

فردوس کو لگا تھا کہ ان کی وارننگ کے بعد وہ سنبھل جائے

گا۔۔۔ مگر وہ نہیں سنبھالا تھا۔۔۔۔ وہ فردوس کو یاسین ہمدانی

سے طلاق لینے پر مجبور کرنے لگا تھا۔۔۔ مگر یاسین ہمدانی کے

سامنے ایسے شرافت کا چولا اوڑھ لیتا تھا جیسے فردوس اس کے لیے

بہت ہی قابلِ عزت ہوں۔۔۔

زریاب بھی آہستہ آہستہ بڑا ہو رہا تھا۔۔۔ مگر اتنا سمجھدار نہیں تھا کہ اس شخص کی نیت کو سمجھ پاتا۔۔۔۔

فردوس نے تنگ آکر یہ ساری باتیں یاسین ہمدانی کو بتادی تھیں۔۔۔۔ وہ کوئی دشمنی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔ اپنی وجہ سے۔۔۔۔ مگر عاقب نے اپنی بے غیرتی سے انہیں تنگ کر کے رکھ دیا تھا۔۔ انہیں لگا تھا کہ یاسین ہمدانی یہ سن کر غصہ ہو نگے۔۔۔۔

لیکن وہ ساری بات سن کر اپنی ہنسی نہیں روک پائے تھے۔۔۔۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے فردوس عاقب ایسا نہیں ہے۔۔۔۔ ویسے ہی تنگ کرنے کے لیے بول دیا ہو گا کچھ۔۔۔۔ ورنہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔۔۔ تمہیں اپنی بہن مانتا ہے۔۔۔"

یاسین ہمدانی کے دل و دماغ میں پہلے ہی وہ ایسی بات ڈال چکا تھا کہ یاسین ہمدانی فردوس کی بات کو کہ مذاق میں ٹالتے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کر گئے تھے۔۔۔

فردوس نے اس کے بعد بھی ایک دو بار انہیں بتانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر جیسے ہی وہ یاسین ہمدانی کو اس حوالے سے کوئی

ثبوت دینے والی ہوتیں۔۔۔عاقب پوری طرح سے شرافت کا مظاہرہ کرنے لگتا تھا۔۔۔

وہ فردوس کو مسلسل دھمکیاں دے رہا تھا کہ وہ یاسین ہمدانی سے طلاق لے لے۔۔۔ورنہ وہ اس بات کا خیال بھی نہیں کرے گا کہ فردوس اس کے دوست کی بیوی ہے۔۔۔۔

فردوس بری طرح پھنس چکی تھی۔۔۔اس کے پیرنٹس کی کچھ عرصہ پہلے ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔بہن بھائی کوئی تھے نہیں جن سے اپنی یہ پریشانی شیئر کرتی۔۔۔اور شوہر کو ان سے زیادہ اپنے

دوست کی بات پر یقین تھا۔۔۔۔زریاب بہت کچھ سمجھ رہا تھا۔۔۔
مگر وہ ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا تھا کہ اپنی ماں کی سپورٹ کر سکے۔۔۔

جب انہیں دنوں کسی بزنس ڈیلنگ کے سلسلے میں یاسین ہمدانی ملک سے باہر گئے ہوئے تھے۔۔۔ جس رات عاقب ان کے گھر آیا تھا۔۔اس نے سب ملازمین کے کھانے میں پہلے کی نیند کی گولیاں ملا کر انہیں اپنے رستے سے ہٹا دیا تھا۔۔۔

اس کا رخ فردوس کے کمرے کی جانب تھا۔۔زریاب اپنے کمرے میں تھا۔۔۔ جس کی آنکھ اپنی ماں کی مدد کے لیے پکارتی چیخوں پر کھلی تھی۔۔۔۔وہ بھاگ کر اپنی کے کمرے کی جانب بڑھا

تھا۔۔۔ لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔ اس کی ماں اسے بھیڑیے سے اپنی عزت بچانے کی خاطر ٹیرس سے کود کر اپنی جان دے چکی تھی۔۔۔ عاقب کو اس بات کا قطعاً اندازہ نہیں تھا۔۔۔ کہ فردوس ایسا کچھ کر جائے گی۔۔۔

وہ جیسے ہی فرار ہونے کے لیے واپس پلٹا۔۔ ٹیرس کے دروازے میں کھڑے اس چھوٹے سے معصوم بچے نے اپنے باپ کی گن اٹھائے اس میں موجود ساری گولیاں عاقب کے سینے میں اتار دی تھیں۔۔۔

یاسین ہمدانی کی ایک غلطی ان کا پورا گھر تباہ کر گئی تھی۔۔۔ان کے پاس پچھتاؤں پر روتے اپنا سر پیٹنے کے سوا کوئی کام نہیں بچا تھا۔۔۔انہوں نے اپنی محبوبہ بیوی کی بات پر یقین نہ کر کے اپنے اس انسانی روپ میں چھپے بھیڑیے نما دوست پر یقین کیا تھا۔۔۔جس پچھتاوے کو اب پوری زندگی بھگتنا تھا۔۔۔

ان کا دل چاہا تھا وہ اپنے آپ کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں۔۔۔مگر وہ زریاب کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔۔۔جس نے بہت کم عمر میں بہت بڑا صدمہ سہا تھا۔۔

ان کے بیٹے نے ان کی صورت دیکھنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔۔۔

زریاب نے پولیس کے سامنے اپنی جرم کا اقرار کیا تھا۔۔اسے گرفتار کیا جانا تھا۔۔۔مگر یاسین ہمدانی نے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرتے اسے بچالیا تھا۔۔مگر زریاب اس دن سے آج تک کبھی ان کے لیے اپنی نفرت کم نہیں کر پایا تھا۔۔۔وہ اس ساری بات کا قصوروار اپنے باپ کو سمجھتا تھا۔۔۔جس بات کو یاسین ہمدانی پوری طرح سے مانتے تھے۔۔۔ان کا جتنا قصور تھا وہ اب تک اس سے کئی گنا زیادہ اذیت برداشت کر چکے تھے۔۔۔۔

ان کی زندگی کا ہر ہر لمحہ اذیت میں گزر رہا تھا۔۔۔وہ دل کے مریض بن چکے تھے۔۔۔ان کی طبیعت آئے روز گر رہی

تھی۔۔۔ وہ مرنے سے پہلے ایک بار زریاب کو سینے سے لگانا چاہتے تھے۔۔۔۔ اس سے معافی مانگنا چاہتے تھے۔۔۔

لیکن زریاب کہ نفرت آئے روز بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔

یاسین ہمدانی کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔۔ اشنور اب اس راز میں شریک ہونے والی تیسری انسان تھی۔۔۔۔ اس سے پہلے انہوں نے یہ درد بھرا بھیانک واقع کبھی کسی کا نہیں سنایا تھا۔۔۔

اشنور کا چہرا ابھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

بہت کچھ تھا جو اس کے دل کے اندر خنجر کھونپنے جیسی اذیت پیدا کر رہا تھا۔۔۔زریاب اتنی اذیت میں تھا۔۔۔اپنی ماں کو آنکھوں کے سامنے روتے تڑپتے اور پھر سسک سسک کر مرتے دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔۔

وہ انہیں نہیں بچا پایا تھا۔۔۔زریاب کے درد کا خیال کرتے اشنور کی حالت بھی اس وقت یاسین ہمدانی سے مختلف نہیں تھی۔۔۔۔ اس کا دل بالکل لہولہان ہو چکا تھا۔۔۔۔

مگر اس نے یاسین ہمدانی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔۔وہ اس ہارے انسان کو بلیم نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔جو بالکل خالی ہاتھ رہ گئے تھے۔۔۔۔

اشنور انہیں کوئی بھی تسلی نہیں دے پائی تھی۔۔۔اسے ان کی اذیت کا احساس تھا۔۔۔مگر زریاب نے اتنی کم عمری میں جو تکلیف دیکھی تھی۔۔۔وہ بھی کم اذیت ناک نہیں تھی۔۔۔۔

اشنور انہیں تسلی دیتی وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔وہ اب تک یہی سمجھتی آئی تھی کہ اس کی زندگی زیادہ مشکل رہی ہے۔۔۔اس کی ماں کے مرنے کے بعد اس کے بابا کا اجنبی ہو جانا اس کے لیے

بہت مشکل تھا۔۔۔۔ مگر زریاب کا ماضی جان کر تو اس کا دل درد

سے بھر گیا تھا۔۔۔۔

وہ اس سے کہیں زیادہ تکلیف میں تھا۔۔۔۔ جس کے آگے اشنور کو

اپنی لائف کی تکلفیں بڑی نہیں لگی تھیں۔۔۔۔ اس نے سوچ لیا تھا

کہ وہ اب کبھی زریاب سے دور نہیں ہو گی۔۔۔۔ چاہے کچھ بھی ہو

جائے۔۔

لیکن اسے آنے والے لمحوں کی بے رحمی کا احساس ہی نہیں

تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے ہی اسے زریاب ہمدانی ٹہلتا نظر آیا تھا۔۔۔اس کی مٹھیاں سختی سے بھیچی ہوئی تھیں۔۔۔جبکہ آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

گیٹ پر ایک گارڈ بھی نہیں تھا۔۔۔اور نہ ہی کوئی اور ملازم نظر آیا تھا اسے۔۔۔۔

اشنور زریاب کو اتنی جلدی واپس دیکھ بہت ہوئی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی پریشان بھی کہ کہیں وہ اس سے پوچھ ہی نہ لے کہ وہ کہاں گئی تھی۔۔۔۔زریاب نے دو دن بعد لوٹنا تھا۔۔۔اسی لیے وہ بے فکری کے ساتھ یاسین ہمدانی سے ملنے گئی تھی۔۔۔

"آپ اتنی جلدی واپس آگیے تھے۔۔۔۔"

اشنور اسے دیکھ کر اپنی آنکھوں کے نم آلود کناروں کو رگڑتی مسکرا کر اس کے قریب آئی تھی۔۔۔۔ مگر زریاب نے ہاتھ بڑھا کر اسے دور کی رکنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"کیوں جلدی نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔؟؟؟".

زریاب کا انداز کافی بدلہ ہوا تھا۔۔۔ سرد و سپاٹ۔۔۔ کسی بھی قسم کی جذبات سے عاری۔۔۔

اشنور اپنی جگہ تھم سی گئی تھی۔۔۔۔ آج تک کبھی غصے میں بھی

زریاب نے اس سے اس برے طریقے سے بات نہیں کی

تھی۔۔۔۔

"زریاب۔۔۔۔"

اشنور نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ

بالکل ساکت کھڑی فاصلے پر موجود زریاب ہمدانی کو دیکھ رہی

تھی۔۔۔۔ جو اس لمحے اس کی صورت دیکھنا بھی گوارہ نہیں کر رہا

تھا۔۔۔۔

"کہاں سے آ رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

زریاب کے سوال پر اشنور کے خوف میں اضافہ ہوا تھا۔۔۔

"وہ میں۔۔۔۔۔"

اشنور نے بولنا چاہا تھا۔۔۔ مگر زریاب آگے بڑھ کر اسے اس کے بالوں کی گدی سے پکڑ کر اپنے بے حد قریب کرتے اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔۔

"جھوٹ مت بولنا۔۔۔۔۔"

اس کی گرم دہکتی سانسیں اشنور کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔۔

"میں یاسین انکل سے ملنے گئی تھی۔۔۔۔"

اشنور کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ یہ بات جان گیا ہے۔۔۔۔اس لیے اس نے اس مقام پر جھوٹ بول کر معاملے کو مزید خراب نہیں کرنا چاہا تھا۔۔۔۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ وہاں مت جانا۔۔۔؟؟؟ پھر کیوں گئی وہاں۔۔۔؟؟؟ بولو۔۔۔؟؟؟ کیوں اس انسان سے رابطہ رکھا۔۔۔ منع کیا تھا میں نے۔۔۔"

زریاب ہمدانی اس پر غصے سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔۔اشنور کو اس کی سخت گرفت سے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔ مگر وہ کچھ نہیں بولی

تھی۔۔۔وہ خاموشی سے اس کا غصہ برداشت کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"یاسین ہمدانی نے تمہیں سب سچ بتا دیا ہو گا۔۔۔اور اب تمہیں مجھ سے ہمدردی محسوس ہو رہی ہو گی۔۔۔؟؟'

زریاب کے نفرت بھرے انداز پر اشنور نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس وقت ایک الگ ہی زریاب ہمدانی لگ رہا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔۔"

اشنور نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

جب زریاب نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے دور کیا

تھا۔۔۔

"نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔ میں اب تمہاری صورت بھی نہیں

دیکھنا چاہتا۔۔۔ نہیں دیکھنا چاہتا تمہیں اپنے قریب۔۔۔۔

نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے تم سے بھی۔۔۔۔ میری نظروں

سے دور ہو جاؤ۔۔"

زریاب نے اسے دور دھکیلا تھا۔۔۔۔

اشنور نے تڑپ کر زریاب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"نہیں زریاب میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

اشنور اس کے آگے گڑگڑائی تھی۔۔۔وہ زریاب سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔ مگر زریاب اس کی سن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

"یہ ہمدردی نہیں ہے زریاب۔۔۔۔۔ میں محبت کرنے لگی ہوں تم سے۔۔۔ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔"

اشنور نے اقرار کیا تھا۔۔۔۔ مگر دوسری جانب پرواہ کسے تھی۔۔۔۔زریاب ہمدانی اپنے باپ سے نفرت میں اتنا آگے نکل چکا تھا کہ وہ اس لڑکی کا احساس بھی نہیں کرپایا تھا۔۔۔جو اپنی زندگی اس کے لیے وقف کیے ہوئے تھی۔۔۔۔اسے پرواہ نہیں تھی کسی کی بھی۔۔۔۔

لیکن آج تک اشنور کو کبھی وہ ملا کے ساتھ زندگی میں کبھی کوئی انسان مخلص رہا ہی نہیں تھا۔۔۔نہ کبھی اسے اس کی کوششوں اور قربانیوں کے نتیجے میں کچھ ملا تھا۔۔۔۔۔یہ پہلی بار نہیں تھا۔۔۔

اسے ہمیشہ ایسے ہی دھتکارا جاتا تھا۔۔۔اس کا اپنا سگا بھائی جس کی خاطر اس نے اپنا سودا تک کر دیا تھا۔۔۔وہ پچھلے اتنے دنوں سے اسے فورس کر رہا تھا کہ وہ زریاب سے کہہ کر اسے گاڑی دلوا کر دے۔۔۔زریاب کے لیے گاڑی لے کر دینا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔دانش کو یہ سب کچھ کوثر بیگم کی کرنے کو کہہ رہی تھیں۔۔۔اور ان کی ڈالی گئی لالچ کی وجہ سے دانش اپنی محبت

کرنے والی بہن سے بول چال بند کر چکا تھا۔۔۔کیونکہ اشنور نے زریاب سے ایسی کوئی بی ڈیمانڈ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔

وہ اس کے پیسوں کی خاطر اس کے ساتھ بالکل بھی نہیں رہ رہی تھی۔۔۔نہ ہی وہ ایسی کوئی بھی بات کر کے زریاب کو خود سے بد ظن کرنا چاہتی تھی۔۔ جس کے بعد سے دانش نے اس سے بول چال بالکل بند کر دی تھی۔۔۔اس کے کئی بار کال کرنے پر وہ کال بھی پک نہیں کرتا تھا۔۔۔

اور اب زریاب ہمدانی بھی اس سے بد ظن ہو گیا تھا۔۔۔اشنور کو اپنے نصیب پر ہنسی آئی تھی۔۔۔

وہ واقعی بہت بری تھی۔۔۔شاید اسے رشتے بنانے ہی نہیں آتے تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اپنی زندگی سب لوگوں کے لیے وقف کرنے کے بعد بھی وہ بالکل خالی ہاتھ تھی۔۔۔۔

"اشنور اکبر چلی جاؤ یہاں سے۔۔۔۔میں اب کبھی تمہاری صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔بہت جلد طلاق کے پیپرز تمہیں مل جائیں گے۔۔۔اور ساتھ ہی بھاری رقم بھی۔۔۔جس کی خاطر تم میرے باپ کی ہر بات ماننے پر مجبور ہو گئی ہو۔۔۔۔تم بھی باقی دنیا کی طرح ہی نکلی۔۔۔پیسہ ہر شے سے بڑھ کر ہے تمہارے لیے۔۔۔۔'

زریاب کی بات اشنور کو اپنی جگہ سن کر گئی تھی۔۔۔وہ اسے چھوڑنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔اس نے اشنور کو بازو سے پکڑ کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔

اس نے پہلے دن سے اس لڑکی کو بتایا تھا کہ اسے اپنے باپ سے بے پناہ نفرت ہے۔۔۔وہ برداشت نہیں کرے گا ایسا کچھ بھی۔۔۔مگر اشنور اسی کی خاطر ان کے پاس گئی تھی۔۔۔۔اور اب بری طرح پھنس گئی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی نے اس کی جانب سے اپنے دل اور گھر کے دروازے بند کر دیئے تھے۔۔۔

اشنور واپس اکبر ہاؤس لوٹ آئی تھی۔۔۔۔۔۔ جہاں اسے اس طرح خالی ہاتھ لٹی پٹی حالت میں آتے دیکھ۔۔۔ اس کے گھر والوں کی مزاج فوراً سے بدل گئے تھے۔۔۔۔۔

"کیسی عورت ہو تم۔۔۔؟؟؟ اپنے شوہر کو قابو نہیں کر پائی۔۔۔"

پہلا طنز اس پر کوثر بیگم کی جانب سے ہی کیا گیا تھا۔۔۔ مگر اشنور ان سب کے بیچ اس وقت مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

سب اسے نجانے کیا کیا بول رہے تھے۔۔۔ اپنے سنگین جملوں سے اس کے پہلے سے زخمی دل کو مزید لہولہان کر رہے تھے۔۔۔

ان سب نے یاسین ہمدانی سے بہت ساری رقم بٹوری تھی۔۔۔۔

اور کل اس کے تایا کو یاسین ہمدانی کاروبار شروع کرنے کے لیے

چالیس لاکھ دینے والے تھے۔۔۔۔

مگر اب اشنور کو گھر میں دیکھ وہ سب غصے سے پاگل ہوئے پڑے

تھے۔۔۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اشنور کو اٹھا کر وہیں پھینک

آئیں۔۔۔

وہ سب اسے واپس جانے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔

"میں واپس نہیں جاسکتی۔۔۔زریاب نے مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی گھر سے نکال دیا ہے۔۔بہت جلد وہ مجھے طلاق دے دیں گے۔۔۔۔"

اشنور کی اذیت میں ڈوبی آواز ان سب کی سماعتوں سے ٹکراتی انہیں شاک کر گئی تھی۔۔۔جس بات کا یہی مطلب تھا کہ ان کی عیاشی اب بند ہونے والی تھی۔۔۔اس کے تایا جان کا ایک بڑے کاروبار کو شروع کرنے کا خواب نامکمل رہنے والا تھا۔۔۔۔

اس کی تائی جان اٹھی تھیں۔۔۔ اور ایک زور دار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کر گئ تھیں۔۔۔ وہ اس پر رکی نہیں تھیں۔۔۔ ہمیشہ کی طرح آج پھر سے اس پر ہاتھ اٹھایا گیا تھا۔۔۔

"بابا دادو۔۔۔ اس لڑکی کی وجہ سے طاہر نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے۔۔۔ وہ کہتا ہے اسے اشنور سے شادی کرنی تھی۔۔۔"

عمیرہ بھی روتے ہوئے وہاں آئی تھی۔۔۔ اس نے بہت خوشی کے ساتھ طاہر سے شادی کی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص ویسا کی جنگلی نکلا تھا۔۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اسے مارنے لگتا تھا۔۔۔ اس نے

اشنور کا گھر برباد کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اب اس کا اپنا گھر نہیں بس رہا تھا۔۔

"اس بے غیرت نے نجانے اس پر کیسا جادو چلایا ہے کہ اسے اس کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا۔۔۔ مگر اپنے شوہر کو خوش نہیں کر سکی۔"

کوثر بیگم کے اندر بھی الاؤ بھڑک رہے تھے۔۔۔ ان سب کو یہی خوف محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں یاسین ہمدانی اشنور کے واپس آنے پر ان سے وہ ساری رقم اور زیورات واپس مانگنے کی ڈیمانڈ نہ کر دیں۔۔۔ وہ نجانے اب تک انہیں کتنی ہی رقم کھلا چکے

تھے۔۔۔۔اور ان زیورات کا تو کوئی حساب ہی نہیں تھا۔۔۔جو شادی کے تمام فنکشنز پر اشنور کے لیے آئے تھے۔۔۔مگر ان میں سے کوئی ایک بھی اشنور کو نہیں دیا گیا تھا۔۔۔۔گھر کی ساری خواتین اسے آپس میں بانٹ چکی تھیں۔۔۔

کوثر بیگم نے اشنور کے بالوں کو کھینچتے اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔وہ سب اشنور کو واپس جانے کا کہہ رہے تھے۔۔سب نے ہی اسے مار کر کسی نے آرام سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اشنور انہیں بتاتی رہی تھی کہ زریاب اسے واپس نہیں رکھنا چاہتا مگر کسی نے اس کی نہیں سنی تھی۔۔۔اسے بھوکا پیاسا روم میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

اشنور کے دل کے ساتھ ساتھ اس کا جسم بھی زخموں سے چور ہو چکا تھا۔۔۔اس سے پہلے بھی اس کے گھر والوں نے اکثر اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔مگر اتنا بے رحمانہ سلوک کبھی نہیں کیا تھا۔۔۔

اس کا پورا جسم درد سے ٹوٹ رہا تھا۔۔۔مگر اسے گرد آلود سٹور روم میں فرش پر ٹھنڈ میں رکھا گیا تھا۔۔۔اشنور کے بابا وہی دیکھ اور سن رہے تھے جو سب ان کے دماغ میں ڈال رہے تھے۔۔۔

کوثر بیگم نے پوری طرح سے اپنے شوہر کے دل و دماغ کو اپنی قبضے میں لے رکھا تھا۔۔۔

وحید اکبر کو ہر بات کی قصوروار ان کی بیٹی ہی لگ رہی تھی۔۔۔

دانش دو دنوں کے لیے اپنے دوستوں کے ساتھ دوسرے شہر گیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔ اشںور کو دو دن سے بھوکا پیاسا اسی سٹور روم میں بند کیا گیا تھا اب تک۔۔۔ اسے کھانا اور دوا دینے کی یہی شرط تھی کہ وہ واپس لوٹ جائے۔۔۔ زخموں سے چور نیم بے ہوشی میں بھی وہ اس بات سے انکاری تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ زریاب جس قدر غصے میں تھا۔۔۔ اگر وہ واپس لوٹتی تو زریاب نے اسے طلاق دے دینی تھی۔۔۔ جو وہ کبھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

صبح گیارہ بجے کے قریب اجزم کی آنکھ کھلی تھی۔۔۔ اس نے بے اختیار بیڈ پر اپنے قریب شہر زاد کو تلاشنہ چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اسے کہیں نہیں ملی تھی۔۔۔ اجزم اٹھ بیٹھا تھا۔۔۔۔

گزشتہ رات کے دلفریب مناظر یاد کرتے اجزم کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔ وہ لڑکی اس کے اٹھنے

سے پہلے ہی فرار ہو چکی تھی۔۔۔ اجزم کے دل کو بے چینی سی ہوئی تھی۔۔۔ وہ رات کو پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔ مگر اسے رات کو ہوئی ساری باتیں یاد تھیں۔۔۔ اپنی پناہوں میں موجود شہزاد کی خود سپردگی بھی۔۔

وہ اپنی مرضی سے اس کے قریب آئی تھی۔۔۔ یہ خوش کن بات تھی اس کے لیے۔۔ لیکن پھر بھی وہ ایک بار شہزاد سے مل کر اس سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اپنی قربت کے بعد اس کے چہرے پر چھائی دلکشی بھرے رنگ دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن وہ لڑکی اس سے پہلے ہی نکل گئی تھی۔۔۔

فریش ہو کر نیچے آتے اجزم کو ملازمہ سے یہی پتا چلا تھا کہ شہزاد نو بجے کے قریب ہاسپٹل جا چکی تھی۔۔۔ امینہ بیگم بھی آفس جا چکی تھیں۔۔۔

اجزم کی ایک بجے کے قریب میٹنگ تھی۔۔۔ جس کے لیے اسے تھوڑی دیر میں نکلنا تھا۔۔۔ ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھ کر اس نے شہزاد کو کال ملائی تھی۔۔۔ بیل جاتی رہی تھی مگر کال پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔ اجزم کے لبوں پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

تڑپانا اور ستانا کوئی اس لڑکی سے سیکھتا۔۔۔

خاموشی سے ناشتہ کرتا وہ اپنے آفس کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔

"اجزم بیٹا کب تک لوٹنا ہے آپ نے۔۔۔؟؟ ہم سب قریشی ولا میں ہی ہیں۔۔۔۔ ادھر ہی آجانا آپ بھی۔۔"

امینہ بیگم نے کام میں بری طرح مصروف اجزم کو کال کی تھی۔۔۔

آج کاشفہ اور واصف کی انگیجمنٹ تھی۔۔۔ سب لوگ وہیں جمع تھے۔۔۔ امینہ بیگم اور شہرزاد بھی تیار ہو کر آچکی تھیں۔۔۔۔ مگر ابھی تک اجزم نہیں آیا تھا۔۔۔

جس پر امینہ بیگم نے اسے کال کر کے بتانا ضروری سمجھا تھا۔۔۔

"جی ماما میں پہنچ جاؤں گا وہاں۔۔۔۔"

اجزم نے مختصر سا جواب دیتے کال کاٹ دی تھی۔۔۔۔ امینہ بیگم کو اس کا انداز بہت عجیب لگا تھا۔۔۔ آج سے پہلے اس نے کبھی ایسے دوٹوک بات نہیں کی تھی۔۔۔۔ اور نہ ہی پوری بات سنے بغیر کال کاٹی تھی۔۔۔ امینہ بیگم کو فکر ہوئی تھی۔۔۔

جو بات انہوں نے اپنے ساتھ بیٹھی شہر زاد سے بھی شیئر کی تھی۔۔۔۔

"بیٹا آپ کی اور اجزم کی کوئی لڑائی تو نہیں ہوئی۔۔۔ مجھے اجزم کافی ڈسٹرب سا لگا ہے۔۔۔۔"

امینہ بیگم کے سوال پر کل رات کے مناظر یاد کرتے شہرزاد کا چہرا لال انگارہ ہوا تھا۔۔۔ ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

"نن نہیں تو۔۔۔۔"

شہرزاد سے بولنا محال ہوا تھا۔۔ صبح سے وہ۔ اس شخص سے فرار اختیار کیے ہوئے تھی۔۔۔ مگر اب اس سے سامنے کرنے کے خیال سے ہی شہرزاد کو اپنی سانسیں اٹکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔

سب لوگ خوب ہلا گلا کر رہے تھے۔۔۔۔ تمام کزنز اور فرینڈز بھرپور انجوائے کر رہے تھے۔۔۔ جب اچانک سے اقرار قریشی کے کہنے پر میوزک بند ہوا تھا۔۔۔

"بھابھی آپ کی اجزم سے بات ہوئی۔۔۔؟؟؟"

اقرار قریشی پریشانی سے ان سب کے قریب آئے تھے۔۔۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے ہوئی تھی۔۔۔کیوں کیا ہوا۔؟؟؟ آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔؟؟'

امینہ بیگم اپنا دل تھامتی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ ابھی مجھے پتا چلا ہے کہ اجزم کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی ہے۔۔۔"

اقرار قریشی کی الفاظ اس مہمانوں سے بھرے قریشی ولا میں سناٹا کر گئے تھے۔۔۔

امینہ بیگم اپنا دل تھامتی صوفے پر ڈھے گئی تھیں۔۔۔۔ان کی پوری زندگی کی جمع پونجی تھا ان کا بیٹا۔۔۔۔۔۔ان کے جینے کا واحد سہارا۔۔۔اسے کچھ ہونے کے خیال سے ہی امینہ بیگم کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جبکہ شہزاد کو لگا تھا جیسے پوری دنیا تھم سی گئی ہو۔۔اس کے ارد گرد تاریکی چھا گئی ہو۔۔اس کی زندگی میں روشنیاں تو اسی

شخص کے وجود سے تھیں۔۔ جو اس کے حصے کی ساری دشمنیاں اور تکلیفیں اپنے اوپر لے رہا تھا۔۔۔

اقرار قریشی کو یہی پتا چلا تھا کہ جن لوگوں نے شہزاد کے پیرنٹس کو قتل کیا تھا۔۔ اجزم نے ان پر کیس کر دیا تھا۔ اور وہ خفیہ ذرائع سے بھی انہیں پکڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ جسے روکنے اور اجزم کو دھمکانے کے لیے انہوں نے ایسا کیا تھا۔۔۔

ان کا ارادہ اجزم کو جان سے مارنے کا تھا مگر اجزم کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بال بال بچ گیا تھا۔ اجزم نے اس کی خاطر یہ بات کسی سے ڈسکس نہیں کی تھی۔۔۔ مگر اب اقرار قریشی کے بتانے پر

سب کی نگاہیں اس کی جانب اٹھتیں۔۔۔ بنا کسی قصور کے بھی اسے اس کی نظروں میں مجرم بنا گئی تھیں۔۔۔ اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ اجزم سے بات کرنے کے بعد وہ شخص اس کے حصے کا خطرہ بھی اپنے سر مول لے لے گا۔۔۔ وہ لوگ جو اسے مارنے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔۔ وہ سب اجزم کو مارنا چاہتے تھے۔۔۔

شہزاد کے انسور کنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ وہ ایک جانب تنہا صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ جبکہ باقی سب لوگ امینہ بیگم کے ارد گرد انہیں تسلیاں دیتے چپ کروانے کی کوشش کر

رہے تھے۔۔۔۔اس کے ارد گرد کوئی نہیں تھا اس کے آنسو پونچھنے کے لیے۔۔۔۔

شہر زاد کی اذیت مزید بڑھ گئی تھی۔۔اقرار قریشی، جبران قریشی اور فریحہ بیگم یہ سب لوگ ہمیشہ اس کے آس پاس رہے تھے۔۔ مگر صرف اجزم کے کہنے پر۔۔۔اس کے علاؤہ ان کے انداز میں اس کے لیے کبھی کوئی فکر اور محبت کا وہ والہانہ احساس نہیں رہا تھا۔۔۔جس صرف اس کے لیے ہونا چاہیے تھا۔۔۔

اسے آج شدت سے اس شخص کی محبت کا احساس ہوا تھا۔۔۔جو اس کے پاس نہ ہو کر بھی اس کی تنہائی کا احساس کرتا تھا۔۔۔اس

کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر کرتا تھا۔۔۔کچھ فاصلے پر کھڑا احسام اس وقت یہی نہیں سمجھ پا رہا تھا کہ وہ جان بچ جانے پر خوش ہو یا اتنی بڑی دولت ہاتھ سے نکل جانے پر پریشان۔۔۔

مگر جو بھی تھا۔۔۔زندگی سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا۔۔۔اگر آج اجزم کی جگہ وہ ہوتا تو۔۔۔وہ لوگ اسے مارنے کی کوشش کرتے۔۔۔اس خیال سے ہی حسام نے جھرجھری سی لی تھی۔۔۔

"نہیں میں اتنے میں ہی خوش ہوں۔۔۔جو میرے پاس ہے۔۔۔

شہزاد سلمان اپنی ساری دشمنیوں کے ساتھ اجزم قریشی کو ہی

مبارک ہو۔۔۔ اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے تو نے مجھے بچالیا۔۔۔

بروقت اس لڑکی کو آزاد کر کے میں نے اپنی زندگی تو بچالی

ہے۔۔۔"

حسام کو یہ سب سن کر شہرزاد کے حوالے سے اپنے خیالات بدلنے

میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ سب لوگ ہی جانتے تھے کہ

جنہوں نے شہرزاد کے پیرنٹس کو قتل کیا تھا۔ وہ انتہائی خطرناک

لوگ تھے۔۔۔ اگر انہوں نے ایک بار اجزم کو مارنے کی کوشش

کی تھی تو اب کسی بھی قیمت پر اسے مار کے ہی رہنے والے

تھے۔۔۔

شہر زاد نے بھیگتی آنکھوں سے امینہ بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھیں۔۔۔

"مامی جان آپ پریشان نہ ہوں اجزم کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

شہر زاد نے ان کے پاس آ کر بیٹھتے ان کا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔۔ جس پر امینہ بیگم نے بنا کچھ بولے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکال لیا تھا۔۔۔انہوں نے شہر زاد کی جانب سے نظریں پھیر لی تھیں۔۔۔ جبکہ شہر زاد ان کا یہ انداز دیکھ اپنے آنسوؤں کی روانی کو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

شہر زاد کو ان کا یہ انداز برا نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھیں۔۔۔ ان کا اکلوتا لاڈلا بیٹا اس کی وجہ سے موت کے منہ میں پہنچ گیا تھا۔۔۔ ایک ماں کا یہ رویہ فطری تھا۔۔۔

قریشی ولا کے ہر فرد کا رویہ اس سے بدل گیا تھا۔۔۔ اسے اب اندازہ ہو رہا تھا اجزم قریشی کی محبت کا۔۔۔

اس شخص کی وجہ سے ہی وہ تھی۔۔۔ اسے ان رشتوں سے اہمیت اپنے بابا کی چھوڑی جائیداد کے بعد اجزم قریشی کی وجہ سے ہی ملی تھی۔۔۔ لیکن آج جب وہ ساری جائیداد فائدہ نہیں خطرہ

بن گئی تھی تو سب نے اسے بھی کسی ناکارہ شے کی طرح سائیڈ پر کر دیا تھا۔۔۔۔

شہر زاد امینہ بیگم کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔وہ سب اجزم کے پاس جانا چاہتے تھے۔۔۔ مگر اجزم نے انہیں آنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ ان سب کے بیچ آن پہنچا تھا۔۔۔

اجزم نے جیسے ہی وہاں قدم رکھا۔۔۔۔ اسے بالکل صحیح سلامت دیکھ سب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔ شہر زاد نے بھی آسودگی بھرے انداز میں اپنی نگاہیں جھکا لی تھیں۔۔۔ اس دشمن

جاں پر ایک نظر ڈالنے کے بعد شہر زاد نے دوبارہ اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔

جو اس وقت بلیک کلر کے شلوار سوٹ میں ملبوس سیاہ شال کو اپنے کندھوں کے گرد پھیلائے اپنی چھا جانے والی شخصیت کے ساتھ شہر زاد کو سیدھا اپنے دل میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

امینہ بیگم سے ملتے اجزم کی بے قرار نگاہوں نے اسے تلاشا تھا۔۔۔

جب وہ اسے ایک کونے پر گم صُم سی کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔

اسے سب سے دور الگ تھلگ کھڑا دیکھ اجزم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔۔

وہ باقی سب کو اگنور کرتا سیدھا شہزاد کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔"

اس نے شہزاد کی بہتری آنکھوں کو دیکھ نرمی سے کہا تھا۔۔۔جس پر شہزاد نے بمشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔وہ اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔نہ کچھ بول پائی تھی۔۔۔

"ارے یہ آپ سب لوگ خود پر اتنی سوگواریت طاری کیے کیوں کھڑے ہیں۔۔۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔"

اجزم ان کا فنکشن ایسے ہی رکتا دیکھ مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔اس کی تسلی دلانے پر کچھ ہی دیر میں وہاں کا منظر بدل گیا تھا۔۔۔سب ایک بار پھر سے کھلکھلاتے چہروں کے ساتھ انجوائمنٹ شروع کر چکے تھے۔۔۔۔سب مسکرا رہے تھے۔۔۔ سوائے شہزاد سلمان کے۔۔۔

وہ ایک کونے پر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔امینہ بیگم اور طلال قریشی کے ساتھ بیٹھے اجزم کی نگاہیں شہزاد پر ہی تھیں۔۔جو اس وقت اور پنج کلر کے انتہائی خوبصورت سے ڈریس میں لائٹ سا میک اپ اور پنک لپسٹک لگائے رونے کی وجہ سے گلابی ہوتی چھوٹی سی ناک اور پھولے گالوں کے ساتھ اجزم کی نگاہیں خود سے ہٹنے ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

مگر اس کا یہ اداس انداز اجزم کو کھٹک رہا تھا۔۔

"شہزاد کو کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟؟"

اجزم نے امینہ بیگم کو مخاطب کیا تھا۔۔ جو اس کے سوال پر گڑبڑا

سی گئی تھیں۔۔ انہوں نے بھی نگاہیں اٹھا کر شہرزاد کی جانب دیکھا

تھا۔۔۔ اس کے چہرے پر چھائی اذیت انہیں بھی تکلیف سے

دوچار کر گئی تھی۔۔۔ انہیں شدت سے اپنے برے رویے کا

احساس ہوا تھا۔۔۔ اجزم صرف ان کا بیٹا ہی نہیں اس معصوم سی

لڑکی کا شوہر بھی تھا۔۔۔ اجزم کا فرض تھا اسے تحفظ دینا۔۔۔

اگر وہ اس کی خاطر اس کے دشمنوں سے لڑ رہا تھا تو اس میں کوئی

بری بات نہیں تھی۔۔۔

"مام۔۔۔؟؟؟ کسی نے کچھ کہا ہے شہرزاد سے۔۔۔؟؟"

اجزم نے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔ وہ اس لڑکی کو مسکراتے دیکھنا

چاہتا تھا۔۔ لیکن اسے اتنا ہی اذیت سے دوچار کر دیا جاتا تھا۔۔۔

امینہ بیگم نے شرمندگی بھرے لہجے میں اسے اپنے ساتھ ساتھ باقی

سب گھر والوں کے رویے کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔

"مام مجھے باقی کسی سے کوئی امید نہیں ہے۔۔۔ مگر آپ شہر زاد کے

ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔ آپ تو جانتی ہیں ناوہ کتنے پیارے

دل کی مالک ایک انتہائی معصوم لڑکی ہے۔۔۔ میں اس کا شوہر

ہوں۔۔۔ بے پناہ محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔ اس کی حفاظت

کی خاطر اپنی جان دے سکتا ہوں۔۔۔ کتنی مشکل سے حاصل کیا

ہے میں نے اسے۔۔۔ آپ تو سب سے زیادہ واقف ہیں میری محبت سے۔۔۔ پھر بھی۔۔۔۔"

اجزم کو بہت افسوس ہوا تھا۔۔۔ اور شہر زاد کی فکر۔۔۔۔

جو اب وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔ اجزم نے بہت نرمی سے امینہ بیگم کو یہ ساری باتیں سمجھائی تھیں۔۔ جن پر وہ پہلے ہی پشیمان تھیں۔۔۔

اجزم شہر زاد کے پیچھے اپنے گھر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جہاں وہ خود کو روم میں لاک کر چکی تھی۔۔۔

"شہر زاد دروازہ کھولو۔۔۔۔"

اجزم نے دروازہ ناک کیا تھا۔۔۔

دوسری جانب سے ہنوز سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔

"شہرزاد میں نے کہا دروازہ کھولو۔۔۔"

اب کی بار اجزم کی آواز کافی اونچی تھی۔۔۔

"نہیں کھولو گی۔۔۔"

شہرزاد کی آنسوؤں میں بھیگی نم آلود آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ جو اجزم کو مزید تڑپا گئی تھی۔۔۔ شہرزاد دروازے کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔۔۔ یہ احساس اس کے دل

میں سکون سا بھر گیا تھا کہ یہ شخص بھری پڑی محفل کو چھوڑ کر جہاں سب اس کے لیے فکر مند تھے۔۔سب کو چھوڑ کر اس کے پیچھے آ گیا تھا۔۔۔۔۔

اجزم قریشی ہمیشہ اسے اس بات کا احساس دلاتا آیا تھا کہ وہ ایک بہت ہی خاص لڑکی ہے۔۔۔۔

"میں دروازہ توڑ دوں گا۔۔۔۔"

اجزم کی دھمکی شہزاد کی دھڑکنوں کو منتشر کر گئی تھی۔۔۔

"تم پلیز چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔"

شہر زاد خفگی سے بولی تھی۔۔۔

"کہاں چلا جاؤں ظالم لڑکی۔۔۔ تمہارے علاوہ اجزم قریشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔۔۔"

اجزم کا محبت سے لبریز گھمبیر لہجہ شہر زاد کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔ میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔ تمہیں میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی۔۔۔ چلے جاؤ میری زندگی سے۔۔۔ طلاق چاہیے مجھے تم سے۔۔۔ حسام

سے محبت کرتی ہوں میں۔۔۔ اسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں میں۔۔۔"

شہرزاد اسے خود سے دور بھیجنے کے لیے کچھ زیادہ ہی غلط بول گئی تھی۔۔۔ جس بات کا احساس اسے اجزم کے دور جاتے قدم کی آواز پر ہوا تھا۔۔۔ شہرزاد جو ابھی یہی چاہتی تھی کہ وہ چلا جائے۔۔۔اب اس کو جاتے دیکھ شہرزاد کو اپنا دل رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا۔۔۔ شہرزاد کا دل اسے ملامت کرنے لگا تھا۔۔ دروازے کا لاک کھولتی وہ روم سے نکلی تھی۔۔۔ مگر

سامنے کھڑے اجزم کو دیکھ اس کی ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔۔۔جو ابھی بولی جانے والی اس کی بات پر کڑے تیوروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"کیا بولا تم نے ابھی۔۔۔؟؟ ایک بار دوبارہ کہنا۔۔۔"

اجزم کا لہجہ سرد ترین تھا۔۔۔۔

اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ شہرزاد الٹے قدموں پیچھے کی جانب جا رہی تھی۔۔۔

"تت تم چلے گئے تھے نا۔۔۔۔؟؟"

شہر زاد کو اسکے تیور کپکپانے پر مجبور کر گئے تھے۔۔۔ جس کی بے باک نگاہیں اس کے بنا دوپٹے کے دلفریب سراپے تھیں۔۔۔۔ اس نے بالوں کو کیچر میں مقید کر رکھا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی نازک گردن نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔

اجزم اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔ شہر زاد گھبرا گئی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ اسے اٹھائے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ شہر زاد کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

اجزم اسے اپنے روم میں لاتا دروازہ لاک کر گیا تھا۔۔۔

"کیوں لائے ہو تم مجھے یہاں۔۔۔؟"

شہرزاد اپنی بکھرتی سانسوں پر قابو پاتے خفگی کا اظہار کرتے بولی تھی۔۔۔

"تمہاری عقل ٹھکانے لگانے کے لیے۔۔۔ اور ان لبوں سے اس بات کا اقرار کروانے کے لیے کہ تمہارے دل میں اجزم قریشی بستا ہے۔۔۔۔"

اجزم قریشی ہر لحاظ بلائے طاق رکھے اس کی جانب بڑھتے بے باکی سے بولا تھا۔۔۔

"کیا مطلب تمہاری اس بات کا۔۔۔؟"

شہر زاد ابھی بھی اس کے سامنے اپنی خفگی برقرار رکھے اسے اپنے غصے سے پیچھے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"وہی جو تم سمجھ چکی ہو۔۔۔"

اس کی کمر میں اپنا بازو لپیٹ کر اسے اپنے قریب کرتا وہ اس کے گلابی لپسٹک سے سجے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔ شہر زاد کا چہرا حیا سے لال ہوا تھا۔۔۔ اس کے لمس میں چھپی بے پناہ جنونیت پر شہر زاد کی دھڑکنیں مزید منتشر ہوئی تھیں۔۔۔۔ اس کا پورا وجود کانپ اٹھا تھا۔۔۔

مگر اجزم اس کے نازک وجود کو بانہوں میں بھرے اس کے لبوں کو چھوتا بہت ہی نرمی کے ساتھ اس کی سانسوں میں اپنی محبت کی چاشنی گھولتا شہرزاد کو باقی ہر شے بھلا گیا تھا۔۔۔

"آج کہ بعد ان لبوں سے میرے علاوہ کسی کا نام نہیں نکلنا چاہیے۔۔۔ تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ میں جانتا ہوں یہ بات۔۔۔"

اجزم اس کی رکتی سانسوں اور کانپتے وجود کو دیکھتا اس کے ہونٹوں کو آزادی بخش گیا تھا۔ مگر اسے خود سے دور ابھی نہیں کیا تھا۔۔۔

مگر اس کی بات سنتے شہرزاد ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔۔ اس کے دونوں کندھوں پر ہتھیلیاں جماتی وہ اسے خود سے دور کرنے لگی تھی۔۔

جب اجزم اس کے ہاتھ تھام کر اس کی کمر پر باندھ گیا تھا۔۔۔

"میں تم سے محبت نہیں کرتی اجزم قریشی۔۔۔ سمجھ لو یہ بات۔۔۔ اور دور رہو مجھ سے۔۔۔"

شہرزاد اسے غصہ دکھانے کی کوشش کرتی اپنے آنسو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"اس کے علاوہ جو بات کہو گی سمجھ جاؤں گا۔۔ مگر اب یہ نہیں سمجھوں گا۔۔۔۔"

اجزم اس کی جانب محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا اس کی گردن پر جھکتا وہاں اپنے لبوں کا لمس چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اس کے لمس میں موجود شدت شہزاد کے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی تھی۔۔

"تم کیسے انسان ہو۔۔؟؟؟ جب تم جانتے ہو کہ میں تم سے دور جانا چاہتی ہوں۔۔۔ تمہیں اتنی بار دھتکار چکی ہوں۔۔۔ تمہیں غصہ نہیں آتا مجھ پر۔۔۔ نفرت محسوس نہیں ہوتی مجھ سے۔۔۔۔

میری وجہ سے تمہیں مارنے کی کوشش کی گئی ہے۔۔۔۔ تمہیں مجھ سے دور ہو جانا چاہیے۔۔ نفرت کرنی چاہیے مجھ سے۔۔۔ جیسے باقی سب ہو گئے ہیں۔۔۔۔ جس مقصد کے تحت وہ سب مجھ سے جڑے ہوئے تھے۔۔۔ وہ اب ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔ وہ دولت جائیداد اب ان کے لیے خطرے کا باعث بن چکی ہے۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم کس مٹی سے بنے ہو۔۔۔۔ کیوں اتنی اہمیت دیتے ہو مجھے۔۔۔۔؟؟؟"

شہر زاد اس کا گریبان مٹھیوں میں دبوچے اس کی جانب غصے سے دیکھتی بول رہی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر بے پناہ غصہ تھا۔۔۔ مگر آنکھوں میں اجزم قریشی کے لیے دیوانگی تھی۔۔۔۔

جو اجزم قریشی کو مبہوت کر گئی تھی۔۔۔۔

وہ انگلیوں کی پوروں پر اس کے آنسو صاف کرتا شہر زاد کو دونوں کندھوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھا گیا تھا۔۔۔ اور خود اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتا اس کے مقابل میں آن بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

"تم میرے لیے بہت خاص ہو شہزاد۔۔۔۔ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔ اتنی محبت جو آج تک کبھی کسی نے نہ کی ہو۔۔۔۔ تمہاری آنکھوں میں آیا ایک بھی آنسو بے چین کر دیتا ہے مجھے۔۔۔ تمہاری زندگی سے ہر غم ختم کر دینا چاہتا ہوں۔۔۔مجھے دنیا کے کسی فرد کہ پرواہ نہیں ہے۔۔۔ کوئی چاہے کچھ بھی کہے۔۔۔ میرے لیے وہی اہم ہو گا۔۔۔ جو تم کہو گی۔۔۔۔"

اجزم اس کی ہتھیلیوں پر اپنے لب رکھتا اسے اس کی اہمیت کا احساس دلانے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔ جس کا اندازہ شہزاد کو بہت اچھے سے ہو چکا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اپنی وجہ سے اجزم کو اس کی ماں اور باقی گھر والوں سے دور نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اگر اس کی وجہ سے اجزم کو خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو وہ اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر پاتی۔۔۔۔۔

وہ اجزم قریشی کی زندگی پر اپنا سب کچھ قربان کرنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کہ آخر اس نے اجزم کو وہ ساری باتیں بتائی ہی کیوں تھیں۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ اجزم قریشی اس کی خاطر کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔

اس نے اپنی بھیگی پلکیں اٹھا کر اجزم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کا دل چاہا تھا وہ اس شخص کے چوڑے سینے میں سما جائے۔۔۔اپنی ہر اذیت بھول جائے۔۔۔۔

اسے بتادے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی ہے۔۔۔

مگر اس کے زبان کو تالے لگ جاتے تھے اس معاملے میں۔۔۔

"میں بہت تھک گئی ہوں۔۔۔مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔"

شہزاد اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتی اٹھی تھی۔۔جب اجزم نے اس کی کلائی کو تھام کر اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔اشنور سیدھی اس کے قریب بیڈ پر گری تھی۔۔۔

"اجزم قریشی تمہیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔؟؟"

اجزم اسے اپنی بانہوں میں بھرتا اس کے اوپر کمفرٹر اوڑھاتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھ گیا تھا۔۔۔۔وہ اکثر جب لیٹ آتا تھا تو سوئی ہوئی شہرزاد کا ایسے ہی اپنے سینے پر لیٹا کر سو جاتا تھا۔۔۔

اس بات سے انجان کے اشنور ہمیشہ جاگ رہی ہوتی تھی۔۔اور اس کی اس دلفریب حرکت کی منتظر رہتی تھی۔۔۔اسے بھی اجزم کا اس طرح استحقاق جما کر اپنے قریب کرنا اچھا لگتا تھا۔۔۔۔

اتنی سکون کی نیند کبھی نہیں آئی تھی۔جتنی اس کے سینے پر سر رکھ کر ملتی تھی۔۔۔۔

اس وقت بھی اس کے سینے پر سر رکھے وہ اس کی سانسوں کو محسوس کرتے آسودگی سے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

"تمہاری ڈائری میں ایسا کیا ہے۔۔ جسے اتنا چھپا کر رکھتی ہو۔۔۔"

اجزم نے اکثر رات کو ڈائری اس کے آس پاس دیکھی تھی۔۔۔ جسے وہ سوتے وقت بھی اپنی مضبوط گرفت میں رکھتی تھی۔

اجزم کی بات پر شہرزاد نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم نے میری ڈائری پڑھی ہے۔۔۔؟؟"

شہرزاد کی آنکھیں ناقابلِ یقین حد تک پھٹ گئی تھیں۔

جو دیکھ اجزم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ ایک دو بار یہ ڈائری اس کے ہاتھ لگی تھی۔۔۔ مگر ہر بار وہ شہرزاد کی پرائیویسی کی خاطر سے اوپن نہیں کر پایا تھا۔۔۔

لیکن اب جو خوف شہرزاد کی آنکھوں میں دوڑ گیا تھا۔۔۔ اسے دیکھ اجزم قریشی نے اس کی ڈائری پڑھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔

اجزم کے نفی میں سر ہلانے پر شہرزاد کو تسلی ہوئی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس ڈائری میں اجزم قریشی کے بارے میں ہی لکھا گیا ہے۔۔۔ وہ اپنے دل میں پنپتی اس خوش فہمی کو سچ ہوتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔

△△△△△△△△△△△△△

زریاب ہمدانی اسے گھر سے تو نکال چکا تھا۔۔۔ مگر اس وقت سے اس کا دل بے چینی اور بے قراری سے بھرا ہوا تھا۔۔۔ مگر اسے رہ رہ کر یہی بات غصہ دلا رہی تھی کہ اس کے منع کرنے کے باوجود اشنور وہاں کیوں گئی تھی۔۔۔ اشنور اب ساری حقیقت جان چکی تھی۔۔۔

زریاب کو نجانے کیوں اس بات کا خوف تھا کہ کہیں وہ ہمدردی کے تحت اس کے قریب آکر کچھ وقت بعد اسے چھوڑ نہ جائے۔۔۔

بہت سی باتیں تھیں جو اسے تڑپائے ہوئے تھیں۔۔ اسے لگا تھا اشنور اس سے رابطہ کرے گی۔۔۔ مگر اس کی جانب سے چھائی خاموشی زریاب کو مزید بدگمان کر رہی تھی۔۔۔

وہ دو دن سے گھر سے نہیں نکلا تھا۔۔۔ نہ ہی کسی کی فون کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔

اس کا دل کئی بار اشنور کے لیے بے قرار ہو جاتا تھا۔۔۔ کئی بار اسے واپس لانے کے لیے باہر کی جانب اٹھتے اس کے قدم واپس

رک جاتے تھے۔۔۔ وہ ہمیشہ ایسا ہی رہا تھا۔۔ اسے نہ تو کسی کو دل رکھنا آتا تھا نہ کیئر کرنا۔۔ وہ لڑکی اسے بری طرح اپنا عادی بنا کر چلی گئی تھی۔۔۔ اور اب اس کے لیے تڑپ رہا تھا۔۔ مگر اس کی انا اور اکڑ اسے جھکنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

یہ اکڑ اس کے باپ کے لیے تھی۔۔۔ وہ اپنے باپ پر یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس کی زندگی سے دور چلے جائیں۔۔ وہ اس کی زندگی سنوارنے نہیں بگاڑنے کا باعث بن رہے ہیں۔۔

وہ روم میں ہی تھا۔۔ جب گارڈ نے آکر اسے یاسین ہمدانی کی آمد کی خبر دی تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی اس شخص کی ڈھیٹائی پر غصے سے بھڑکتا نیچے آیا تھا۔۔۔

"آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔؟؟ کیا آپ چاہتے ہیں میں بھی اپنی ماں کی طرح اپنے آپ کو ختم کر دوں۔۔۔ تھا سکون مل جائے گا آپ کو۔۔۔؟؟"

زریاب ہمدانی نیچے آتے ہی یاسین ہمدانی پر بھڑک اٹھا تھا۔۔۔ جو اسے پہلے سے بہت زیادہ پریشان اور کمزور لگے تھے۔۔۔

ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

وہ اٹھ کر زریاب کے مقابل آئے تھے۔۔۔

"میرے حصے کی سزا اس معصوم کو کیوں دے رہے ہو۔۔۔؟؟؟

جس کا قصور صرف اتنا ہی ہے کہ وہ تم سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔

تم پر اپنا حق مانتے ہوئے۔۔۔ صرف اس لیے وہ سب پوچھنے آئی

تھی۔۔۔ تاکہ تمہاری تکلیف کی حصہ دار بن کر اس میں کمی

لا سکے۔۔۔۔ تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔۔۔ اتنی نفرت کہ میری

ضد اور غصے میں اپنے دوستوں اور محبت تک کو چھوڑنے کے لیے

تیار ہو گئے ہو۔۔۔۔ ایک باپ کے لیے اس سے زیادہ اذیت ناک

کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ میں جانتا ہوں میں نے غلطی کی ہے۔۔۔

جس کی زندگی بھر سزا برداشت کی ہے۔۔۔۔ اور آگے کی زندگی

میں بھی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔ لیکن میں بس یہی چاہتا ہوں کہ تم خوش رہو۔۔۔ اپنے دوستوں کو معاف کر دو وہ صرف میرے زبردستی بلانے پر میرے پاس آتے تھے۔۔۔ اور خاص کر اشنور کو۔۔۔۔

وہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔ اس سے پہلے کہ میری طرح بعد میں یہ بات پوری زندگی کے لیے پچھتاوا بن جائے۔۔۔ اسے اپنے پاس واپس لے۔۔۔ یہ پچھتاؤں بھری تنہائی کی زندگی بہت دردناک ہوتی ہے۔۔۔ میں نے کاٹی ہے۔۔ میں نہیں چاہتا تم بھی یہ برداشت کرو۔۔۔"

یاسین ہمدانی کے ہر ہر انداز سے ان کی اذیت ٹپک رہی

تھی۔۔۔وہ اپنے بیٹے کی زندگی سے بہت دور جانے کا ارادہ رکھتے

تھے۔۔۔تاکہ وہ ان کی وجہ سے اپنے لوگوں کو خود سے دور نہ

کرے۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟کیا ہوا ہے اشنور کو۔۔؟؟کیوں تکلیف میں

ہے وہ۔۔؟؟؟'

ان کی ساری باتیں ہی تکلیف دہ تھیں۔۔۔مگر یہ ایک جملہ زریاب

کی سانسیں روک گیا تھا۔۔۔

جب یاسین ہمدانی نے اسے دانش کی جانب سے کیا گیا میسیج سنوا دیا تھا۔۔۔ جس میں اشنور کے ساتھ اس کے گھر والوں کا بدترین سلوک بتایا گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ وہ تھا۔۔ وہ سب اشنور کو اس کے پاس لوٹنے پر مجبور کرتے رہے تھے۔۔۔ لیکن وہ ان کی مار سہتی صرف اس وجہ سے نہیں لوٹ رہی تھی کہ زریاب اسے طلاق دے دے گا۔۔۔

"اشنور نے مجھ سے آج تک ایک روپیہ بھی نہیں لیا۔۔۔ اسے نہ تو دولت کی ہوس ہے اور نہ ہی کسی اور شے کا لالچ۔۔۔ وہ صرف تم سے محبت کرتی ہے۔۔۔ جس بھائی کی جان بچانے کی خاطر اس

نے اپنے آپ تک کو نیلام کر دیا۔۔۔ وہ بھائی اس سے اس وجہ سے نفرت کرنے لگ گیا۔۔۔ کیونکہ اشنور نے اس کی خاطر تم سے پیسے نہیں مانگے۔۔۔۔ وہ سب کچھ چھوڑنے کو تیار تھی۔۔۔ مگر تمہیں زرا سا بدگمان ہوتے بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی اس سلوک کی حقدار نہیں تھی زریاب جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔۔۔"

یاسین ہمدانی خاموش ہو چکے تھے۔۔۔ جبکہ زریاب ہمدانی کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ اشنور جب سے یہاں سے گئی

تھی وہ اس قدر اذیت کا شکار تھی۔۔۔ اور اسے کچھ خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"مجھ سے بھی ایک ایسی ہی بھول ہوئی تھی۔۔ جس کا بھگتان ابھی تک بھگت رہا ہوں۔۔۔ تم ایسی کوئی غلطی مت کرنا۔۔۔۔ اشنور نے مجھے منع کیا ہے کہ میں وہاں نہ آؤں اس کی مدد کو۔۔۔ تم پھر سے اسے غلط سمجھو گے۔۔۔"

یاسین ہمدانی یاسیت بھرے لہجے میں بولتے آج پہلی بار زریاب کے پتھر دل میں نرمی پیدا ہوئی تھی۔۔

اس کو کہیں نہ کہیں احساس ہوا تھا کہ اس نے اس کے باپ کی غلطی کو ان کی زندگی کا پچھتاوا بنا دیا تھا۔۔۔ اور آج وہ بھی ایسی کی غلطی سرزد کرنے جا رہا تھا۔۔۔

زریاب کا دل اشنور پر ہوئی اذیت کا سن کر جیسے رک گیا تھا۔۔۔ اگر اشنور کو کچھ ہو جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔۔۔ وہ بھی اپنے باپ کے جیسی غلطی سرزد کر چکا تھا۔۔۔

زریاب تیزی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ یاسین ہمدانی اس وقت میں اپنے بیٹے کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی اکبر ہاؤس پہنچے وہاں سب انہیں دیکھ کر خوش ہوئے تھے۔۔۔۔ مگر جو سلوک انہوں نے اشنور کے ساتھ کیا تھا اس کا خیال آتے ہی ان سب کو اپنی خیر محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔

"اشنور کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

زریاب کی دھاڑ پر ان سب کو اکبر ہاؤس کے در و دیوار ہلتے محسوس ہوئے تھے۔۔۔ زریاب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان سب کو ابھی اسی وقت ختم کر دے۔۔۔

مگر ابھی اشنور اس کے لیے سب سے زیادہ اہم تھی۔۔۔۔ دانش اسے سٹور روم کی جانب لے آیا تھا۔۔

جہاں فرش پر پڑی ہوش و خرد سے بے گانہ اشنور کو دیکھ زریاب کو اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ دانش نے شرمندگی کے عالم میں نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔۔ اس کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ گھر والوں سے بغاوت کر کے اپنی بہن کو یہاں سے نکال سکتا۔۔۔۔

زریاب کی آنکھیں نم آلود ہوئی تھیں۔۔ وہ آگے بڑھتا اشنور کے زخموں سے چور وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھاتا باہر کی جانب بھاگا

تھا۔۔۔اسے وقت اپنے ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اسے محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ اپنے ماں کو نہیں بچا پایا تھا۔۔

ویسے ہی اشنور کو بھی کھو دے گا۔۔۔

اور اس لڑکی کے دور جانے کا زمہ دار وہ خود ہو گا۔۔

اشنور کی حالت اس کے سینے میں خنجر کھونپ رہی تھی۔۔۔

زریاب اسے سیدھا ہاسپٹل لے آیا تھا۔۔۔دو دن سے بھوکا ہونے اور ٹھنڈ کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی تھی۔۔اور رہی سہی کسر اس پر کیے جانے والے تشدد نے پوری کر دی تھی۔۔۔

اس کے چہرے، بازوؤں اور کمر پر تھپڑوں اور ڈنڈوں کے نشان تھے۔۔۔یہ بے رحمی کوثر بیگم نے دکھائی تھی۔۔۔

"ہم نے ان کے زخموں پر بینڈ تج کر دی ہے۔۔۔اور میڈیسن بھی دے دی ہے۔۔۔وہ جلد ہوش میں آجائیں گئ۔۔۔"

ڈاکٹر اسے تسلی دیتی وہاں سے نکل گئ تھی۔۔۔جب زریاب ہمدانی واپس پلٹا تھا۔۔۔

اس نے یاسین ہمدانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اپنے بیٹے کی اذیت دیکھ کر تکلیف میں تھے۔۔۔وہ اب بھی کہیں نہ کہیں خود کو ہی اس سب کا زمہ دار سمجھ رہے تھے۔۔۔

زریاب آج تک انہیں بلیم دیتا آیا تھا۔۔۔ اپنی زندگی کے بیس سال ان سے نفرت کرتے ہوئے گزار دیئے تھے۔۔۔ مگر اس کے باپ کے دل سے اس کی محبت کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اس شخص نے پوری زندگی تنہا گزار دی تھی۔۔۔ صرف اس کی معافی کا منتظر رہ کر۔۔۔

انسان خطا کا پتلا تھا۔۔۔ نادانی میں کسی سے بھی غلطی ہو سکتی تھی۔۔۔ انہوں نے بھی تو بہت کچھ کھویا تھا۔۔۔ گھر ان کا ہی اجڑا تھا۔۔۔ ان کی محبت چھن گئی تھی ان سے۔۔۔۔ جیسے آج اس کی چھن جاتی اگر یاسین ہمدانی اسے وقت پر آگاہ نہ کرتے۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور یاسین ہمدانی کے سینے سے لگتا ان کے دل میں سکون بکھیر گیا تھا۔۔۔وہ جو اتنے وقت سے تڑپ رہے تھے اس کے لیے۔۔۔انہوں نے اپنے بیٹے کے توانا وجود کو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

"آئم سوری ڈیڈ۔۔۔۔"

زریاب ہمدانی کو آج احساس ہوا تھا کہ وہ اب تک اپنے باپ کے ساتھ کتنا غلط کرتا آیا تھا۔۔۔

اشنور اکبر آج بھی اسے اس کی کہی بات کے جواب میں ہرا گئی تھی۔۔۔اور یہ شکست زریاب ہمدانی کی ساری اکڑ مٹی میں ملا گئی

تھی۔۔اسے اشنور کی اپنی زندگی میں اہمیت کا شدت سے احساس

ہوا تھا۔۔۔وہ لڑکی اس کے لیے بہت اہم تھی۔۔وہ کسی قیمت پر

اسے نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔بہت زیادہ اہم تھی وہ اس کے

لیے۔۔۔۔

آج اس کو تکلیف میں دیکھ زریاب کی جو حالت تھی وہ سب کچھ

واضح کر گئی تھی۔۔

آج پہلی بار زریاب کو کسی کے ناراض ہونے کے خیال سے ہی

خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسے کبھی کسی کی پرواہ نہیں رہی

تھی۔۔۔۔

زریاب اشنور کے پاس اندر آیا تھا۔۔ جہاں وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔ اس کا گلابی چہرا بالکل کملا گیا تھا۔۔۔ اس کے روئی جیسے ملائم گالوں پر انگلیوں کے نشان تھے۔۔۔۔ اس کی دودھیا کلائیوں پر بھی زخم تھے۔۔۔۔ زریاب کا دل چاہا تھا وہ ان سب لوگوں کو اس دنیا سے ہی غائب کروادے۔۔ وہ ابھی تک ان لوگوں کو ان کے کیے کی سزا دے چکا ہوتا۔۔۔

مگر وہ صرف اشنور کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔ تاکہ اشنور خود اپنی مرضی سے ان کی سزا منتخب کر سکے۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے زریاب نے اس پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔ وہ تو اب تک یہی سمجھتا آیا تھا کہ اشنور کے گھر والے اس کے ساتھ بالکل نارمل تھے۔۔۔ وہ کسی قسم کی محرومیوں کا شکار نہیں تھی۔۔۔ اسے ہمیشہ اس کی زندگی میں سب کچھ ملا تھا۔۔۔

مگر اس لڑکی کو اس نے کبھی سکھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔۔۔

اشنور اس کا ہر طرح سے خیال رکھتی آئی تھی۔۔ مگر اس نے کبھی اشنور کے بارے میں اس طرح سے جاننے کی کوشش ہی نہیں کی

تھی۔۔۔وہ اب تک محبت کا دعوے دار رہا تھا۔۔۔لیکن اصل محبت تو اس لڑکی نے نبھائی تھی۔۔۔اپنے باپ کو معاف کرنے کے بعد زریاب کے دل کو بھی بہت حد تک سکون مل چکا تھا۔۔۔

وہ اب تک اذیت میں رہا تھا اور یاسین ہمدانی کو بھی تکلیف میں رکھے ہوئے تھا۔۔۔

مگر اشنور نے اس کی زندگی کی تلخیوں کو خوشیوں میں بدل دیا تھا۔۔۔وہ اسے بری طرح اپنا عادی بنا گئی تھی۔۔۔اب ایک پل اس کے بغیر رہنا ممکن نہیں تھا۔۔۔

زریاب پورا وقت اشنور کے پاس بیٹھا رہا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اشنور کے گھر والوں سے بھی زیادہ خود کو اس کی اس تکلیف کا زمہ دار سمجھ رہا تھا۔۔۔ اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔ جس بے دردی کے ساتھ اس نے اشنور کو اپنے گھر سے نکالا تھا۔۔۔ زریاب کو وہ منظر سوچ کر خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر سے اشنور کی طبیعت کے بارے میں پوچھنے کے لیے وہ اس جانب بڑھا تھا۔۔۔ جب اسی دوران نرس نے باہر کھڑے یاسین ہمدانی کو اشنور کے ہوش میں آنے کا بتایا تھا۔۔۔ جو سنتے کی یاسن

ہمدانی اپنے پروردگار کا شکر بجالائے تھے۔۔۔۔ جس نے ان کے
بیٹے کو مزید آزمائش سے بچالیا تھا۔۔۔۔۔

زریاب کو اس بات کی خبر دینے کا کہتے وہ اندر داخل ہوئے
تھے۔۔۔۔ کہیں نہ کہیں وہ بھی اس لڑکی کے قصوروار تھے اور
شکر گزار بھی۔۔۔

جس نے اپنی بات پوری کرتے انہیں ان کا بیٹا لوٹا دیا تھا۔۔۔

"کیسی ہے ہماری بیٹی۔۔۔۔ ؟؟؟"

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے شفقت بھرے انداز میں بولے
تھے۔۔۔۔ جو دیکھ اشنور کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ تو

اسے یہاں پر لانے والے یاسین ہمدانی تھے۔۔ان کا سنگدل بیٹا

بہت زیادہ پتھر دل نکلا تھا۔۔۔

"آئم سوری انکل۔۔۔میں آپ سے کیا وعدہ پورا نہیں کر سکی۔۔۔

"

اشنور کو اپنے جسم پر موجود زخموں سے زیادہ دل کا درد رلا رہا تھا۔۔

زریاب ہمدانی اس سے ناراض تھا۔۔۔نفرت کرنے لگا تھا۔۔۔

یہ اذیت اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"نہیں بیٹا ایسا مت بولیں آپ۔۔۔آپ نے مجھ پر جو احسان کیا

ہے وہ میں زندگی بھر نہیں چکا سکتا۔۔۔۔زریاب ہی آپ کو یہاں

لا یا ہے۔۔۔اس نے آپ کے صدقے مجھے معافی دے دی ہے۔۔۔وہ بہت محبت کرتا ہے آپ سے۔۔۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر بہت زیادہ تکلیف میں ہے۔۔۔"

یاسین ہمدانی کی بات سن کر اشنور کے پورے وجود میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔اس نے حیرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں موجود آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔اب جب اتنا بڑا بوجھ سر سے اتر تھا اور زریاب کی تکلیف کم ہونے کا احساس ہوا تھا ن۔تو اسے وہ تکلیف دہ لمحے یاد آیا

تھا جب زریاب ہمدانی نے غصے میں اسے اپنی گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔

"میں آپ کے بیٹے کو معاف نہیں کروں گی انکل۔۔۔۔ آپ نے کہا تھا نا کہ میں بالکل آپ کے بیٹے کے جیسی ہی ہوں۔۔۔ تو اس کو بھی میری ناراضگی اور غصہ برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔"

اشنور خفگی سے بولی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے زریاب اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ یاسین ہمدانی اشنور کی بات سن کر مسکرا رہے تھے۔۔۔ اسے ہوش میں دیکھ زریاب کے دل کو سکون محسوس ہوا تھا۔۔

اور ساتھ ہی اس کی خفگی بھرے الفاظ زریاب ہمدانی کے لبوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھیر گئے تھے۔۔۔

زریاب کو اپنے قریب آتے دیکھ اشنور نے اس کی جانب سے اپنا چہرا موڑ لیا تھا۔۔۔

"بیٹا جی بیوی آپ کو واقعی ٹکر کی ملی ہے۔۔۔اب منائیں میری بیٹی کو۔۔۔"

یاسین ہمدانی ان دونوں کو دیکھ آسودگی سے مسکراتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

"اشنور۔۔۔"

زریاب نے اسے پکارا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر اس کے بے حد قریب بیٹھتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔۔۔۔

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔چلے جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

اشنور اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔اس نے اپنا چہرا ایک جانے موڑ رکھا تھا۔۔۔اس کے ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔۔ مگر دوسرے ہاتھ سے وہ پوری طرح سے اسے دور دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"نہیں جا سکتا نا۔۔۔تم نے اپنا عادی جو بنا دیا ہے مجھے۔۔۔۔"

زریاب اس کے گال پر موجود انگلیوں کے نشان پر اپنے لب رکھتا اپنے پر حدت لمس سے ان پر مرہم رکھ گیا تھا۔۔

اشنور کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ یہ شخص اس کی روح کا مکین بن چکا تھا۔۔ وہ اس کی جانب سے منہ نہیں موڑ سکتی۔۔ اس وقت بھی اس کا لمس پاتے ہی اشنور کو اپنے سینے میں ساکت پڑے دل میں دھڑکنوں کا رقص سنائی دینے لگا تھا۔۔

لیکن اتنی جلدی وہ اسے معاف کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔

"میرا اب آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔ آپ مجھے اپنے کہے کے مطابق دھکے مار کر اپنے گھر سے نکال چکے ہیں۔۔۔"

اشنور اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔جو بات زریاب کو بے
چین کر رہی تھی۔۔۔

"میں اپنے کیے ہر ظلم کا ازالہ کرنے کو تیار ہوں۔۔ مگر پلیز اس
طرح نگاہیں تو نے پھیرو مجھ سے۔۔۔ تمہاری توجہ کا عادی ہو چکا
ہوں۔۔۔یہ بے رخی برداشت نہیں کر پا رہا۔۔۔"

زریاب اس کا چہرا اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولا
تھا۔۔۔ مگر اشنور نے انہیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔

"کیوں زریاب ہمدانی۔۔۔۔ آپ کو بھی تو احساس ہونا چاہیے کہ
بے رخی برداشت کرنا کتنا مشکل ہے۔۔۔اب تک ایسے ہی سب

کو سزائیں سناتے خود سے دور کرتے آئے ہیں۔۔۔اب جب تک میرا غصہ ختم نہیں ہو گا۔۔۔آپ کو یہ سب برداشت کرنا پڑے گا۔۔ورنہ پھر مجھے چھوڑ کر جا سکتے ہیں آپ۔۔۔"

اشنور اس کی جانب نہ دیکھ اس شخص سے اپنی تڑپ کا بدلہ لیتی اسے غصے سے وارن کر گئی تھی۔۔۔

کسی کی اکڑ برداشت نہ کرنے والا زریاب ہمدانی اس نازک سی لڑکی کے حسین لبوں سے اپنے لیے سزا سنتا مسکرا دیا تھا۔۔وہ بالکل ٹھیک تھی۔۔۔اس پر پہلے کی طرح اپنے حکم صادر کر رہی تھی۔۔۔زریاب کے لیے یہی کافی تھا۔۔۔

"آپ کی دی گئی ہر سزا سر آنکھوں پر۔۔۔۔ مگر زریاب ہمدانی آپ کے جتنا سعادت مند نہیں ہے۔۔۔۔"

اس کا آخری جملہ اشنور کو سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔ لیکن وہ اس کی جانب دیکھنے سے اب بھی گریز برتتے ہوئے تھی۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔۔ تمہیں کہیں درد تو نہیں ہو رہا۔۔۔۔"

اس کے کان کی لوح پر رب رکھتے زریاب نے گھمبیر بھاری سرگوشی میں کہا تھا۔۔۔

جس پر اشنور نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔ زریاب کو اپنے قریب دیکھ اس کا ہر درد ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

"مطلب میں اپنے دل کی خواہش پر عمل کر سکتا ہوں۔۔۔۔"

زریاب اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے چہرے کو اپنے پر حد ہاتھوں کی گرفت میں لیتا اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کر تا وہ اپنے دل کی سرزمین کو اس کی مہکتی سانوں سے سیراب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

اس کی شدتوں میں بھی نرمی بھرا احساس تھا۔۔۔۔ جبکہ اشنور اس پر شدید غصہ ہونے کے باوجود بھی اسے خود سے دور نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اس شخص کی قربت کا مہکتا احساس اسے نئی زندگی

بخش گیا تھا۔۔۔ پچھلے دو دن اس نے جتنی اذیت میں گزارے تھے یہ وہی جانتی تھی۔۔۔

ہر تکلیف سے زیادہ اذیت ناک زریاب ہمدانی کے دور جانے کا احساس تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اجزم اپنے آفس میں تھا جب اسے اس کی زندگی کی اب تک کی سب سے بھیانک خبر ملی تھی۔۔۔ شہر زاد گھر چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔۔ وہ سب کو یہی بتا کر نکلی تھی کہ وہ ہاسپٹل جا رہی ہے۔۔۔ مگر ملازمہ کو اس کے کمرے سے ایک خط ملا تھا۔۔۔ جس پر واضح

لفظوں میں لکھا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ گھر چھوڑ کے جا چکی ہے۔۔۔اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کی جائے۔۔۔وہ اب کبھی واپس نہیں لوٹے گی۔۔۔

اسے ان میں سے کسی سے بھی کوئی تعلق نہیں رکھنا تھا۔۔۔وہ اپنے بینک اکاؤنٹ میں موجود بھاری رقم اجزم کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروا گئی تھی۔۔۔۔

سب لوگ اس وقت اجزم ہاؤس میں ہی موجود تھے۔۔۔۔امینہ بیگم کا دل پشیمانیوں میں گھر چکا تھا۔۔۔انہیں کچھ دنوں سے شہزاد کے ساتھ رواں رکھا اپنا رویہ یاد آیا تھا۔۔۔اس نے ہمیشہ

انہیں اپنی ماں کی طرح عزت اور محبت دی تھی۔۔۔اسے اپنی بیٹی بنا کر اس گھر میں لانے کے بعد اب اپنے بیٹے کی زندگی کی خاطر اس سب اتنا برا رویہ اختیار کر لیا تھا۔۔۔

امینہ بیگم اپنے بیٹے سے نگاہیں نہیں ملا پائی تھیں۔۔۔جو شہزاد جو حاصل کرنے کے لیے کتنا تڑپا تھا۔۔۔اور اب وہ لڑکی ان کی وجہ سے ہی ان کے بیٹے کو چھوڑ گئی تھی۔۔۔شہزاد نے اپنے وہاں سے جانے کی وجہ میں کسی کا نام نہیں لکھا تھا۔۔۔وہ اجزم قریشی کی زندگی کے لیے خطرہ نہیں بن سکتی تھی۔۔۔اس لیے وہ اسے چھوڑ کر جا رہی تھی۔۔

اجزم بہت برے موڈ کے ساتھ گھر پہنچا تھا۔۔۔۔ شہر زاد کے لکھے گئے خط کے ٹکڑے ٹکڑے کر تا وہ اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اس کے اندر اس وقت ابال اٹھ رہے تھے۔۔۔۔ گھر والوں نے شہر زاد کے ساتھ جو رویہ رکھا ہوا تھا۔۔ وہ اس پر ان سب کو احساس دلانا نہین بھولا تھا۔۔۔۔

وہ امینہ بیگم سے بھی خفا تھا۔۔۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ لڑکی اسے اس کی سانسوں سے بھی زیادہ اہم تھی۔۔۔ وہ جانے انجانے میں اسے اس کی زندگی سے نکالنے کا باعث بن گئی تھیں۔۔۔

اجزم ان سب سے بہت زیادہ خفا تھا۔۔۔ امینہ بیگم کے ساتھ ساتھ اس وقت سب ہی پچھتاؤں میں گھر گئے تھے۔۔۔ شہرزاد بہت چھوٹی سی تھی جب اس گھر میں آئی تھی۔۔۔۔ اس نے آج تک کبھی کسی سے کوئی ڈیمانڈ نہیں کی تھی۔۔۔ اسے طلاق دی گئی تھی۔۔۔ دوبارہ اسے حلالہ کرنے پر مجبور کیا گیا تھا وہ سب بھی خاموش رہی تھی۔۔۔

بظاہر اسے گھر کی لاڈلی بیٹی کا ٹیگ دینے والے ہمیشہ اسے شو پیس کی طرح کی سمجھتے آئے تھے۔۔۔ جیسے اس کے کوئی جذبات و احساسات ہی نہ ہوں۔۔۔

سب کو ہی اپنی غلطیوں کا احساس ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔ شہر زاد کہاں چلی گئی تھی کسی کو کچھ بھی پتا نہیں تھا۔۔۔

پولیس پر طرف اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اجزم قریشی کی جانب سے چھائی خاموشی ان سب گھر والوں کو مزید پریشان کر رہی تھی۔۔ وہ جب سے آیا تھا روم میں کی گھسا ہوا تھا۔۔۔۔

اجزم پہلے سے ہی جانتا تھا کہ شہر زاد ایسا کوئی قدم ضرور اٹھائے گی۔۔۔ اس نے پہلے کی اپنے گارڈز کو الرٹ کر رکھا تھا۔۔۔ ان

سب نے اسے اسی وقت انفارم کر دیا تھا جب شہر زاد نے ہاسپٹل جانے کے لیے گاڑی کا انتخاب کرنے کے بجائے ٹیکسی ہائر کی تھی۔۔۔اس کا رخ ہاسپٹل کی جانب نہیں تھا۔۔۔

بلکہ وہ لوکل بس میں سفر کرتی اپنے گاؤں جا چکی تھی۔۔۔اجزم کے گارڈز نے اس کی سیکیورٹی کی خاطر پورا وقت اسے فالو کیا تھا۔۔۔اور اب وہ اپنے آبائی گھر میں تھی۔۔۔

وہ بالکل خیریت سے تھی۔۔۔اس کی ملازمہ حلیمہ بی بی اس کے پاس تھیں۔۔۔۔اجزم نے اپنے گارڈز سے کہہ کر ان سے بات

بھی کی تھی۔۔۔اور شہر زاد کو اس بارے میں بتانے سے منع بھی کیا تھا۔۔۔

شہر زاد کا اٹھایا جانے والا یہ قدم اجزم کو بہت زیادہ غصہ دلا گیا تھا۔۔۔اس کی بے پناہ محبت کے جواب میں اس لڑکی نے باقی سب گھر والوں کی نفرت کو ترجیح دی تھی۔۔۔۔

اجزم روم میں آیا تھا۔۔۔وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔جب کسی خیال کے تحت وہ اپنی کبرڈ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اس نے صبح کی شہر زاد کی ڈائری اٹھا کر اپنے پاس محفوظ

کی تھی۔۔۔وہ اسے پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔شہرزاد کی اجازت کے بغیر۔۔۔۔

کیونکہ وہ لڑکی کبھی اسے اپنے دل کی بات بتانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔اجزم کو خود ہی یہ جاننا تھا۔۔۔۔اس کی ڈائری شہرزاد کے دل کے پر راز سے واقف تھی۔۔۔جو اس وقت اجزم کے ہاتھ میں تھی۔۔۔

مگر جیسے جیسے وہ ڈائری پڑھ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت متغیر ہو رہی تھی۔۔۔۔آنکھوں میں روشنیاں سی جگمگانے لگی

تھیں۔۔۔۔جبکہ اس بے وقوف لڑکی پر غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔

دل تھا کہ خوشی سے جھومے ہی جارہا تھا۔۔۔۔

شہرزاد اس وقت سے اس سے محبت کرتی آرہی تھی جب ابھی اس کا نکاح حسام سے بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اس کی محبت سے بھی آگاہ تھی۔۔مگر کبھی اس کے سامنے اپنی فیلنگز ظاہر نہیں ہونے دی تھیں۔۔۔اس ڈائری میں سب کچھ لکھا تھا۔۔۔شہرزاد کا اجزم کو دیکھنا اس کے امریکہ سے آنے کا بت چینی سے انتظار کرنا۔۔۔

مگر جب اسے پتا چلا تھا کہ اس کا نکاح حسام سے طے پا رہا تھا تو اس

نے اجزم سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اجزم کے ان دنوں ایگزیمز چل رہے تھے۔۔ وہ امینہ بیگم سے بھی رابطے میں نہیں تھا۔۔۔ شہزاد کو یہی لگا تھا کہ وہ اس کے نکاح کے بارے میں سن کر بھی اتنا ہی بے فکر ہے۔۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔۔ اور نہ ہی اسے فرق پڑ رہا ہے۔۔۔۔

شہزاد نے اس غصے میں آ کر حسام سے شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔۔۔۔ وہ اس غلطی کے لیے اجزم کو کبھی بھی معاف نہ کرنے

کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔وہ محبت کے معاملے میں بہت ہی بزدل انسان نکلا تھا۔۔۔ہو شاید دل پھینک اسے محبت تھی ہی نہیں۔۔۔

شہرزاد اسے جتنا برا سمجھ سکتی تھی۔۔۔اس نے سمجھا تھا۔۔۔

مگر اجزم کے پاکستان واپس لوٹنے پر اس کا شہرزاد کے نکاح پر ری ایکشن شہرزاد کو مزید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔اسے یہ سب اس شخص کا ناٹک ہی لگ رہا تھا۔۔۔ان دونوں کے بیچ کبھی کوئی عہد و پیماں نہیں ہوئے تھے۔۔۔مگر اس شخص کی آنکھیں اسے بہت بار بہت کچھ کہہ جاتی تھیں۔۔۔

جنہوں نے شہر زاد کے دل کے تار چھیڑ دیئے تھے۔۔۔ اور اسے اپنی محبت میں مبتلا کرنے کے بعد یہ شخص پوری طرح سے اسے فراموش کر گیا تھا۔۔۔

اس کے بعد سے شہر زاد نے اس کے ساتھ اپنا رویہ بہت ہی روڈ رکھا تھا۔۔۔

وہ جب جب اس کے پاس آتا تھا شہر زاد اتنی ہی نفرت سے اسے دھتکار دیتی تھی۔۔۔ اسے اجزم پر اتنا غصہ تھا کہ حسام سے طلاق کے بعد بھی اسی غصے میں وہ اس سے نکاح کرنے کو تیار نہیں ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اجزم قریشی نے جس طرح سے اسے حاصل

کیا تھا۔۔۔اسے برے فعل سے بچا کر عزت اور محبت بھری زندگی دی تھی۔۔۔۔

شہزاد کا دل پھر سے اس شخص کے لیے نرم پڑ گیا تھا۔۔۔وہ اس کی محبت پر ایمان لے آئی تھی۔۔۔

اجزم قریشی پوری ڈائری پڑھ کر اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔اس میں شہزاد کی اس کے لیے بے پناہ محبت کی داستان رقم تھی۔۔۔جس کو وہ ظالم لڑکی اب تک اس سے چھپاتی آئی تھی۔۔۔مگر اب اس کی خیر بالکل بھی نہیں ہونے والی تھی۔۔۔۔

وہ اس لڑکی کے ڈھائے ایک ایک ستم کا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ اپنے گھر والوں کی صورت دیکھ وہ سمجھ چکا تھا کہ انہیں اپنی غلطی کا احساس ہو چکا ہے۔۔۔ جس کے بعد اس نے ان سب کو شہرزاد کے بارے میں بتا دیا تھا۔۔۔

اجزم کو جس دن سے شہرزاد نے اپنی پیرنٹس کی قاتلوں کی بلیک میلنگ کا بتایا تھا۔۔ وہ اس دن سے خفیہ طریقے سے ان کے پیچھے سرچ آپریشن شروع کروا چکا تھا۔۔ جس سے بچنے کے لیے انہوں نے اجزم کو دھمکیاں دینے کے ساتھ ساتھ اس پر قاتلانہ حملہ بھی کروایا تھا۔۔۔ اس حملے میں وہ لوگ اپنے ایسے سراغ چھوڑ گئے

تھے۔۔۔ کہ اس کے ایک دن بعد ہی ان سب کو گرفتار کر لیا گیا

تھا۔۔۔

اب شہزاد کی ساری پراپرٹی پوری طرح سے اس کی تھی۔۔ اس

کے سر پر اب کوئی خطرہ نہیں تھا۔۔۔ اور اس سب کے جواب میں

اس شخص کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ ایس دغا دے گئی

تھی۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو بیٹا۔۔۔ میں نے تم سے سگی ماں بن کر رہنے کا

وعدہ کیا تھا۔۔۔ مگر وہ پورا نہیں کر پائی۔۔۔۔"

امینہ بیگم شہزاد سے اس وقت بہت شرمندہ تھیں۔۔۔ جبکہ شہزادیہ برداشت نہیں کرپائی تھی۔۔۔ان کے گلے لگتے وہ ان کی شرمندگی ختم کرگئی تھی۔۔۔ قریشی ولا کے سب لوگوں کو اپنے سامنے شرمندگی کا شکار دیکھ اسے شدت سے اس شخص کی کمی کا احساس ہوا تھا۔۔۔ جس کی محبت کو ٹھکرا کر وہ ان سب لوگوں کی وجہ سے ناراض کر آئی تھی۔۔۔۔

مگر اس نے اس کے باوجود اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔وہ اس کی ایک ایک پل کی خبر رکھتا سب گھر والوں کو اس کے پیچھے بھیج چکا

تھا۔۔۔جن کے چہروں پر واقعی اس وقت شرمندگی کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔۔

"مامی جان کیا اجزم بہت ناراض ہیں مجھ سے۔۔۔"

شہزاد ان سب کو محبت بھرا انداز دیکھ کر بھی دل سے خوش نہیں ہو پائی تھی۔۔۔ایک انسان کی کمی ان سب کی محبتوں پر حاوی ہو رہی تھی۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔"

امینہ بیگم نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا۔۔۔جو سن کر شہزاد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

"مگر وہ پھر بھی کل تمہیں رخصت کروانے آئے گا۔۔۔ کل

اس نے ایک بہت بڑے ریسیپشن کا اہتمام کیا ہے۔۔۔ وہ پوری

دنیا کے سامنے تمہارا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے۔۔۔

مگر اس بار تمہاری مرضی سے۔۔۔ وہ اب کی بار زبردستی نہیں

کرنا چاہتا۔۔۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر تم دل سے راضی ہو تو تب وہ

آئے گا۔۔۔ اب کی بار وہ تم پر اپنی مرضی مسلط نہیں کرے

گا۔۔۔ اگر تم ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہو تو وہ ساری زندگی

کے لیے تمہارا انتظار کرے گا۔۔۔"

امینہ بیگم نے سب کے سامنے یہ بات شہزاد کو کہی تھی۔۔۔جو سن کر اس کی انکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔۔۔وہ دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔یہ شخص مزید کتنا معتبر کرے گا اسے۔۔۔

طلال قریشی نے اپنی بیوی کی جانب دیکھتے افسوس سے سر ہلا دیا تھا۔۔۔ان کے بیٹے نے اس لڑکی کو چھوڑ کر بہت بڑا خسارہ مول لیا تھا۔۔۔ایسی محبتوں میں گندھی پر خلوص لڑکی اسے دوبارہ نہیں ملنے والی تھی۔۔۔۔طلال قریشی کو حسام کی حرکت کا پتا چل گیا

تھا۔۔۔جو اس نے اجزم کی ڈرنک میں بہت نقصان دہ نشہ ملا کر کی تھی۔۔۔ایشا نے اجزم کے سامنے سب اگل دیا تھا۔۔۔

اگر اجزم چاہتا تو حسام کو سلاخوں کے پیچھے بھجوا سکتا تھا۔۔مگر طلال قریشی کے جڑے ہاتھوں نے اسے روک دیا تھا۔۔طلال قریشی نے اس بات کو غنیمت مانتے حسام کو ملک سے ہی باہر بھیج دیا تھا۔۔۔تاکہ اس کا سایہ اجزم اور شہر زاد کی زندگیوں سے ہٹ جائے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اشنور نے زریاب کے ساتھ اس کے گھر میں جانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔ وہ اب مزید یاسین ہمدانی اور زریاب کو الگ الگ رہتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ یاسین ہمدانی نے انہیں اس بارے میں فورس نہیں کیا تھا۔۔۔ مگر دل سے وہ بھی ایسا ہی چاہتے تھے۔۔۔۔ اتنے سالوں سے ان کے ارد گرد بکھری تنہائی اب انہیں کاٹ کھانے لگی تھی۔۔۔

ان کے لیے یہ بھی بہت بڑی بات تھی کہ زریاب نے انہیں معاف کر دیا تھا۔۔۔ زریاب ہمدانی بھی بہت ہی شرافت کے ساتھ یاسین ہمدانی اور اپنے پہلے والے گھر میں لوٹ آیا تھا۔۔

زریاب اور یاسین ہمدانی نے اشنور سے اس کے گھر والوں کے حوالے سے پوچھا تھا کہ وہ ان کو کیا سزا دینا چاہتی تھی۔۔۔وہ دونوں کسی قیمت پر انہیں بخشنے کو تیار نہیں تھے۔۔۔ مگر اشنور نے انہیں منع کر دیا تھا۔۔

جو بھی تھا مگر وہ اس کے گھر والے تھے۔۔۔ ساری زندگی گزری تھی ان کے ساتھ۔۔۔وہ انہیں کسی مشکل میں پڑتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ زریاب اور یاسین ہمدانی نے اسے زیادہ فورس نہیں کیا تھا۔۔اس کے فیصلے کا احترام کرتے انہیں نے اس کی بات مان لی تھی۔۔۔

جبکہ اشنور کے گھر والے اس کا فیصلہ جان کر شرمندگی کی گہرائیوں میں اتر گئے تھے۔۔۔ انہوں نے اس کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔ اور وہ پھر بھی انہیں معاف کر گئی تھی۔۔۔ انہوں نے اشنور سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جس سے اشنور نے صاف منع کر دیا تھا۔۔۔

اس کے برے وقت میں ان لوگوں نے اس کا ساتھ نہیں دیا تھا۔۔۔ اس لیے اب اپنے اچھے وقت میں بھی اسے ان لوگوں کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

یاسین ہمدانی ان دونوں کو اپنے ساتھ رہتے دیکھ بہت خوش تھے۔۔

جبکہ اشنور کی ناراضگی ہنوز قائم تھی۔۔۔زریاب ہمدانی اسے منانے کی سر توڑ کوششوں میں تھا۔۔۔لیکن اشنور اسے مسلسل ستائے جارہی تھی۔۔۔

امینہ بیگم نے زریاب کو کال کرکے خاص طور پر اجزم کے ریسپشن پر انوائیٹ کیا تھا۔۔۔یاسین ہمدانی پہلے ہی جا چکے تھے۔۔۔ زریاب کو یہی لگا تھا کہ اشنور بھی ان کے ساتھ چلی گئی ہو گی۔۔۔ مگر گھر آکر اسے یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔ کہ اشنور ابھی تک نہیں گئی تھی۔۔۔وہ اس کی منتظر تھی۔۔۔

زریاب ہمدانی کا دل کہیں نہ کہیں خوش فہمیوں میں گھر گیا تھا۔۔۔

وہ روم میں داخل ہوا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ اس کے ہوش اڑ چکے تھے۔۔۔ دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑا وہ اپنا دل تھام کر رہ گیا تھا۔۔۔

اشنور اس وقت لال ساڑھی میں ملبوس اپنی لانبی زلفوں کو کمر پر بکھیرے سجی سنوری زریاب ہمدانی کے حواس چھین گئی تھی۔۔۔ زریاب نے دن میں اسے میسیج کیا تھا۔۔۔ اور اس وقت وہ پوری طرح سے اس کی فرمائش کے مطابق تیار زریاب ہمدانی کو معاف کرنے کا اعلان کر گئی تھی۔۔۔۔

زریاب نے موبائل نکال کر اجزم سے نہ آنے کی معذرت کرتے فون کو آف کر کے وہیں سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔ آنکھوں میں شوخی بھرے وہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

جبکہ خود پر پرفیوم سپرے کرتی اشنور کے ہاتھ اسے روم میں موجود دیکھ کانپ گئے تھے۔۔۔ وہ اپنی تیاری میں اس قدر مگن تھی کہ اسے زریاب کی آمد کی خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ ہوش تو تب آیا تھا جب وہ اس کی نہایت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کے عکس کو مرر پر اپنے بالکل پیچھے کھڑے دیکھ اشنور اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ لال ساڑھی میں اس کے وجود

کی رعنائیاں کو بڑھاتی اس کے دلکش سراپے کے خدوخال کو نمایاں کر رہی تھی۔۔۔۔

زریاب نے اس کے پیٹ پر اپنی ہتھیلی جماتے اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے اس کی پشت کو اپنے سینے سے لگا دیا تھا۔۔۔ اشنور کی دھڑکنیں تیز ہوئی تھیں۔۔۔ اس کی لرزتی پلکیں آرزوں پر جھک آئی تھیں۔۔۔ مرر سے نظر آتے اس کی پلکوں کے رقص کو دیکھتا وہ مبہوت ہوا تھا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔ میری بات ماننے کے لیے۔۔ مجھ جیسے بگڑے اور جنگلی انسان کے کر روپ کو برداشت کر کے۔۔۔ میرا ساتھ

نبھانے کے لیے۔۔۔میری بے رخی برداشت کر کے بھی مجھ سے

دور نہ جانے کے لیے۔۔۔۔"

اس کے بالوں میں چہرا چھپائے وہ اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا

تھا۔۔۔اشنور کا ساڑھی میں مقید لرزتا کانپتا سراپا زریاب کی تشنگی

کو مزید بڑھا گیا تھا۔۔۔

کب کب اسے حاصل کرنے۔۔اسے چھونے،اس کی دلکشی کو

سراہنے کا دل نہیں چاہا تھا اس کا۔۔۔

اب تک وہ اپنے دل کو روکتا آیا تھا۔۔۔اشنور کے لبوں سے
اقرار سننا چاہتا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا کہ اشنور بھی اسے دل سے
قبول کرے۔۔۔

اور آج وہ دن آگیا تھا۔۔۔وہ اشنور اپنی پوری دلی رضامندی کے
ساتھ اس کی باہوں میں کھڑی تھی۔۔

زریاب ہمدانی کی ہتھیلی کا شدت بھرا لمس اشنور کے چہرے کو لال
کر گیا تھا۔باقی کی کسر اس کے گردن اور کندھوں پر گردش
کرتے ہونٹوں کے بے باک لمس نے پوری کر دی تھی۔۔۔

اس کی گستاخیاں برداشت نہ کرپاتے اشنور نے اس کا ہاتھ ہٹنا چاہا تھا جب زریاب اس کا رخ ایک جھٹکے سے اپنی جانب موڑتا اس کے لبوں پر جھکتا ان کی مہکتی خوشبو اور ملائمت سے خود کو سیراب کرتا چلا گیا تھا۔۔۔۔

اشنور کو لگ رہا تھا وہ کسی بھی وقت لڑکھڑا کر گر پڑے گی۔۔۔

مگر زریاب کی بانہوں کے مضبوط حصار نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔۔۔

"میں ان لبوں سے کچھ بہت میٹھا سننے کا خواہشمند ہوں۔۔۔جو میری آج کی رات کو مزید دلفریب بنا دیں۔۔۔"

اس کی گردن میں بازو حمائل کرتا وہ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتے اس کی بکھرتی سانسوں کو بہکی بہکی نگاہوں سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔

وہ لمحہ بالمحہ اس کے دلنشین سراپے کی نازکی جو تکتا مدہوشی کا شکار ہو رہا تھا۔۔۔

اس شخص کی وارفتگیوں نے اشنور کے حواس پوری طرح سے چھین لیے تھے۔۔۔اسے زریاب ہمدانی کے تیور بری طرح سہما رہے تھے۔۔۔

بول پانا محال ہوا تھا۔۔۔

"ہمیں آپ کے کزن کی شادی پر جانا ہے۔۔۔۔اور آپ پچھلے ایک گھنٹے سے کی گئی میری تیاری کا ستیاناس کر چکے ہیں۔۔۔ اب مجھے دوبارہ تیار ہونا پڑے گا۔۔"

اشنور نگاہیں جھکائے خفگی بھرے انداز میں بولتی زریاب کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"نہیں اب اس کی ضرورت نہیں پڑنے والی۔۔۔"

زریاب ہمدانی نے اس کی ساڑھی کے پلو کو ہاتھ پر لپیٹنا شروع کیا تھا۔۔۔اس کے اس عمل پر اشنور کی دھڑکنیں سینے میں الجھنے لگی

تھیں۔۔۔۔ اس کے الفاظ پر اشنور نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میرا شادی میں جانے کا ارادہ اب کینسل ہو چکا ہے۔۔۔میں اس تیاری کو مزید بگاڑنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔"

زریاب کی بات پر اشنور کوئی ری ایکشن دینے کے قابل ہی نہیں بچی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اپنے لفظوں پر عمل کرتا اسے پوری طرح سے اپنی محبت کی بارش میں بھیگتا چلا گیا تھا۔۔ اس کی قربت کی دلفریبی کو اپنے ارد گرد بکھرتا محسوس کرتی وہ اس کی بانہوں میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ زریاب ہمدانی جیسا انسان اسے اس طرح ٹوٹ کر چاہے گا۔۔۔ لیکن جو بھی تھا وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی تصور کرتی اپنے آپ کو پوری طرح سے زریاب ہمدانی کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔۔

ان کے بیچ کی بدگمانیاں ڈھلتے ہی زندگی مہکنے لگے تھی۔۔۔ چاروں اور بہاریں سی اتر آئی تھیں۔۔۔ جنہیں اب ہمیشہ ان کے سنگ رہنا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

شہر زاد کی دھڑکنیں اس وقت اس کے قابو میں نہیں تھیں۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے فریحہ اور امینہ بیگم اسے اجزم کے پھولوں سے سجے نہایت ہی خوبصورت کمرے میں چھوڑ کر گئی تھیں۔۔۔

وہ اس وقت لائٹ پنک کلر کے بہت ہی خوبصورت سے عروسی لباس میں ملبوس پور پور سجی نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ اجزم قریشی نے ڈائری میں لکھی اس کی تحریر پڑھ لی تھی۔۔۔ جس میں لکھا تھا کہ وہ اپنے آبائی گھر سے رخصت ہونے کی خواہش رکھتی تھی۔۔۔

اجزم اس کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ اسے وہیں سے رخصت کروانے آیا تھا۔۔۔۔ جبکہ اپنی ڈائری اس شخص کے ہاتھ لگ جانے کے خیال سے ہی شہزاد کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔۔ جس کا یہی مطلب تھا کہ اجزم اس کی محبت کے راز سے واقف ہو چکا تھا۔۔۔

اپنے حوالے سے لکھی گئی اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات پڑھ چکا تھا۔۔۔ اسے اجزم بلیک لباس میں بہت پیارا لگتا تھا۔۔۔۔ آج وہ شخص بلیک سوٹ ہی پہن کر آیا تھا۔۔۔

جو ساری باتیں سوچ سوچ کر شہر زاد کو اپنی سانسیں رکتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ آج اس شخص کے ہاتھوں اس کی خیر نہیں ہونے والی تھی۔۔۔

شہر زاد کی دھڑکنیں تیز سے تیز تر ہو رہی تھیں۔۔۔ جب کچھ دیر بعد اسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔ شہر زاد کا چہرا مزید جھک گیا تھا۔۔

اجزم کو اس کی دور سے دیکھا تھا۔۔ اس شخص کے سرد و سپاٹ تاثرات اس کی شدید خفگی کا اظہار کر رہے تھے۔۔

اشنور کو اپنی ہتھیلیاں بھیگتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ سانسیں تو اس وقت تھمی جب وہ اس کے انتہائی قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔ اس کی گرم سانسیں شہر زاد کی سانسوں سے الجھنے لگی تھیں۔۔۔۔ اس لڑکی کا یہ دلفریب روپ اس کے دل پر بجلیاں گرا رہا تھا۔۔ وہ آج پوری طرح سے خود کو سجائے اس کے نام کی دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔ اجزم قریشی کا شہر زاد سلمان کے پیچھے پاگل دل اس وقت کنٹرول سے باہر ہو چکا تھا۔۔۔

مگر شاید اتنی نزدیکی بھی اجزم قریشی کے بے قرار دل کو سکون

نہیں دے پا رہی تھی۔۔ وہ اس کی ں ازک کمر میں بازو حمائل کرتا

اسے اپنے بے پناہ قریب کر گیا تھا۔۔

"مجھے ڈائری میں لکھی محبت کا اظہار ان حسین لبوں سے سننا

ہے۔۔۔ ابھی اور اسی وقت۔۔۔ میری ایک بات کان کھول کر

سن لو جاناں۔۔ تم اب تک جو میرے بے ضرر دل کے ساتھ

کر چکی ہو۔۔۔ آج تمہیں مہلت ملنے کے کوئی چانسز نہیں

ہیں۔۔۔"

اس کے بولنے پر اجزم کے ہونٹوں شہرزاد کے ہونٹوں کو چھونے لگے تھے۔۔۔اس کے حصار میں قید وہ.جی جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔اس نے اجزم کی شرٹ کو سینے سے تھام لیا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ اپنے سینے پر محسوس کرتے اجزم قریشی کے حواس مزید بہکنے لگے تھے۔۔

شہرزاد کی سانسیں اس کا ساتھ چھوڑنے لگی تھیں۔۔۔مگر اب وہ اس شخص کو مزید ستانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔اس نے اپنی گھنیری پلکوں کی باڑ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ مزید قریب ہوئی تھی۔۔۔

"اجزم قریشی تم میری سانسوں میں بستے ہو۔۔۔ تم سے بے پناہ محبت کی ہے میں نے۔۔۔ جسے اپنی نادانی میں گنوانے لگیں تھی میں۔۔۔ مگر تمہاری محبت کی طاقت اتنی شدت بھری تھی کہ اس نے مجھے تم سے دور جانے ہی نہیں دیا۔۔۔ اس پوری دنیا میں شہرزاد سلمان کی بے وقوفیاں اور نادانیاں صرف ایک ہی انسان برداشت کر سکتا ہے۔۔۔ جسے میں آج اپنا آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سونپنا چاہتی ہوں۔۔۔ میں نے اب تک تمہیں جتنا ہرٹ کیا ہے۔۔۔ میں اس کے لیے معافی مانگتی ہوں۔۔۔ اور وعدہ کرتی ہوں۔۔۔۔ آئندہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

شہر زاد کا کیا جانے والا دلفریب اقرار اجزم قریشی کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار رکھ گیا تھا۔۔۔اس کے قریب ہونے میں خلل پیدا کرتی اس کی نتھ کو اتار کر سائیڈ پر کرتا وہ اس کے لبوں پر جھکتا اس کے کیے جانے والے دلفریب اقرار کو دل سے قبولیت کی سند بخش گیا تھا۔۔۔

دھیرے دھیرے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں انڈیلتے وہ اسے اپنی شدتوں سے آگاہ کرنے لگا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے کہ میری محبت جھوٹی تھی۔۔"

اس کے دوپٹے کی پنز کھولتا وہ اس کے دلکش نازک سراپے کو دیکھ بہت مشکل سے اپنے حواسوں پر قابو رکھ پایا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔"

شہرزاد نے کپکپاتی آواز میں نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"تم نے اپنی ڈائری پر دس جگہ ایک ہی بات لکھی ہے کہ تم مجھ سے ایک سال بڑی ہو۔۔۔یہی وجہ ہے میری تمہیں ٹھکرا کر وہاں امریکہ میں کسی اور لڑکی کی زلفوں کا اسیر ہونے کی۔۔"

شہرزاد کا ہاتھ تھامے وہ اسے شیشے کے سامنے لے آیا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات کے شہرزاد کے لبوں پر خجالت بھری مسکراہٹ

بکھر گئی تھی۔۔۔یہ شخص اس کی ساری فضول گوئی پڑھ چکا

تھا۔۔۔

"کہاں سے لگتا ہے کہ میں تم سے ایک سال چھوٹا ہوں۔۔۔۔"

اجزم نے اسے اپنے آگے کھڑا کرتے مرر میں نظر آتے دونوں

کے عکس کو ستائشی اور محبت پاش نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

وہ لمبے چوڑے کسرتی وجود کا مالک، شہر زاد کا دھان پان سا نازک

وجود۔۔۔

شہر زاد کو اپنی سوچ پر ہنسی آئی تھی۔۔۔۔ وہ اس کے کندھوں تک پہنچتی اس لمحے اس کے ساتھ بہت جچ رہی تھی۔۔ کہیں پر کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔

شہر زاد کے لبوں پر کھلتی مسکراہٹ اجزم کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔۔۔۔

جب اس کی نظریں شہر زاد کے دلفریب سراپے سے بار بار الجھنے لگی تھیں۔۔۔

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنے سے قریب تر کرتا اس کے کانوں سے بھاری جھمکے اتارنے لگا تھا۔۔۔۔ شہر زاد جی جان

سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔اپنی کمر پر بندھی ڈوریوں سے الجھتی اس کی انگلیاں شہزاد کے وجود میں سنسنی سی دوڑا گئی تھیں۔۔۔

"کیا تمہیں اب بھی میری محبت کی شدتوں پر شک ہے۔۔۔۔"

اجزم کے ہاتھ اس کی گردن میں پہنے بھاری ہار سیٹ کو بھی اتار چکے تھے۔۔۔وہ اس کے حصار میں لرز رہی تھی۔۔۔

اجزام کے سوال پر اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔

"تو پھر مجھے چھوڑ کر کیوں گئی۔۔۔؟؟"

اس کی گردن پر اپنے تپش زدہ لب رکھتا وہ شکوہ کر گیا تھا۔۔۔ مگر اس کی جسارتوں پر اس کے حصار میں موم کی طرح پگھلتی وہ اس وقت اس کی کسی بھی بات کا جواب دینے کی پوزیشن میں نہیں رہی تھی۔۔۔

"آج تمہیں اپنی محبت کی شدتوں سے ایسے روشناس کرواؤں گا کہ تم دوبارہ کبھی مجھ سے دور جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہیں لاؤ گی۔۔۔ میری پناہوں میں دنیا کی ہر شے فراموش کر جاؤ گی۔۔۔ آج مجھ سے کسی قسم کی مہلت کی امید مت رکھنا میری جان۔۔"

اس کے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹتا وہ اس کے کانوں میں

محبت بھرا رس گھولنے لگا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی شدتوں پر سمٹتی وہ

پوری طرح سے اس کی پناہوں میں خود کو چھپا گئی تھی۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔